عمران سیریز
سان کارا
مظہر کلیم ایم اے

لازماً رشتہ ہو بھی جائے گا۔ امید ہے اب آپ کی الجھن دور ہو گئی ہو گی
مانسہرہ و خواجگان سے محترم راشد محمود صاحب لکھتے ہیں ۔ "آپ نے جو بھی ناول لکھا ہے مجھے بے حد پسند آیا ہے کیونکہ آپ کے لکھنے کا انداز اتنا اچھا ہے کہ ناول ختم کرنے کو دل ہی نہیں چاہتا ۔ آپ سے البتہ ایک شکایت ضرور ہے کہ آپ اپنے ناولوں میں آبادی ساڑھے دس کروڑ لکھتے رہے ہیں جب کہ اب آبادی ساڑھے بارہ تیرہ کروڑ ہو چکی ہے ۔ امید ہے آپ آئندہ خیال رکھیں گے"۔

محترم راشد محمود صاحب ۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بےحد شکریہ ۔ جہاں تک آبادی کے ساڑھے دس کروڑ سے ساڑھے بارہ یا تیرہ کروڑ ہو جانے کا تعلق ہے تو محترم طویل عرصے سے مردم شماری نہ ہونے کی وجہ سے صحیح اور درست اعداد شمار کا علم ہو ہی نہیں سکتا یہ اعداد و شمار تو صرف اندازے پر ہی منحصر ہیں ۔ بہرحال اتنی بات ضرور ہے کہ آبادی بہرحال بڑھ ضرور گئی ہے ویسے ہو سکتا ہے کہ کسی سابقہ ناول میں ساڑھے دس کروڑ لکھا گیا ہو لیکن اب تیرہ کروڑ ہی لکھا جاتا ہے ۔ آپ کے توجہ دلانے کا شکریہ میں آئندہ مزید احتیاط کروں گا۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

عمران اپنی سپورٹس کار میں بیٹھا دارالحکومت سے باہر جانے والی سڑک پر تیزی سے آگے بڑھا چلا جا رہا تھا ۔ چونکہ دارالحکومت کی حدود ختم ہو چکی تھی اس لئے سڑک پر ٹریفک کا وہ اژدحام نہ تھا جو دارالحکومت کی سڑکوں پر نظر آتا تھا ۔ اس کے باوجود سڑک بہرحال خالی نہ تھی ۔ البتہ پرائیویٹ گاڑیوں کی نسبت پبلک ٹرانسپورٹ کی تعداد زیادہ نظر آتی تھی ۔ عمران کی سپورٹس کار اپنی پوری رفتار سے اڑی چلی جا رہی تھی ۔ مگر عمران سٹیرنگ پر بیٹھا منہ سے عجیب وغریب ساز بجانے میں مصروف تھا ۔ اس کا چہرہ دیکھ کر یوں لگتا تھا جیسے وہ کار کی اس تیز رفتاری سے پوری طرح لطف اندوز ہو رہا ہو ۔ اس کے چہرے پر ایسے تاثرات تھے جیسے کوئی بچہ تیز رفتار جھولے میں بیٹھا ہوا ہو اور بجائے اس کی رفتار سے خوفزدہ ہونے کے اس سے لطف لے رہا ہو ۔ اس کے ہاتھوں میں سٹیرنگ خود بخود گھوم رہا تھا اور سپورٹس کار مختلف

گاڑیوں کے درمیان سے اس طرح راستہ بناتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا
رہی تھی کہ جن گاڑیوں کو وہ کاٹ کر اوران کے آگے اور پیچھے سے گھوم
کر گزرتا تھا۔ان کے ڈرائیوروں کے جسم نجانے کتنی دیر تک خوف
سے کانپتے رہتے ہوں گے۔لیکن عمران کو تو جیسے پرواہ ہی نہ تھی اور پھر
کافی فاصلے پر آکر عمران نے کار کو انتہائی تیزی سے ایک سائیڈ روڈ پر
موڑا اور اسی برق رفتاری سے آگے بڑھتا چلا گیا۔اس سائیڈ روڈ پر
ٹریفک نہ ہونے کے برابر تھی۔اس لئے عمران نے بھی کار کی رفتار کم
کر دی تھی اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ ایک چھوٹے سے قصبے میں پہنچ گیا۔
قصبے کے کچے پکے مکانات بتا رہے تھے کہ قصبے میں رہنے والے عام سطح
کے لوگ ہیں۔ایک قدرے بڑے اور پختہ مکان کے دروازے کے
سامنے عمران نے کار روکی اور پھر دروازہ کھولا کر نیچے اتر آیا۔دروازہ بند
تھا۔اس نے آگے بڑھ کر اس پر دستک دی تو تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا
اور ایک آٹھ نو سال کا بچہ باہر آگیا۔جس نے صرف ایک نیکر پہنی
ہوئی تھی۔عمران اور اس کے ساتھ موجود نئی سپورٹس کار کو دیکھ کر
بچے کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

"کیا نام ہے ماسٹر تمہارا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جی میرے ماسٹر کا نام اللہ وسایا ہے"...... بچے نے سہمے ہوئے لہجے
میں کہا تو عمران بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔وہ بے خیالی میں اس
بچے کو انگریزی انداز میں ماسٹر کہہ گیا تھا۔

"اچھا اور تمہارا نام"...... عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔



"جی میرا نام ہدایت اللہ ہے اور میں پانچویں جماعت میں پڑھتا ہوں
آپ کون ہیں۔کیا آپ پٹواری ہیں"...... بچے نے بڑی معصومیت
سے جواب دیا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ظاہر ہے ایک دیہاتی بچے
کے لیے بڑے سے بڑا افسر پٹواری ہی ہو سکتا ہے۔

"کون ہے بیٹے۔باہر کس سے باتیں کر رہے ہو"...... اندر سے
ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"جی میرا نام علی عمران ہے۔میں دارالحکومت سے آیا ہوں اور مجھے
محمد دین صاحب سے ملنا ہے۔یہ انہی کا مکان ہے ناں"...... عمران
نے اونچی آواز میں کہا۔

"جی مگر وہ تو بیمار ہیں"...... اندر سے حیرت بھرے لہجے میں
جواب دیا گیا۔

"اسی لئے تو میں آیا ہوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے
جواب دیا۔

"اندر آجایئے"...... اسی نسوانی آواز نے کہا اور عمران نے اس بچے
کا ہاتھ پکڑا اور اسے ساتھ لیے مکان کے اندر داخل ہو گیا۔عام دیہاتی
وضع کا مکان تھا۔وسیع صحن جس میں چارپائیاں پڑی ہوئی تھیں۔
برآمدہ تھا اور برآمدے میں تین چار کمروں کے دروازے نظر آرہے تھے۔
بچہ عمران کو ایک کمرے میں لے آیا۔جس میں خاصا اندھیرا تھا اور
ایک کونے میں چارپائی پر ایک نوجوان بیٹھا ہوا تھا۔اس کے پورے
جسم پر چادر تھی۔صرف چہرہ اس چادر سے باہر تھا لیکن چہرہ پکے ہوئے

ٹماٹر کی طرح سرخ ہو رہا تھا۔ اس کی آنکھیں بند تھیں۔

"بابا۔ بابا۔ دیکھو پٹواری صاحب آئے ہیں۔ کار پر"...... بچے نے قریب جا کر زور سے اس نوجوان کو جھنجھوڑتے ہوئے کہا اس نوجوان نے آنکھیں کھولیں اور حیرت سے عمران کو دیکھنے لگا۔

"کیا حال ہے احمد دین"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو نوجوان ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس کے چہرے کے اعصاب اس بری طرح پھڑکنے لگے جیسے اسے لرزے کا بخار ہو گیا ہو۔

"اوہ اوہ چھوٹے صاحب آپ آپ یہاں کیسے"...... نوجوان نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا اور تیزی سے چارپائی سے نیچے اترنے لگا اس کا لہجہ ایسا تھا جیسے اسے یقین ہی نہ آرہا ہو کہ عمران بھی یہاں آسکتا ہے۔

"کیوں میں یہاں نہیں آسکتا۔ بیٹھو۔ بیٹھو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے واپس چارپائی پر بٹھاتے ہوئے خود بھی اس کے ساتھ ہی چارپائی پر بیٹھ گیا۔

"مم۔ مم۔ مگر صاحب۔ صاحب"...... احمد دین کی حالت ابھی تک حیرت کی وجہ سے غیر ہو رہی تھی۔

"کوئی اگر مگر نہیں ہے۔ تم دو دن کی چھٹی لے کر گئے اور پھر جب دو روز بعد واپس نہ آئے تو اماں بی نے عبدالشکور کو تمہارا حال پوچھنے بھیجا اور اس نے واپس جا کر اماں بی کو بتایا کہ تم بیمار ہو۔ تو اماں بی انتہائی پریشان ہو گئیں۔ ڈیڈی سرکاری دورے پر باہر گئے ہوئے تھے



اور تم جانتے ہو کہ ڈیڈی کی اجازت کے بغیر اماں بی شہر سے باہر نہیں جایا کرتیں۔ اس لئے انہوں نے مجھے بلایا اور حکم دیا کہ میں فوراً جا کر تمہارا پتہ کروں۔ وہ تمہاری بیماری کا سن کر تڑپ رہی تھیں۔ ان کا بس نہیں چلتا تھا کہ وہ اڑ کر تمہارے پاس پہنچیں اور تمہارا حال معلوم کریں لیکن ڈیڈی کی عدم موجودگی کی وجہ سے وہ مجبور تھیں۔ میں نے عبدالشکور سے تمہارا پتہ معلوم کیا اور یہاں پہنچ گیا۔ کیا ہوا ہے تمہیں"...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا اور احمد دین کی آنکھوں سے آنسو پانی کی طرح بہنے لگے۔

"ارے ارے تم رو رہے ہو۔ حیرت ہے۔ جوان ہو کر رو رہے ہو بیمار تو آدمی ہوتا رہتا ہے۔ تمہارا علاج ہو گا اور تم ٹھیک ہو جاؤ گے۔ اس میں رونے کی کیا بات ہے"...... عمران نے کہا۔

"چھوٹے صاحب میں اپنی بیماری کی وجہ سے نہیں رو رہا۔ میں تو بڑی بیگم صاحبہ کی محبت کی وجہ سے رو رہا ہوں کہ میری وجہ سے انہیں اس قدر پریشانی اٹھانی پڑی۔ وہ یقیناً اس قدر محبت کرتی ہیں ہم ملازموں سے کہ شاید سگی مائیں بھی اپنی اولاد سے اس قدر محبت نہ کر سکتی ہوں اور آپ کو بھی یہاں آنے کی تکلیف اٹھانی پڑی۔ مجھے بخار ہو گیا تھا اور ابھی تک ہے۔ عبدالشکور آیا تھا۔ میں نے اسے بھی کہا تھا کہ میں بخار اترتے ہی آجاؤں گا۔ لیکن بخار بجائے اترنے کے بڑھتا ہی چلا جا رہا ہے"...... احمد دین نے آنسو پونچھتے ہوئے کہا۔

"شریفاں۔ شریفاں"...... اچانک اس نے کسی کو آواز دینا

شروع کی اور دوسرے لمحے ایک نوجوان لڑکی اندر داخل ہوئی جس نے چادر اوڑھ رکھی تھی اور اس نے اندر داخل ہو کر عمران کو سلام کیا۔

"یہ میری بیوی ہے شریفاں ۔ اس بخار میں اس نے میری بڑی خدمت کی ہے اور شریفاں یہ چھوٹے صاحب ہیں عمران صاحب انہیں بڑی بیگم صاحبہ نے بھیجا ہے ۔ میرا پوچھنے کے لئے"...... احمد دین نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

"جی ان کی مہربانی ہے"...... شریفاں نے جواب دیا۔

"کمال ہے ۔ اس میں مہربانی کی کون سی بات ہو گئی ۔ احمد دین ہمارے گھر کا فرد ہے ۔ اس کی بیماری پر ہم نہ پوچھنے آئیں گے تو اور کون آئے گا اور احمد دین تم تو بڑے خوش قسمت آدمی ہو کہ تمہیں اس دنیا میں ہی اللہ تعالیٰ نے حور دے دی ہے ۔ خدمت گزار حور"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو احمد دین بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔ جب کہ شریفاں کا چہرہ حیا اور مسرت سے تمتا اٹھا۔

"جی آپ درست کہہ رہے ہیں ۔ چھوٹے صاحب شریفاں واقعی حور ہے"...... احمد دین نے انتہائی محبت بھرے لہجے میں مسکراتے ہوئے کہا اور شریفاں تیزی سے مڑی اور دروازے کی طرف بھاگ گئی اور عمران ہنس دیا۔

"ارے ارے کہاں جا رہی ہو ۔ چھوٹے صاحب کے لئے چائے بنا لاؤ اور یہ ہدایت اللہ کہاں چلا گیا ہے"...... احمد دین نے کہا۔

"وہ باہر محلے کے بچوں کو اکٹھا کر کے انہیں کار دکھا رہا ہے ۔ میں



ابھی چائے بنا کر لاتی ہوں"...... دروازے کے باہر سے شریفاں کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی ۔

"ارے ارے رہنے دو ۔ میری اس چھوٹی بہن کو کیوں تکلیف دے رہے ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جی نہیں مجھے کوئی تکلیف نہیں ہو گی ۔ میں ابھی لائی"۔ شریفاں نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کے دوڑ کر دور جانے کی آواز سنائی دی۔

"ہاں اب بتاؤ تمہیں کیا بیماری ہے ۔ کس کا علاج کر رہے ہو"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے احمد دین سے مخاطب ہو کر کہا۔

"چھوٹے صاحب یہاں ایک ڈاکٹر صاحب ہیں ۔ ان کا علاج کر رہا ہوں ۔ لیکن شاید بیماری انہیں سمجھ میں نہیں آ رہی ۔ وہ بیچارے ٹیکہ بھی روز لگاتے ہیں ۔ دوا بھی دیتے ہیں ۔ لیکن بخار اترنے کی بجائے بڑھتا ہی جا رہا ہے اور چھوٹے صاحب دن کے وقت تو بخار قدرے کم ہوتا ہے لیکن رات کو تو اس قدر بڑھ جاتا ہے کہ میں بے ہوش ہو جاتا ہوں ۔ یہ یہ شریفاں ہے جو ساری رات جاگ کر میرا خیال کرتی ہے ۔ نیک بیوی واقعی اللہ تعالیٰ کی نعمت ہوتی ہے ۔ اگر شریفاں میرا خیال نہ رکھتی اور رات کو مجھے مسلسل ہر پانچ منٹ بعد پانی نہ دیتی تو شاید میں انتہائی تیز بخار سے میں کب کا مر چکا ہوتا"...... احمد دین نے کہا۔

"تم میرے ساتھ چلو میں تمہارا علاج وہاں بڑے ڈاکٹر سے کراتا ہوں ۔ اماں بی نے بھی یہی کہا ہے کہ احمد دین کو وہاں سے لے آؤ ۔ اس کا علاج یہاں کسی بڑے ڈاکٹر سے کراؤ ۔ اس لئے تم تیار ہو

جاؤ"........ عمران نے کہا۔

"آپ کی مہربانی جناب۔لیکن اگر میں اس بیماری کی حالت میں چلا گیا تو شریفاں انتہائی پریشان رہے گی۔اس لیے میں یہاں ٹھیک ہوں اللہ کرے گا دوا اثر کرے گی اور میں ٹھیک ہو جاؤں گا"........ احمد دین نے کہا۔

"ارے تو کیا ہوا شریفاں بہن اور ہدایت اللہ کو بھی ساتھ لے چلتے ہیں"........ عمران نے کہا۔

"جی وہ ہدایت اللہ سکول میں پڑھتا ہے۔اس کی پڑھائی کا حرج ہو گا اور بابا بھی ایک ہفتہ ہوا ہے میرے تایا سے ملنے گئے ہوئے ہیں۔انہوں نے دو روز تک واپس آنا ہے۔اکیلا گھر بھی تو نہیں چھوڑا جا سکتا"........ احمد دین نے کہا۔

"تو پھر ٹھیک ہے۔میں جا کر ڈاکٹر کو لے آتا ہوں۔ارے ہاں یہاں گاؤں میں کسی کے پاس فون ہے۔میں اسے فون کر کے بلا لوں"۔عمران نے کہا۔

"جی۔ڈاکٹر صاحب کے پاس ہے۔مگر۔آپ اتنی تکلیف کیوں کر رہے ہیں"........ احمد دین نے جواب دیا۔

"ارے اس میں تکلیف کی کیا بات ہے اور ویسے بھی تمہیں معلوم ہے اماں بی کی عادت۔اگر میں ویسے ہی چلا گیا صرف تمہیں پوچھ کر تو اماں بی نے جوتیاں مار مار کر میری کھوپڑی پلپلی کر دینی ہے"۔عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور احمد دین بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔



اسی لمحے شریفاں اندر داخل ہوئی۔اس نے ایک ٹرے میں چائے کی پیالی اٹھائی ہوئی تھی۔

"پیجئے"........ شریفاں نے ٹرے آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔

"شکریہ"........ عمران نے پیالی اٹھاتے ہوئے کہا۔

"شریفاں ہدایت اللہ کو بلاؤ چھوٹے صاحب کو ڈاکٹر صاحب کے پاس لے جائے۔انہوں نے فون کرنا ہے"........ احمد دین نے کہا۔

"اچھا"........ شریفاں نے جواب دیا اور تیزی سے مڑ کر باہر چلی گئی۔

"چھوٹے صاحب یہاں دیہات میں تو آپ کے مطلب کی چائے نہیں بن سکتی۔آپ تو وہاں بڑے بڑے ہوٹلوں میں چائے پیتے ہوں گے"........ احمد دین نے انکسارانہ لہجے میں کہا۔

"ارے جو مزہ اس چائے میں آ رہا ہے۔وہ بڑے بڑے ہوٹلوں کی چائے میں کہاں۔خالص دودھ اور شریفاں بہن کے ہاتھ کی بنی ہوئی چائے"........ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور احمد دین کا سرخ چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔چائے پی کر عمران نے خالی پیالی ایک طرف دیوار میں بنے ہوئے جالے میں رکھ دی۔تھوڑی دیر بعد ہدایت اللہ اندر داخل ہوا تو اب اس نے باقاعدہ قمیض پہن ہوئی تھی۔پیروں میں جوتے تھے اور سر پر کنگھی بھی دی گئی تھی۔

"واہ اب تو ہدایت اللہ واقعی ہدایت یافتہ دکھائی دے رہا ہے"۔عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور احمد دین ہنس پڑا۔

"بیٹے ۔ صاحب کو ڈاکٹر صاحب کی دکان پر لے جاؤ ۔ انہوں نے فون کرنا ہے"...... احمد دین نے ہدایت اللہ سے کہا اور عمران اٹھ کھڑا ہوا۔

"میں ابھی آ رہا ہوں"...... عمران نے کہا اور پھر وہ ہدایت اللہ کے ساتھ مکان سے نکل کر قصبے کی گلیوں میں سے گزرتا ہوا ایک بازار نما حصہ میں آ گیا جہاں عام استعمال کی چیزوں کی چھوٹی چھوٹی دکانیں تھیں ۔ ان کے درمیان ایک دکان ڈاکٹر کی تھی ۔ عمران کا خیال تھا کہ کوئی دیہاتی قسم کا بوڑھا ڈاکٹر ہو گا ۔ جو صرف کسی زمانے کی کمپونڈری کی بنیاد پر ڈاکٹری کر رہا ہو گا ۔ کیونکہ اکثر قصبوں میں ایسا ہی ہوتا ہے لیکن بورڈ پر ڈاکٹر آصف سلیم کے نیچے باقاعدہ میڈیکل کی ڈگری دیکھ کر وہ چونک پڑا ۔ دکان صاف ستھری تھی اور پھر جب وہ ڈاکٹر سے ملا تو واقعی حیران رہ گیا ۔ ڈاکٹر نوجوان تھا اور اس نے اچھے قسم کا لباس پہنا ہوا تھا ۔

"مجھے علی عمران کہتے ہیں ۔ میں دارالحکومت سے آیا ہوں ۔ اس بچے کا والد احمد دین ہمارا گھریلو ملازم ہے ۔ میں اسے پوچھنے آیا تھا ۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ وہ آپ کے زیر علاج ہے تو میں نے سوچا کہ آپ سے بھی ملاقات ہو جائے"...... عمران نے تفصیل سے تعارف کراتے ہوئے کہا ۔

"اوہ اوہ تو آپ ہیں عمران صاحب ۔ آپ کا ذکر تو احمد دین اکثر کیا کرتا ہے ۔ آپ سے مل کر بے حد مسرت ہوئی ہے"...... ڈاکٹر آصف



نے بڑے گرمجوشانہ انداز میں مصافحہ کرتے ہوئے کہا ۔

"ویسے آپ پہلے ڈاکٹر ہیں ۔ جسے صحت مند سے مل کر خوشی ہوئی ہو گی ورنہ ڈاکٹر حضرات تو صحت مندی کو اپنی روزی کا دشمن ہی سمجھتے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ڈاکٹر آصف بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا ۔

"صحت مند آدمی سے مل کر اس لئے خوشی ہوئی ہے کہ چلو اس نے دکان کا راستہ تو دیکھ لیا ۔ مریض تو بہرحال انسان کبھی نہ کبھی ہو ہی جاتا ہے"...... ڈاکٹر آصف نے کہا اور اس کی خوبصورت بات پر عمران بھی ہنس پڑا ۔

"احمد دین بتا رہا ہے کہ کئی دنوں سے اس کا بخار نہیں اتر رہا ۔ بلکہ رات کو بے حد تیز بخار ہو جاتا ہے ۔ کیا بیماری ہے اسے"...... عمران نے کہا ۔

"عمران صاحب سچ پوچھیں تو مجھے اس کی بیماری کی صحیح تشخیص نہیں ہو سکی ۔ پہلے تو میں اسے عام موسمی بخار سمجھا ۔ لیکن جب تین روز تک وہ نہ اترا تو میں نے ٹائیفائیڈ سمجھ کر علاج شروع کیا ۔ لیکن اس کے بخار پر کوئی اثر ہی نہیں ہوتا ۔ میں نے تو تمام دوائیں آزما لی ہیں ۔ حتیٰ کہ میں نے تو دارالحکومت اس کا خون بھجوا کر وہاں سے اسے ٹیسٹ بھی کرایا ہے ۔ لیکن ٹیسٹ کا نتیجہ بھی او کے ہے ۔ میں آپ کو اس کی فائل دکھاتا ہوں ۔ میں ہر مریض کی باقاعدہ فائل بناتا ہوں ۔ میں نے اپنے سینیئرز سے بھی اسے ڈسکس کیا ہے لیکن وہ بھی اسے عام بخار ہی

کہتے ہیں"...... ڈاکٹر آصف نے کہا اور پھر اس نے تیسری دراز کھولی اور چند لمحوں بعد ایک فائل نکال کر اس نے عمران کے سامنے رکھ دی عمران نے فائل کھولی اور اسے غور سے دیکھنے لگا۔

"اس کا مطلب ہے احمد دین کو دارالحکومت لے جانا پڑے گا۔ کسی ڈاکٹر کو وہاں سے بلانا بے سود ہو گا۔ تاکہ اس کی تفصیلی چیکنگ ہو سکے"...... عمران نے فائل بند کرتے ہوئے کہا۔

"میں نے احمد دین سے خود کہا تھا کہ وہ دارالحکومت کے بڑے ہسپتال میں داخل ہو جائے میں وہاں اسے ایڈمٹ کرا دیتا ہوں لیکن وہ مانا ہی نہیں"...... ڈاکٹر آصف نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب یہ ضروری ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو یہ فائل میں ساتھ لے لوں۔ اس سے دارالحکومت میں اس کا علاج کرنے والے ڈاکٹر کو سہولت ہو گی"...... عمران نے کہا۔

"بالکل جناب جو کچھ مجھ سے ہو سکا وہ تو میں نے کیا"...... ڈاکٹر آصف نے کہا۔

"آپ کو یہاں اس قصبے میں دیکھ کر مجھے حیرت ہوئی ہے۔ عام طور پر یہی کہا جاتا ہے کہ نوجوان ڈاکٹر دیہاتوں میں جانا پسند نہیں کرتے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں عام طور پر ایسا ہی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جو ڈاکٹر شہروں کے رہائشی ہیں انہیں دیہاتی ماحول کا اندازہ نہیں ہوتا جب کہ میں یہاں کا رہائشی ہوں اور اللہ کا شکر ہے کہ یہاں کام بھی ٹھیک



ہے"...... ڈاکٹر آصف نے جواب دیا اور عمران اس سے اجازت لے کر اور فائل ساتھ لے کر ہدایت اللہ کے ساتھ واپس احمد دین کے گھر آگیا۔

"بھئی احمد دین اب تمہیں میرے ساتھ جانا ہو گا۔ میں بہن شریفاں کو سمجھا دیتا ہوں۔ بلاؤ اسے"...... عمران نے کہا اور احمد دین نے شریفاں کو بلایا تو عمران نے اسے بتایا کہ احمد دین کی بیماری یہاں کے ڈاکٹر کو سمجھ نہیں آ رہی۔ اس لئے اس کا جانا ضروری ہے۔ تاکہ اس کا صحیح علاج ہو سکے تو شریفاں فوراً رضامند ہو گئی۔ اس نے احمد دین کو بھی تسلی دی کہ وہ ساتھ والی ہمسائی کو رات کو بلا لیا کرے گی اور پھر ایک دو روز تک بابا بھی آجائیں گے۔

"تم فکر مت کرنا۔ جیسے ہی یہ صحت مند ہو گا میں پیغام بھجوا دوں گا"...... عمران نے کہا اور پھر وہ احمد دین کو ساتھ لے کر باہر کار میں آ گیا۔ اور چند لمحوں بعد کار واپس دارالحکومت کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔ لیکن ابھی وہ مین روڈ تک نہ پہنچا تھا کہ اچانک سامنے سے آنے والی ایک جدید ماڈل کی کار نے اسے کراس کیا اور قصبے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ کار میں چار افراد بیٹھے ہوئے تھے جن میں سے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے ہوئے بڑی بڑی مونچھوں والے کو دیکھ کر عمران چونک پڑا۔ اس کے ذہن میں اس آدمی کا یہ مخصوص حلیہ موجود تھا لیکن اسے یاد نہ آ رہا تھا کہ اسے کہاں دیکھا ہے۔

"یہ کون لوگ ہیں احمد دین"...... عمران نے ساتھ والی سیٹ پر

بیٹھے ہوئے احمد دین سے کہا۔

"معلوم نہیں جناب۔ میں تو دارالحکومت میں ہی رہتا ہوں"...... احمد دین نے جواب دیا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ لیکن اس آدمی کی خلش مسلسل اس کے ذہن میں موجود رہی۔ احمد دین کو سروسز ہسپتال میں لے جا کر اور وہاں کے ڈاکٹر ہاشمی کو اس کے متعلق ہدایات دینے کے بعد وہ واپس آ ہی رہا تھا کہ اچانک اس کے ذہن میں جیسے جھماکا سا ہوا اور اسے یاد آ گیا کہ اس آدمی کو اس نے ایک بار ٹائیگر کے ساتھ ایک ہوٹل میں دیکھا تھا اور ٹائیگر نے اسے بتایا تھا کہ یہ دارالحکومت کے کسی کلب کا مالک ہے اور مشہور غنڈہ ہے۔ عمران نے کار کا رخ دانش منزل کی طرف موڑ دیا۔

"عمران صاحب میں نے فلیٹ پر فون کیا تھا۔ لیکن سلیمان نے بتایا کہ آپ کو بڑی بیگم صاحبہ نے کوٹھی پر بلایا ہے اور آپ وہاں گئے ہوئے ہیں۔ وہاں فون کیا تو ملازم نے بتایا کہ آپ جا چکے ہیں"۔ سلام دعا کے بعد بلیک زیرو نے کہا۔

"خیریت یہ اچانک مجھ جیسے بے کار آدمی کی کیوں ڈھنڈیا پڑ گئی"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سر سلطان کا فون آیا تھا۔ وہ آپ کے بارے میں پوچھ رہے تھے۔ میں نے مقصد بھی پوچھا لیکن وہ ٹال گئے اور صرف اتنا کہا کہ عمران جہاں بھی ہے اسے کہو کہ وہ مجھے فوراً فون کرے"...... بلیک زیرو نے کہا اور عمران نے سر ہلاتے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل



کرنے شروع کر دیئے۔

"پی۔ اے ٹو سیکرٹری خارجہ"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے سر سلطان کے پی۔ اے کی آواز سنائی دی۔

"یار روزانہ کتنی بار یہ فقرہ بولتے ہو۔ میرا خیال ہے کم از کم ایک ہزار بار تو بولنا ہی پڑتا ہو گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب آپ۔ جی ہاں اتنی بار تو بولنا ہی پڑتا ہے۔ لیکن بڑے صاحب نے خاص طور پر مجھے کہا ہے کہ آپ کا فون آئے تو میں فوراً بات کرا دوں۔ اس لئے آپ بات کریں"...... دوسری طرف سے پی۔ اے نے کہا۔

"اوہ کوئی خاص بات ہی ہو گئی ہے۔ ورنہ سر سلطان اس قدر بے چین نہ ہوتے"...... عمران نے پی۔ اے کی بات سن کر سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہیلو سلطان بول رہا ہوں۔ عمران بیٹے۔ میں تمہاری کال کے لئے سخت بے چین تھا"...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے سر سلطان کی آواز سنائی دی۔

"خیریت جناب آپ کچھ ضرورت سے زیادہ ہی بے چین محسوس ہو رہے ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"مجھے آج صبح دفتر آنے پر وزارت دفاع کی طرف سے رسمی اطلاع دی گئی ہے کہ ملٹری سپیشل آپریشنز کے کرنل سعید کو ان کی رہائش گاہ تھرٹی ون ملٹری کالونی سے چند افراد نے جبراً اغوا کر لیا ہے اور ملٹری

انٹیلی جنس اور پولیس اس سلسلے میں کام کر رہی ہے۔ گو یہ رسمی سی اطلاع تھی اور شاید میں اسے فائل کر لیتا لیکن کرنل سعید سے میری دو روز پہلے ایک تقریب میں ملاقات ہوئی ہے۔ وہ میرے ایک دیرینہ دوست کا بیٹا ہے۔ اس سے بات چیت کے دوران معلوم ہوا کہ وہ حکومت پاکیشیا اور اسلامی ملک تارکی کے درمیان ایک خفیہ معاہدے کے تحت وہاں گیا تھا۔ تاکہ وہاں سے ایکریمیا کے انتہائی جدید ترین طیارے میں نصب ایک خصوصی دفاعی سسٹم ایس۔ اے۔ آر کی ٹیکنالوجی کی تفصیلات لے کر پاکیشیا آئے کیونکہ حکومت ایکریمیا نے وہ جدید ترین طیارے حکومت پاکیشیا کو تو دیئے ہیں لیکن ایس۔ اے۔ آر کا سسٹم ہمیں دانستہ طور پر نہیں دیا گیا۔ جب کہ تارکی کو حکومت ایکریمیا نے جو طیارے دیئے ہیں ان میں یہ سسٹم موجود ہے۔ لیکن حکومت ایکریمیا نے تارکی کو خاص طور پر ہدایت کی ہے کہ اس سسٹم کی ٹیکنالوجی کسی اور ملک کو اور خاص طور پر پاکیشیا کے حوالے نہ کی جائے اور حکومت ایکریمیا کے خاص ایجنٹ اس کی نگرانی بھی کرتے ہیں۔ لیکن اس سسٹم کے بغیر ان طیاروں کی دفاعی صلاحیت آدھی سے بھی کم رہ جاتی ہے اور کافرستان سے مقابلے کے لئے اس سسٹم کی موجودگی بے حد ضروری تھی۔ تارکی چونکہ اسلامی ملک بھی ہے اور پاکیشیا سے اس کے گہرے تعلقات بھی ہیں۔ اس لئے حکومت پاکیشیا کی ایما پر تارکی کے اعلیٰ حکام اس بات پر رضا مند ہو گئے کہ خفیہ طور پر اس سسٹم کی ٹیکنالوجی پاکیشیا کے حوالے اس طرح کر دی



جائے کہ اس کا الزام حکومت تارکی پر نہ آئے اور کرنل سعید اس لائن کے بین الاقوامی ماہر سمجھے جاتے ہیں۔ چنانچہ حکومت نے کرنل سعید کو خفیہ طور پر تارکی بھجوایا اور کرنل سعید کو وہاں ایک ماہ تک رہنا پڑا اور کرنل سعید زبردست تگ و دو کے بعد آخر کار یہ ٹیکنالوجی حاصل کرنے میں اس طرح کامیاب ہو گئے کہ کسی کو اس کا علم نہ ہو سکا اور پھر وہ واپس آگئے چونکہ یہ ٹیکنالوجی کرنل سعید نے مختلف انداز میں اور مختلف کوڈ میں اپنے پاس رکھی ہوئی تھی تاکہ چیکنگ کی صورت میں انہیں پکڑا نہ جا سکے۔ اس لئے کرنل سعید نے مجھے بتایا تھا کہ وہ اب اس ٹیکنالوجی کو بلیک اینڈ وائٹ میں لا رہے ہیں تاکہ اسے باقاعدہ طور پر حکومت کے دفاعی ماہرین کے حوالے کیا جا سکے اور میرے پوچھنے پر کرنل سعید نے بتایا تھا کہ بس ایک دو روز کا کام رہتا ہے۔ اس کے بعد وہ اسے مکمل کر کے حکومت کے حوالے کر دینگے۔ یہ ساری باتیں بھی انہوں نے مجھے اس لئے بتا دیں کیونکہ وہ جانتے تھے کہ میں ایک ذمہ دار عہدے پر ہوں۔ اس لئے آج جیسے ہی مجھے اطلاع ملی کہ کرنل سعید کو اغوا کیا گیا ہے تو میں چونک پڑا اور پھر میں نے سیکرٹری وزارت دفاع اور دوسرے اعلیٰ حکام سے اس بارے میں بات کی تو اس بات کا ثبوت مل گیا کہ کرنل سعید نے جو کچھ بتایا تھا وہ درست تھا۔ لیکن حکومت اس لئے اسے چھپا رہی ہے تاکہ حکومت تارکی پر اس کے اثرات نہ پڑیں۔ ملٹری انٹیلی جنس اس کیس پر کام کر رہی ہے میں نے ملٹری انٹیلی جنس کے چیف کرنل شاہ سے بھی بات

کی ہے۔ انہوں نے برملا اعتراف کیا ہے کہ وہ ابھی تک اس سلسلے میں کوئی کلیو حاصل کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکے۔ چنانچہ میں نے فوری طور پر صدر مملکت سے اس بارے میں بات کی۔ صدر مملکت بھی یہ تفصیلی رپورٹ سن کر بے حد پریشان ہوئے اور انہوں نے بھی کہا کہ جناب ایکسٹو سے درخواست کی جائے کہ وہ کرنل سعید کی بازیابی کے کیس پر کام کریں۔ کیونکہ اگر کرنل سعید بازیاب نہیں ہوتے اور وہ حکومت ایکریمیا کے ہاتھ لگ گئے اور یہ بات آؤٹ ہو گئی تو پھر نہ صرف حکومت پاکیشیا اس ٹیکنالوجی سے محروم ہو جائے گی بلکہ حکومت تارکی اور پاکیشیا کے تعلقات پر بھی اس واقعہ کے انتہائی گہرے اثرات پڑیں گے اور ہو سکتا ہے کہ حکومت ایکریمیا اور حکومت تارکی کے تعلقات بھی خراب ہو جائیں۔ اب مزید تفصیل کیا بتاؤں تم خود ان حالات میں سمجھ سکتے ہو کہ کیا ممکنہ نتائج نکل سکتے ہیں۔ اس لئے میں تمہیں تلاش کر رہا تھا۔ تاکہ تمہیں یہ ساری بات بتا سکوں"...... سر سلطان نے تیز تیز لہجے میں پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ ویری بیڈ۔ یہ تو واقعی انتہائی سیریس مسئلہ ہے۔ ویسے ایک بات کی مجھے سمجھ نہیں آئی کہ آخر ہماری حکومت اس سلسلے میں لاپرواہی سے کام کیوں لیتی ہے۔ کرنل سعید کو واپسی پر کسی محفوظ جگہ پہنچا دیا جانا چاہئے تھا"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اب کیا کیا جائے۔ بہرحال یہ لاپرواہی تو ہے۔ لیکن شاید اس لئے ایسا کیا گیا کہ اسے عام انداز میں رکھا جائے تاکہ کسی کو شک نہ پڑ سکے



مجھ سے بھی اتفاقاً ہی ملاقات ہوئی اور تفصیل سے بات ہو گئی۔ ورنہ نجانے کب اسے سیکرٹ سروس کے پاس ریفر کیا جاتا"...... سر سلطان نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں اس پر کام شروع کر دیتا ہوں۔ اس کے لئے آپ ملٹری انٹیلی جنس سے اس کی فائل منگوا کر مجھے فوراً دانش منزل بھجوا دیں جس میں کرنل سعید کے بارے میں تمام تفصیلات موجود ہوں"۔ عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ پہنچ جائے گی فائل"...... دوسری طرف سے قدرے اطمینان بھرے لہجے میں کہا گیا اور عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"واقعی انتہائی سیریس مسئلہ ہے۔ یہ یقیناً ایکریمین ایجنٹوں کا کام ہو گا۔ انہیں کسی طرح اطلاع مل گئی ہو گی۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں اس سلسلے میں ایکریمین سفارت خانے کی نگرانی کرانی چاہئے۔ کرنل سعید کو لازماً سفارت خانے میں ہی رکھا گیا ہو گا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ایکریمین ایجنٹ اگر حرکت میں آتے تو لامحالہ ملٹری انٹیلی جنس کو اطلاع مل جاتی۔ وہ ایسے ایجنٹوں کی باقاعدہ نگرانی کرتے ہیں۔ کرنل سعید کا اغوا کسی مقامی گروپ کی مدد سے کیا گیا ہو گا۔ بہرحال مجھے فوری طور پر اس کی رہائش گاہ پر جانا ہو گا۔ شاید وہاں سے کوئی کلیو مل جائے"...... عمران نے کہا اور رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس کرنل شاہ سپیکنگ"....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو"......... عمران نے ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں کہا۔

"اوہ یس سر مجھے ابھی سرکاری طور پر اطلاع مل گئی ہے کہ کرنل سعید کے اغوا کا کیس آپ کو ریفر کر دیا گیا ہے اور آپ نے اس کی فائل طلب کی ہے۔ میں نے وہ فائل ابھی چند لمحے پہلے سیکرٹری خارجہ سر سلطان کے پاس بھجوائی ہے"....... دوسری طرف سے ملٹری انٹیلی جنس کے چیف کرنل شاہ نے کہا۔

"اب تک آپ کی ایجنسی نے کیا رپورٹ دی ہے کرنل شاہ"۔ عمران نے نرم لہجے میں کہا۔

"کرنل سعید تھری ون ملٹری آفیسرز کالونی میں رہائش پذیر ہیں یہ کوٹھی انہیں عارضی طور پر دی گئی تھی وہ چونکہ ڈیپوٹیشن پر گئے ہوئے تھے۔ اس لئے ان کے بچے گاؤں گئے ہوئے تھے۔ رپورٹ کے مطابق آج صبح ایک کار آفیسرز کالونی کے گیٹ پر پہنچی۔ اس میں دو افراد تھے۔ وہ دیہاتی انداز کے لوگ تھے۔ انہوں نے کہا کہ وہ کرنل سعید کے گاؤں سے آئے ہیں اور ان کی بیگم کے رشتہ دار ہیں چنانچہ انہیں جانے دیا گیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد کار کی واپسی ہوئی تو اس میں وہی دو افراد سوار تھے اور وہ چلے گئے۔ گیٹ پر کار کا نمبر بھی نوٹ کیا گیا لیکن رجسٹریشن آفس سے چیکنگ کے بعد معلوم ہوا کہ نمبر جعلی تھا۔ یہ نمبر کسی موٹر سائیکل کو الاٹ کیا گیا تھا۔ ہمارے آدمیوں نے پورے شہر



میں اس کار کو تلاش کرنا شروع کیا تو کار ملٹری آفیسرز کالونی سے دو کلو میٹر دور خالی کھڑی نظر آ گئی۔ اس کے بارے میں انکوائری پر معلوم ہوا ہے کہ اس کار کو چار پانچ روز پہلے گلشن ٹاؤن سے چرایا گیا ہے اور اس کی باقاعدہ رپورٹ درج ہے۔ کرنل سعید کے اغوا کا پتہ اس وقت چلا جب ان کا اٹنڈنٹ ان کا ناشتہ تیار کرنے کے لئے کوٹھی گیا تو وہ وہاں موجود نہ تھے اور وہاں خون کے دھبے بھی موجود تھے اور کمرے کی حالت بتا رہی تھی کہ وہاں خاصی جدوجہد بھی ہوئی ہے وہ شاید اپنی رائٹنگ ٹیبل پر بیٹھے کام میں مصروف تھے کہ انہیں اغوا کیا گیا۔ کیونکہ ٹیبل پر موجود ٹیبل لیمپ ویسے ہی جل رہا تھا اور ان کا قلم بھی میز کے نیچے گرا ہوا تھا۔ بہرحال اب ان حلیوں کی مدد سے ان دونوں آدمیوں کو تلاش کیا جا رہا ہے۔ لیکن ابھی تک ان کا پتہ نہیں چل سکا"۔ کرنل شاہ نے پوری رپورٹ تفصیل سے بتاتے ہوئے کہا۔

"آپ ملٹری آفیسرز کالونی کے گیٹ پر اطلاع کر دیں۔ میرے آدمی بھی تھوڑی دیر بعد وہاں چیکنگ کے لئے جائیں گے۔ ان سے تعاون کیا جائے"...... عمران نے کہا۔

"یس سر میں ابھی احکامات بھجوا دیتا ہوں۔ آپ کے آدمی کیا سیکرٹ سروس کا نام لیں گے"......... کرنل شاہ نے کہا۔

"نہیں صرف علی عمران کا نام انہیں بتا دیا جائے"........ عمران نے کہا۔

"اوہ یس سر ٹھیک ہے سر"........ دوسری طرف سے کہا گیا اور

عمران نے اوکے کہہ کر رسیور رکھا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"جب فائل پہنچ جائے تو کرنل سعید کے فوٹو سے ان کا حلیہ وغیرہ جولیا کو بتا کر سارے ممبرز کی ڈیوٹی لگا دینا کہ وہ ایئرپورٹ اور ایسے ہی شہر سے باہر جانے والے راستوں کی چیکنگ کریں۔ میں راستے سے صفدر کو ساتھ لے لوں گا۔ ایسے معاملات میں اس کا ذہن پولیس والوں کی طرح کام کرتا ہے"...... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔



ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی میز کے پیچھے بیٹھے ہوئے ایک چوڑے چہرے والے غیر ملکی نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... غیر ملکی کا لہجہ خاصا کرخت تھا۔

"ون ٹو بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"یس کیا رپورٹ ہے"...... غیر ملکی نے چونک کر کہا۔

"کامیابی۔ کرنل سعید ایکس ون میں پہنچ چکا ہے۔ اس کے پاس کاغذات بھی ہیں۔ جن میں ایس۔ اے۔ آر کے بارے میں تحریر ہے لیکن میرا خیال ہے یہ مکمل نہیں ہے"...... ون ٹو نے کہا۔

"کوئی چیکنگ کوئی گڑبڑ"...... غیر ملکی نے کہا۔

"نہیں جناب سب کام انتہائی بے داغ انداز میں اور کامیاب پلاننگ کے تحت کیا گیا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"او۔کے میں وہیں آرہا ہوں" ...... غیر ملکی نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ کرسی سے اٹھا اور میز کی سائیڈ سے نکل کر تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد اس کی کار خاصی تیز رفتاری سے ایک سڑک پر دوڑی چلی جا رہی تھی تقریباً نصف گھنٹے کی ڈرائیونگ کے بعد وہ دارالحکومت کے جنوب مشرق میں واقع ایک تفریحی پارک پر پہنچا۔ اس نے کار پارکنگ میں روکی جہاں بے شمار کاریں پہلے سے ہی موجود تھیں اور پھر ٹوکن لے کر وہ بجائے پارک کے اندر جانے کے آہستہ آہستہ چلتا ہوا اس کے مغربی کونے کی طرف بڑھ گیا۔ مغربی کونے سے نکل کر وہ کھیتوں کے درمیان چلتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا اور تھوڑی دیر بعد وہ ایک پختہ فارم ہاؤس نما پرانے مکان کے گیٹ پر پہنچ گیا۔ جیسے ہی وہ گیٹ پر پہنچا ایک درخت کی اوٹ سے ایک غیر ملکی نکل کر اس کی طرف بڑھا۔

"آیئے باس" ...... اس غیر ملکی نے کہا اور پھاٹک کھول کر وہ اندر داخل ہو گیا۔ غیر ملکی اس کے پیچھے چلتا ہوا اس ویران سی عمارت میں داخل ہوا اور تھوڑی دیر بعد وہ ایک تہہ خانے میں پہنچ گئے۔ جہاں دیوار کے ساتھ ایک ادھیڑ عمر لیکن مضبوط جسم کا آدمی باقاعدہ زنجیروں سے بندھا ہوا کھڑا تھا۔ لیکن اس کا جسم ڈھیلا پڑا ہوا تھا اور گردن سائیڈ پر لٹکی ہوئی تھی۔ اس کے جسم پر نائٹ گاؤن تھا۔ تہہ خانے میں دو اور غیر ملکی بھی موجود تھے۔

"تو یہ ہے وہ کرنل سعید جو ایس اے۔آر کی ٹیکنالوجی لے آیا



تھا" ...... غیر ملکی نے غور سے اس بندھے ہوئے آدمی کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"یس باس" ...... اس غیر ملکی نے کہا۔ جو اسے یہاں تک لے آیا تھا۔

"وہ کاغذ جن کا تم ذکر کر رہے تھے" ...... باس نے کہا اور اس غیر ملکی نے جیب سے ایک لفافہ نکال کر باس کی طرف بڑھا دیا باس نے لفافہ کھولا۔ اس میں کچھ کاغذ تھے۔ باس نے ایک ایک کر کے ان کاغذوں کو پڑھنا شروع کر دیا۔

"ہونہہ۔ تمہارا خیال درست ہے مائیکل یہ نامکمل ہے لیکن بہرحال ہے ایس۔اے۔آر کے متعلق ہی کیا تم نے اس کی رہائش گاہ کی تلاشی لی تھی" ...... باس نے کہا۔

"یس باس میں نے ایک ایک چیز کو چیک کیا ہے۔ لیکن اور کوئی چیز مطلب کی ہی نہیں تھی۔ یہ ایک وقت میز پر بیٹھا کچھ لکھ رہا تھا اور یہ کاغذ بھی اس کی میز پر موجود تھے جو میں نے وہیں پڑے ہوئے لفافے میں ڈال لئے تھے" ...... مائیکل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہ تربیت یافتہ ایجنٹ ہے۔ یہ آسانی سے تو زبان نہیں کھولے گا" ...... باس نے دیوار کے ساتھ بندھے ہوئے بے ہوش آدمی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"باس آپ حکم تو کریں میں اس کی روح سے بھی سب کچھ اگلوا لوں" ...... مائیکل نے کہا۔

"نہیں مائیکل اگر یہ مر گیا تو پھر ہمیں ایس۔اے۔آر کا یہ راز کبھی نہ مل سکے گا جو کہ ہمیں ہر صورت میں چاہئے۔ سنو یہ مشرقی لوگ اپنی عورتوں کے بارے میں بے حد حساس ہوتے ہیں کیا تمہیں معلوم ہے کہ اس کی بیوی یا دوسرے رشتہ دار۔ بہن، ماں وغیرہ کہاں رہتے ہیں"...... باس نے کہا۔

"یس باس ہم نے اس کے بارے میں مکمل معلومات حاصل کی ہوئی ہیں۔ اس کی بیوی اپنے دو بچوں سمیت اپنے والدین کے پاس رہ رہی ہے جو یہاں سے کافی دور واقع دیہات میں رہتے ہیں جبکہ اس کے اپنے والدین یہاں دارالحکومت میں رہتے ہیں۔ اس کا والد تو فوت ہو چکا ہے۔ البتہ اس کی بوڑھی ماں یہاں اکیلی رہتی ہے۔ اس کی دو بہنیں ہیں۔ دونوں شادی شدہ ہیں اور علیحدہ علیحدہ رہتی ہیں"...... مائیکل نے فوراً ہی تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"گڈ تم ایسا کرو کہ اس کی بوڑھی ماں کو فوراً اغوا کرا کر یہاں لے آؤ۔ بوڑھی ماں کو ایک تھپڑ بھی لگا تو یہ سب کچھ بتا دے گا"۔ باس نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... مائیکل نے کہا۔

"لیکن سب کچھ انتہائی احتیاط سے ہونا چاہئے۔ اس کے اغوا کا اب تک یقیناً علم ہو گیا ہو گا اور ملٹری انٹیلی جنس اس کیس پر کام کر رہی ہو گی"...... باس نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں باس مائیکل کبھی کچے کام نہیں کیا کرتا"۔



مائیکل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"او۔کے میں واپس جا رہا ہوں جب اس کی ماں آ جائے گی تو میں پھر واپس آ جاؤں گا"...... باس نے کہا اور کاغذات والا لفافہ اپنی جیب میں ڈال کر وہ مڑا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ اس فارم ہاؤس سے نکل کر کھیتوں کے درمیان چلتا ہوا اس تفریحی پارک کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ پارکنگ میں پہنچ کر اس نے اپنی کار لی اور چند لمحوں بعد اس کی کار ایک بار پھر سڑک پر چلنے والی ٹریفک کے درمیان رواں دواں تھی۔ واپس اپنے کمرے میں پہنچ کر باس نے کمرے کا دروازہ بند کیا اور ایک الماری سے لانگ رینج ٹرانسمیٹر نکالا اور اس پر ایک مخصوص فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔ فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد اس نے اس کا بٹن آن کیا تو ٹرانسمیٹر سے ٹوں ٹوں کی مخصوص آوازیں سنائی دینے لگیں اور ایک چھوٹا سا سرخ رنگ کا بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگا۔

"ہیلو راسکر کالنگ راسکر کالنگ اوور"...... وہ بار بار کال دے رہا تھا۔

"یس چیسٹر اٹنڈنگ یو۔ اوور"۔ چند لمحوں بعد بھاری مگر باوقار سی آواز سنائی دی۔

"باس ہم نے ایس۔اے۔آر کا جزوی حصہ اس کرنل سعید سے حاصل کر لیا ہے اوور"...... راسکر نے کہا۔

"تفصیل بتاؤ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور راسکر نے

پوری تفصیل بتانی شروع کر دی۔

"گڈ ٹھیک جا رہے ہو۔ایس۔اے۔آر کو مکمل کر کے جلد از جلد واپس آجاؤ۔پارٹی بار بار مطالبہ کر رہی ہے اوور"...... چیسٹر نے کہا۔

"یس باس اوور اینڈ آل"...... راسکر نے مسکراتے ہوئے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے جیب سے وہی لفافہ نکالا اور اس میں سے کاغذات نکال کر اس نے تفصیل سے ان کا مطالعہ کرنا شروع کر دیا۔



"یہاں کی تو بڑے ماہرانہ انداز میں تلاشی لی گئی ہے عمران صاحب"...... صفدر نے ایک الماری کے پٹ بند کر کے واپس مڑتے ہوئے کہا۔وہ اور عمران اس وقت کرنل سعید کی رہائش گاہ میں اس کے مخصوص کمرے کی تلاشی میں مصروف تھے۔

"ہاں میں نے بھی محسوس کیا ہے۔اس کا مطلب ہے کہ کام کرنے والے ماہر ہیں۔لیکن گیٹ پر موجود سپاہی تو بتا رہا تھا کہ وہ دیہاتی لوگ تھے۔بہرحال یہاں اب کچھ نہیں ہے اور نہ ہی کوئی ایسا کلیو ملا ہے جس سے آگے بڑھا جا سکے۔آؤ"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور واپس دروازے کی طرف مڑ گیا۔چند لمحوں بعد ان کی کار ایک بار پھر ملٹری آفیسرز کالونی کے آؤٹ گیٹ کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔وہاں سے نکل کر وہ اس جگہ پہنچے جہاں وہ کار ابھی تک موجود تھی۔جس میں وہ لوگ ملٹری آفیسرز کالونی میں داخل ہوئے تھے۔

وہاں پولیس کے دو سپاہی موجود تھے۔ عمران نے اپنی کار ایک طرف روکی اور پھر نیچے اتر کر وہ اس کار کی طرف بڑھ گیا۔ صفدر اس کے ساتھ تھا۔

"جناب"...... ایک کانسٹیبل نے قریب آ کر کہا۔

"سپیشل پولیس...... اب کیس ہمارے پاس ہے"...... عمران نے کہا۔

"جی صاحب"...... کانسٹیبل نے جواب دیا اور تیزی سے پیچھے ہٹ گیا۔ عمران نے کار کو اندر سے اچھی طرح چیک کیا لیکن کاغذ کا ایک پرزہ تک دستیاب نہ ہو سکا۔

"عمران صاحب جدید ماڈل کی سوک کار کے ٹائروں کے نشانات یہاں موجود ہیں"...... اچانک صفدر نے کار کی بائیں طرف قدرے نیم پختہ جگہ کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"سوک کار اوہ اوہ"...... عمران کے ذہن میں اچانک چھناکا سا ہوا اسے یاد آگیا کہ وہ جب احمد دین کو اس کے قصبے سے واپس لا رہا تھا تو اس نے اس بڑی بڑی مونچھوں والے کو جدید ماڈل کی سوک کار میں ہی جاتے ہوئے دیکھا تھا۔ وہی بڑی بڑی مونچھوں والا جس کے متعلق وہ سوچتا رہا تھا اور اسے یاد آگیا تھا کہ ٹائیگر نے اس کے متعلق بتایا تھا۔ اس نے آگے بڑھ کر غور سے ان نشانات کو دیکھا۔

"ہاں یہ واقعی سوک کار کے ٹائروں کے مخصوص نشانات ہیں۔ اس کا مطلب ہے یہاں سے جس کار میں کرنل سعید کو شفٹ کیا گیا



ہے۔ وہ سوک کار تھی"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"سوک کار ابھی حال ہی میں پاکیشیا میں آنے لگی ہے۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ ان کی زیادہ تعداد یہاں موجود نہ ہو گی"...... صفدر نے کہا۔

"او۔ کے تم ایسا کرو کہ رجسٹریشن آفس سے ان کاروں کے بارے میں معلومات حاصل کرو اور انہیں چیک کرو۔ میں تمہیں تمہاری رہائش گاہ پر ڈراپ کر دیتا ہوں"...... عمران نے واپس اپنی کار میں بیٹھتے ہوئے کہا۔

"اور آپ کا کیا پروگرام ہے"...... صفدر نے پوچھا۔

"میرے ذہن میں ایک مشکوک سوک کار موجود ہے۔ اس میں سوار آدمی کو ٹائیگر جانتا ہے۔ میں ٹائیگر سے اس کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتا ہوں"...... عمران نے کار آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔

"مشکوک کار۔ کیا مطلب"...... صفدر نے حیران ہو کر کہا تو عمران نے اسے احمد دین کے گھر جانے اور واپسی پر کراس کرنے والی سوک کار اور اس میں بیٹھے ہوئے مونچھوں والے آدمی کے بارے میں تفصیل بتا دی۔

"ٹھیک ہے۔ آپ چیک کر لیں۔ لیکن جس انداز میں تلاشی لی گئی ہے۔ وہ عام غنڈوں کے بس کا روگ نہیں ہے۔ وہ کسی انتہائی تربیت یافتہ آدمی کا ہی کام ہے"...... صفدر نے کہا۔

" اس وقت ہم اندھیرے میں ہیں اور اندھیرے میں دیئے کی روشنی بھی انتہائی چمک دیتی ہے "....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور صفدر نے بھی مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔ صفدر کو اس کی رہائش گاہ پر ڈراپ کرنے کے بعد عمران کار آگے بڑھائے لیے گیا اور پھر اس نے کار ایک سائیڈ پر کر کے روک دی اور کار میں موجود ٹرانسمیٹر پر اس نے ٹائیگر کی مخصوص فریکوئنسی ایڈجسٹ کی اور بٹن دبا کر کال دینا شروع کر دی۔

" ہیلو عمران کالنگ اوور "....... عمران نے بار بار یہی فقرہ دوہرایا تھا۔

" ٹائیگر اٹنڈنگ یو باس اوور "....... تھوڑی دیر بعد ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

" تم اس وقت کہاں موجود ہو ٹائیگر اوور "....... عمران نے پوچھا۔

" ریڈ لائن کلب میں باس اوور "...... دوسری طرف سے ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ریڈ لائن کلب یہ کہاں ہے اوور "....... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔ کیونکہ یہ نام اس نے پہلی بار سنا تھا۔

" باس ہوٹل شاہ رخ کے قریب ہے۔ نیا کھلا ہے۔ اوور "۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔

" ہوٹل شاہ رخ۔ ٹھیک ہے۔ میں وہیں آرہا ہوں۔ تم باہر مجھے ملو اوور اینڈ آل "..... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے کار



آگے بڑھا دی۔ تھوڑی دیر بعد جب اس کی کار ہوٹل شاہ رخ کے ساتھ بنے ہوئے نئے کلب کے گیٹ کے سامنے رکی تو ایک طرف سے ٹائیگر قدم بڑھاتا کار کی طرف آگیا۔

" بیٹھو "....... عمران نے اس کے سلام کا جواب دیتے ہوئے اسے سائیڈ سیٹ پر بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا اور ٹائیگر خاموشی سے سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ عمران نے کار آگے بڑھائی اور پھر ایک خالی جگہ پر اس نے کار موڑ کر روک دی۔

" میں ایک آدمی کا حلیہ تمہیں بتاتا ہوں۔ تم نے ایک بار ہوٹل میں بیٹھے ہوئے اس کا ذکر کیا تھا اور بتایا تھا کہ وہ کسی کلب کا مالک اور مشہور غنڈہ ہے "....... عمران نے کہا اور ساتھ ہی اس نے تفصیل سے اس مونچھوں والے آدمی کا حلیہ بتا دیا۔ جسے اس نے احمد دین کے ساتھ قصبے سے واپس آتے ہوئے کار میں ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے ہوئے دیکھا تھا۔

" جی میں اسے اچھی طرح جانتا ہوں اس کا نام تو کچھ اور ہے لیکن یہاں زیر زمین دنیا اسے ماسٹر کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ رابرٹ لائن میں اس کا ایک خفیہ جوا خانہ ہے۔ شراب کی سمگلنگ میں بھی اس کا نام سنا جاتا ہے اور یہ بھی سنا گیا ہے کہ شراب کی سمگلنگ کے سلسلے میں اس کے زیادہ تر تعلقات ایکریمیا کے کسی بہت بڑے گروپ سے بھی ہیں۔ ویسے یہاں زیر زمین دنیا میں وہ زیادہ فعال نہیں ہے اور ریزرو رہ کر کام کرتا ہے "...... ٹائیگر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس کے پاس سوک کار ہے"...... عمران نے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ ویسے اگر آپ کہیں تو میں ابھی چند لمحوں میں اس کے بارے میں مزید معلومات حاصل کر سکتا ہوں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"میں تمہیں کیس کا مختصر پس منظر بتا دیتا ہوں تاکہ تم مزید معلومات حاصل کرتے وقت اس پس منظر کو ذہن میں رکھو"...... عمران نے کہا اور پھر اس نے کرنل سعید کے اغوا۔ کار کے قریب سوک کار کے ٹائروں کے مخصوص نشانات اور احمد دین کے قصبے سے واپسی پر سوک کار میں سوار ماسٹر کے بارے میں مختصر طور پر ٹائیگر کو بتا دیا۔

"ٹھیک ہے باس آپ صرف مجھے دس منٹ دیں ابھی سب معلوم کر لیتا ہوں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"او۔ کے، جاؤ۔ یہ کام انتہائی فوری نوعیت کا ہے۔ اس لئے میں یہیں تمہارا انتظار کروں گا"...... عمران نے کہا اور ٹائیگر سر ہلاتا ہوا کار سے اترا اور تیز تیز قدم اٹھاتا واپس اس ریڈ لائن کلب کی طرف بڑھ گیا عمران نے کار ٹرانسمیٹر پر دانش منزل کی فریکونسی ایڈجسٹ کی اور بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو عمران کالنگ اوور"...... عمران نے کہا۔

"ایکسٹو اوور"...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے بلیک زیرو کی آواز سنائی دی۔



"کرنل سعید کے بارے میں کوئی اطلاع طاہر۔ اوور"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"نہیں جناب اس کی تلاش جاری ہے۔ ایکریمین سفارت خانے کی بھی نگرانی کی جا رہی ہے اوور"...... اس بار بلیک زیرو نے اپنے اصل لہجے میں کہا۔

"صفدر کو میں نے سوک کاروں کے بارے میں چھان بین کے کام پر لگایا ہے۔ کیونکہ کرنل سعید کو جس کار میں اغوا کیا گیا اور پھر اس کار کو باہر چھوڑ کر اسے دوسری جس کار میں شفٹ کیا گیا ہے۔ اس کار کے ٹائروں کے مخصوص نشانات بتا رہے ہیں کہ وہ جدید ماڈل کی سوک کار ہے اور سوک کاریں ابھی حال ہی میں درآمد ہونے لگی ہیں۔ اس لئے ان کی تعداد اتنی نہیں ہوگی۔ صفدر ان معاملات میں ہوشیار ہے۔ وہ چھان بین کر کے تمہیں رپورٹ دے گا۔ اگر کوئی اہم بات ہو تو تم مجھے ٹرانسمیٹر پر مطلع کر سکتے ہو۔ میں بھی ٹائیگر کے ساتھ ایک سوک کار کو ہی ٹریس کرنے میں مصروف ہوں اوور"...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے سر اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ پھر تقریباً پندرہ منٹ کے انتظار کے بعد ٹائیگر واپس آیا اور دروازہ کھول کر سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا۔

"سوری باس کچھ دیر ہو گئی ہے"...... ٹائیگر نے کار کا دروازہ بند کرتے ہوئے کہا۔

" کام کی بات کیا کرو۔ ان رسمی فقروں میں مزید وقت ضائع ہوگا"۔ عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

" ماسٹر کے پاس سوک کار ہے۔ جو اس نے ابھی حال ہی میں خریدی ہے اور گزشتہ دو تین دنوں سے اس کی مصروفیات بڑھ گئی ہیں اور قصبے احمد نگر میں اس کا شراب کا ایک خفیہ سٹور بھی موجود ہے۔ جو ایک باغ میں ہے ....... ماسٹر اس وقت آرام باغ کلب میں موجود ہے۔ یہ کلب بھی اس کی ملکیت ہے"....... ٹائیگر نے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"سوک کار بھی وہیں ہوگی"....... عمران نے پوچھا۔

"یس باس وہ اسے ذاتی طور پر استعمال کر رہا ہے"....... ٹائیگر نے جواب دیا۔

" تمہارے پاس کون سی سواری ہے"....... عمران نے پوچھا۔

"کار ہے"....... ٹائیگر نے جواب دیا۔

" تو کار لے کر میرے ساتھ آؤ۔ ہم نے فوری طور پر اس ماسٹر اور اس کی کار کو چیک کرنا ہے"....... عمران نے کہا۔

"یس باس"....... ٹائیگر نے کہا اور کار سے نیچے اتر گیا۔ عمران نے کار سٹارٹ کر کے اسے آگے بڑھا دیا۔ آرام باغ کلب چونکہ دارالحکومت کی بالکل دوسری سمت میں تھا۔ اس لئے وہاں تک پہنچتے پہنچتے تقریباً چالیس منٹ لگ گئے۔ کلب کی عمارت پرانی تھی اور اس کا رقبہ خاصا وسیع تھا۔ عمران نے کار پارکنگ میں جا کر روکی تو چند منٹ ٹائیگر کی



کار بھی وہاں پہنچ گئی۔

"یہاں تو کوئی سوک کار نظر نہیں آرہی"....... عمران نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"اس کا پورشن علیحدہ ہے۔ آیئے میرے ساتھ"....... ٹائیگر نے کہا اور پھر وہ عمران کو ساتھ لیے کلب کی مین عمارت کے سامنے سے گزر کر سائیڈ سے ہوتا ہوا عقبی طرف کو آ گیا۔ یہاں واقعی ایک طرف علیحدہ پورشن بنا ہوا تھا۔ لیکن اس کے گرد چار دیواری تھی اور باقاعدہ پھاٹک لگا ہوا تھا جو بند تھا اور پھاٹک کے باہر دو مسلح دربان کھڑے ہوئے تھے۔

"ماسٹر سے کہو ٹائیگر آیا ہے اور فوری ملنا ہے"....... ٹائیگر نے دربان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جی اچھا"....... دربان نے کہا اور تیزی سے پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی سے اندر داخل ہو گیا۔

"آیئے جناب اندر گیسٹ روم ہے وہاں بیٹھتے ہیں"....... ٹائیگر نے عمران سے اس طرح مخاطب ہو کر کہا جیسے وہ کوئی بہت بڑا سیٹھ ہو اور ٹائیگر اسے گھیر کر یہاں لے آیا ہو۔

"بالکل جناب آپ گیسٹ روم میں بیٹھیں"....... دوسرے دربان نے کہا اور عمران سر ہلاتا ہوا ٹائیگر کے ساتھ اندر پھاٹک میں داخل ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی پورچ میں کھڑی سوک کار پر اس کی نظر پڑی۔ اس کی نظریں زمین پر موجود کار کے ٹائروں کے نشانات پر جمی ہوئی

تھیں اور پھر ایک نشان پر اس کی نظر جیسے ہی پڑی اس کی آنکھوں میں
چمک ابھر آئی ۔ کیونکہ ٹائر کے اس مخصوص نشان کو وہ کرنل سعید کو
اغوا کرنے والی کار کے ساتھ دیکھ چکا تھا ۔ ٹائر حالانکہ بالکل نئے تھے
لیکن تکنیکی طور پر اس کے اوپر ابھرے ہوئے حصے میں جو گڈیاں بنی
ہوئی تھیں ۔ ان میں سے دو کے فاصلے باقی کی نسبت قدرے زیادہ تھے
اس طرح اس فاصلے کی وجہ سے زمین پر ایک خاص قسم کا نشان بن جاتا
تھا ۔ یہی نشان عمران نے وہاں کرنل سعید کے اغوا میں استعمال
ہونے والی کار کے ساتھ والے نشانات میں چیک کیا تھا اور وہی نشان
یہاں بھی موجود تھا ۔ اس کا صاف مطلب تھا کہ یہی کار کرنل سعید کے
اغوا میں استعمال ہوئی ہے ۔ اسی لمحے دربان تیز تیز قدم اٹھاتا اندرونی
عمارت سے نکلتا نظر آیا۔

" ماسٹر فارغ نہیں ہے ۔ کل ملاقات ہو سکتی ہے ۔ آج نہیں "۔
دربان نے اس بار قدرے سخت لہجے میں کہا۔

" کیا کر رہا ہے ۔ ماسٹر "...... اس بار عمران نے تلخ لہجے میں کہا۔

" وہ ضروری کام میں مصروف ہے "...... دربان نے جواب دیا۔

" تم باہر جاؤ ہم خود ماسٹر سے بات کر لیں گے "...... ٹائیگر نے کہا۔

" سوری آپ کو باہر جانا ہوگا "...... دربان نے سخت لہجے میں کہا
لیکن دوسرے لمحے وہ بری طرح چیختا ہوا اچھل کر دو قدم دور جا گرا۔

" نانسنس ...... ٹائیگر کے سامنے اونچی آواز میں بات کر رہے
ہو "...... ٹائیگر نے غصے سے چیختے ہوئے کہا ۔ اس نے دربان کے منہ



پر تھپڑ مارا تھا۔

" آیئے جناب "...... ٹائیگر نے عمران سے کہا اور اچھل کر وہ
برآمدے میں چڑھا اور تیزی سے آگے بڑھ گیا۔ عمران نے ایک لمحے کے
لئے مڑ کر اس دربان کی طرف دیکھا جو فرش سے اٹھ کر ایک ہاتھ گال پر
رکھے بڑی کینہ توز نظروں سے جاتے ہوئے ٹائیگر کو دیکھ رہا تھا لیکن
اس کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ فوری طور پر ٹائیگر یا عمران کے خلاف کوئی
ایکشن لینے کے موڈ میں نہیں ہے ۔ تو وہ اطمینان سے چلتا ہوا ٹائیگر کے
پیچھے عمارت میں داخل ہو گیا۔ ایک کمرے میں دو نوجوان صوفے پر
بیٹھے شراب نوشی میں مصروف تھے ۔ وہ ٹائیگر اور عمران کو دیکھتے ہی
اچھل کر کھڑے ہوئے ہی تھے کہ عمران نے جیب سے ریوالور نکالا
اور دوسرے لمحے یکے بعد دیگرے دو دھماکوں کے ساتھ ہی وہ چیختے
ہوئے الٹ کر نیچے گرے اور تڑپنے لگے۔

" سب کو ختم کر دو ۔ اس ماسٹر کی کار ہی واردات میں استعمال
ہوئی ہے ۔ اس لئے اس سے تفصیل سے پوچھ گچھ ہونی ہے "۔ عمران
نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

" یس باس "...... ٹائیگر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب
سے مشین پسٹل نکالا اور تیزی سے ایک دروازے کی طرف بڑھ گیا۔
عمران نے جلدی سے ایک دروازے کا ہینڈل دبا کر کھولا اور اندر داخل ہو
گیا ۔ دوسرے لمحے کمرہ مشین پسٹل کی آوازوں اور انسانی چیخوں سے
گونج اٹھا جب عمران اندر پہنچا تو کمرے میں چار افراد خون میں لت پت

کرسیوں اور فرش پر پڑے تڑپ رہے تھے جب کہ میز کے پیچھے بیٹھا ہ وہی بڑی بڑی مونچھوں والا آدمی حیرت سے منہ کھولے بت کی طر بیٹھا ہوا تھا۔

" تم باہر کا خیال رکھو ٹائیگر میں اسے دیکھتا ہوں"...... عمران نے ٹائیگر سے کہا۔

" تم...... تم ٹائیگر...... یہ تم نے کیا کیا ہے...... تم۔ تم"...... اس مونچھوں والے نے عمران کے بولتے ہی ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا لیکن اس سے پہلے کہ وہ مزید کوئی بات کرتا عمران بھوکے عقاب کی طرح اس پر جھپٹا اور دوسرے لمحے اس نے اس کی گردن پر ہاتھ ڈالا اور بھاری جسم کا ماسٹر میز پر گھسٹتا ہوا ایک دھماکے سے نیچے فرش پر آگرا۔ نیچے گرتے ہی اس نے تیزی سے اٹھ کی کوشش کی لیکن عمران نے بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر اس گردن پر بوٹ رکھا اور اسے تیزی سے موڑ دیا اور ماسٹر کا اٹھنے کے سمٹتا ہوا جسم ایک جھٹکا کھا کر سیدھا ہوا۔ اس کے عمران کی ٹانگوں طرف اٹھتے ہوئے دونوں بازو بھی بے جان ہو کر گر گئے۔ اس کا چ تیزی سے مسخ ہوا اور اس کے حلق سے خرخراہٹ کی آواز نکلی۔ اسی عمران نے چونک کر پیر پیچھے کر دیا۔ کیونکہ ماسٹر کے چہرے پر یک نیلاہٹ ابھر آئی تھی اور یہ اس بات کی نشانی تھی کہ وہ دل کا مریض ہے اور وہ اس حالت میں کسی بھی لمحے ہلاک ہو سکتا ہے۔ ماسٹر دائیں بائیں سر مارا اور پھر اس کی گردن سائیڈ پر ہو کر رک گئی تھ



اس کا انتہائی تیزی سے مسخ ہوتا ہوا چہرہ اسی تیز رفتاری سے نارمل ہوتا چلا گیا۔ عمران کو معلوم تھا کہ اگر وہ فوراً پیر نہ ہٹاتا تو ماسٹر بے ہوش ہونے کے بجائے اب تک ہلاک ہو چکا ہوتا۔ اس نے جھک کر ماسٹر کو اٹھایا اور ایک صوفے پر ڈال دیا اور پھر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

" ٹائیگر"...... عمران نے دروازہ کھول کر باہر موجود ٹائیگر سے کہا کیونکہ باہر والا اور یہ کمرہ دونوں ساؤنڈ پروف تھے۔

" یس باس"...... ٹائیگر نے کہا۔

" باہر موجود دربانوں کو ختم کر دو اور میری کار اندر لے آؤ۔ ماسٹر کو رانا ہاؤس لے جانا ہے۔ وہاں اس سے تفصیلی پوچھ گچھ کرنی پڑے گی"...... عمران نے کہا۔

" باس اس کی کار میں ڈال کر اسے لے جاتے ہیں"...... ٹائیگر نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ آؤ اٹھاؤ اسے اور پہلے اس کی جیب میں چیک کرو کار کی چابیاں موجود ہوں گی"...... عمران نے کہا اور خود وہ بیرونی کمرے میں آگیا۔ ٹائیگر تیزی سے اندرونی کمرے میں داخل ہوا۔ جب کہ عمران اس کمرے سے نکل کر راہداری میں سے گزرتا ہوا پورچ میں آگیا جہاں سوک کار موجود تھی۔ عمران نے عقبی سیٹ کا دروازہ کھولا تو وہ بیٹھ گیا۔ اسی لمحے ٹائیگر ماسٹر کو کاندھے پر لادے اور ہاتھ میں کی رنگ پکڑے وہاں پہنچ گیا۔

"عقبی سیٹ کے نیچے لٹا دو"...... عمران نے کہا اور ٹائیگر نے ماسٹر کو عقبی سیٹوں کے درمیان ٹھونس ٹھانس کر جیسے پیک کر دیا اس سے کار کی چابیاں عمران نے لے لی تھیں۔

"ان دربانوں کو بلا کر ختم کر دوں۔ یہ لوگ مجھے پہچانتے ہیں اس طرح ان کا گروپ میرے پیچھے خواہ مخواہ پڑا رہے گا"...... ٹائیگر نے کہا اور عمران کے اثبات میں سر ہلانے پر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا گیٹ کی طرف بڑھ گیا جب کہ عمران ڈرائیونگ سیٹ پر جا کر بیٹھ گیا۔

"ادھر آؤ دونوں۔ ماسٹر تمہیں بلا رہا ہے"...... ٹائیگر نے کہا اور دونوں دربان تیزی سے پھاٹک سے اندر داخل ہوئے۔

"چلو تم نے مجھے روکنے کی کوشش کی تھی اس لئے ماسٹر تمہیں بلا رہا ہے"...... ٹائیگر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"مم۔ مگر۔ مگر"...... ان دونوں کے چہرے زرد پڑ گئے تھے۔ لیکن وہ تیزی سے قدم بڑھاتے عمارت کی طرف بڑھنے ہی لگے تھے کہ ٹائیگر نے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کے ساتھ ہی وہ دونوں چیختے ہوئے نیچے گرے اور تڑپنے لگے۔ گو یہ کھلی جگہ تھی اور فائرنگ کی آوازیں یہاں گونج گئی تھیں لیکن ٹائیگر جانتا تھا کہ کلب میں سے کوئی آدمی ادھر نہ آئے گا۔ کیونکہ یہاں ایسے کھیل کھیلے جاتے رہتے تھے۔ ٹائیگر نے جلدی سے مشین پسٹل جیب میں ڈالا اور تیزی سے پھاٹک کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے پھاٹک کو پوری طرح کھولا۔ اسی لمحے عمران کار کو تیزی سے بیک کرتا ہوا کھلی جگہ پر لے آیا اور پھر



اسے تیزی سے موڑ کر اس نے اس کا رخ پھاٹک کی طرف کر دیا۔ گیٹ کے قریب اس نے ایک لمحے کے لئے کار روکی اور ٹائیگر بجلی کی سی تیزی سے دروازہ کھول کر سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا اور کار انتہائی تیز رفتاری سے پھاٹک کراس کر گئی۔

"ادھر عقبی طرف بھی گیٹ ہے"...... ٹائیگر نے کہا اور عمران نے کار کا رخ تیزی سے ادھر موڑ دیا اور چند لمحوں بعد کار ایک بند پھاٹک کے سامنے پہنچ چکی تھی۔ پھاٹک بند تھا اور وہاں کوئی آدمی نہ تھا۔ ٹائیگر نے تیزی سے نیچے اتر کر پھاٹک کھولا اور عمران کار دوسری طرف موجود سڑک پر لے گیا تو ٹائیگر نے پھاٹک بند کیا اور دوڑتا ہوا دوبارہ کار میں آکر بیٹھ گیا۔ عمران کار آگے بڑھائے لئے گیا اور تھوڑی دیر بعد کار رانا ہاؤس میں داخل ہو رہی تھی۔

"جوزف کو ساتھ لے جاؤ اور وہاں سے اپنی اور میری کار لے آؤ اور جوانا تم اس ماسٹر کو اٹھا کر چیکنگ روم میں لے چلو"...... عمران نے کار سے اترتے ہی ٹائیگر اور جوانا سے کہا۔ جوانا پہلے ہی برآمدے میں موجود تھا۔

"یس باس"...... ٹائیگر نے کہا اور تیزی سے پھاٹک کی طرف بڑھ گیا جسے بند کر کے جوزف واپس آ رہا تھا۔ جب کہ جوانا نے کار کا عقبی دروازہ کھولا اور بے ہوش ماسٹر کو باہر کھینچ کر اس نے کاندھے پر ڈالا اور اندرونی عمارت کی طرف بڑھ گیا۔ چیکنگ روم میں اس نے اسے راڈز والی کرسی پر بٹھا کر راڈز سے جکڑ دیا۔

"تم باہر جا کر خیال رکھو"...... عمران نے جوانا سے کہا اور خود آگے بڑھ کر اس نے ماسٹر کا منہ اور ناک دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد ماسٹر کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہوئے تو عمران پیچھے ہٹا اور پھر ایک کرسی گھسیٹ کر وہ ماسٹر کے سامنے بیٹھ گیا چند لمحوں بعد ماسٹر کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھلیں اور اس کے ساتھ ہی اس کے منہ سے کراہ نکل گئی۔

"ماسٹر اس وقت تم اپنے کلب کی بجائے ہمارے اڈے میں ہو اور تمہارے کسی آدمی کو یہ معلوم نہیں کہ تم کہاں ہو اور یہ بھی سن لو کہ میرے پاس زیادہ وقت بھی نہیں ہے کہ میں تم سے گفتگو میں اسے ضائع کرتا رہوں اور تم درمیانی آدمی ہو۔ اس لئے تم صحیح معلومات مہیا کر دو تو تمہیں آزاد بھی کیا جا سکتا ہے"...... عمران کا لہجہ بے حد سنجیدہ تھا۔

"تم۔ تم کون ہو۔ وہ ٹائیگر کہاں ہے"...... ماسٹر نے پوری طرح ہوش میں آتے ہی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کرنل سعید کو تم نے کس کے کہنے پر اغوا کیا تھا"...... عمران نے اچانک کہا تو ماسٹر بے اختیار چونک پڑا...... اس کے چہرے پر تیزی سے انتہائی حیرت اور پریشانی کے ملے جلے تاثرات پھیلتے چلے گئے تھے۔

"مم۔ میں کسی کرنل سعید کو نہیں جانتا اور نہ میں نے کسی کو اغوا کیا ہے۔ میں تو اس قسم کا دھندہ ہی نہیں کرتا"...... ماسٹر نے



اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

"نیلے رنگ کی کار جس میں دو دیہاتی آدمی موجود تھے۔ ملٹری آفیسرز کالونی میں داخل ہوئے۔ دونوں نے اپنے آپ کو کرنل سعید کا رشتے دار بتایا۔ اس کے بعد کار واپس چلی گئی۔ یہ کار ملٹری آفیسرز کالونی سے دو کلو میٹر دور روک دی گئی۔ وہاں تمہاری سوک کار پہلے سے موجود تھی۔ کرنل سعید کو تمہاری کار میں شفٹ کیا گیا اور پھر تم خود اس کار کو ڈرائیو کرتے ہوئے قصبہ رحمت نگر گئے۔ یہاں تک تو ہمیں معلوم ہے۔ آگے بولو"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور ماسٹر کے چہرے پر ایک بار پھر انتہائی حیرت کے تاثرات پھیل گئے۔

"میں اس قصبے میں گیا ضرور تھا۔ وہاں میرا ایک سٹور ہے۔ لیکن یہ بات غلط ہے کہ میں نے کسی کرنل سعید کو اغوا کیا تھا"...... ماسٹر نے کہا۔

"تمہارے اس سٹور کا انچارج کون ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"چیری"...... ماسٹر نے جواب دیا۔

"وہاں کا فون نمبر بتاؤ تاکہ میں تمہاری چیری سے بات کرا کر معلوم کر سکوں کہ تم درست کہہ رہے ہو یا نہیں"...... عمران نے نرم لہجے میں کہا اور ماسٹر نے جلدی سے فون نمبر بتا دیا۔ عمران کرسی سے اٹھا اور اس نے دروازے کے ساتھ موجود سوئچ پینل پر ایک بٹن دبایا اور واپس کرسی پر آ کر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور جوانا اندر داخل ہوا۔

"یس ماسٹر"...... جوانا نے کہا۔

"فون لے آؤ"...... عمران نے کہا اور جوانا سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا چند لمحوں بعد وہ کارڈلیس فون پیس اٹھائے اندر داخل ہوا اور اس نے فون پیس عمران کے ہاتھ میں دے دیا۔

"تم مجھے ماسٹر کہتے ہو جب کہ اس کا نام بھی ماسٹر ہے اور ایسا نہ ہو کہ تم مجھ سے بات کرو اور جواب یہ دے۔ اس لئے اس کے منہ میں کپڑا ٹھونس دو"...... عمران نے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس ماسٹر"..... جوانا نے کہا اور جیب سے ایک رومال نکال کر وہ اسے گول کرنے لگا۔

"مم۔ مم۔ مگر"...... ماسٹر نے کچھ کہنا چاہا۔ مگر جوانا نے دوسرے لمحے ایک ہاتھ سے اس کا جبڑا بھینچا اور دوسرے ہاتھ سے گول کیا ہوا رومال اس کے کھلے منہ میں ٹھونس دیا۔ عمران نے لاؤڈر کا بٹن آن کیا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس چیری سپیکنگ"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"ماسٹر بول رہا ہوں"...... عمران کے منہ سے ماسٹر جیسی آواز نکلی اور سامنے بیٹھے ماسٹر کی آنکھوں میں حیرت کی جھلکیاں ابھرنے لگیں۔

"چیری اس کرنل سعید کے اغوا کے سلسلے میں کوئی تمہارے پاس تو نہیں پہنچا"...... عمران نے ماسٹر کے لہجے میں کہا۔

"نو سر۔ کیوں"...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں



کہا گیا۔

"مجھے اطلاع ملی ہے کہ ملٹری انٹیلی جنس کے آدمیوں نے ہمیں قصبے کی طرف جاتے ہوئے چیک کر لیا تھا۔ اس لئے پوچھا ہے۔ دوسری پارٹی کی طرف سے پھر رابطہ نہیں ہوا"...... عمران نے کہا۔

"نو باس...... وہ جب سے اس اغوا شدہ آدمی کو لے کر گئے ہیں پھر تو انہوں نے کوئی رابطہ نہیں کیا"...... دوسری طرف سے چیری نے کہا۔

"او۔ کے"...... عمران نے کہا اور فون آف کر کے اس نے فون پیس ساتھ پڑی ہوئی کرسی کی نشست پر رکھ دیا۔

"اب اس کے منہ سے رومال نکال لو اور وہ جوزف اور ٹائیگر واپس نہیں آئے ابھی تک"...... عمران نے جوانا سے کہا۔

"جی نہیں"...... جوانا نے کہا اور رومال ماسٹر کے منہ سے نکال لیا

"او۔ کے تم باہر کا خیال رکھو جب تک جوزف واپس نہیں آجاتا اور جب وہ آجائیں تو پھر ٹائیگر کو یہاں بھجوا دینا"...... عمران نے جوانا سے کہا اور جوانا سر ہلاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"تم نے سن لیا چیری کا جواب...... کیا اب بھی تم انکار کرو گے کہ تم نے کرنل سعید کو اغوا نہیں کیا۔ آخری بار کہہ رہا ہوں کہ سب کچھ بتا دو۔ تم درمیانی آدمی ہو۔ اس لئے ہمیں تم سے صرف معلومات کی حد تک دلچسپی ہے۔ ورنہ پھر جب تشدد کا دور شروع ہوا تو تم اس کی تاب نہ لا سکو گے۔ تم پہلے ہی دل کے مریض ہو"...... عمران نے کہا

"مم...... مم...... میں نے واقعی کرنل سعید کو اغوا کر کے اپنے
اڈے میں پہنچایا تھا جہاں سے دوسری پارٹی کے آدمی اسے لے گئے ۔
بس اس سے زیادہ میں نہیں جانتا"....... ماسٹر نے رک رک کر جواب
دیا ۔

"کس طرح اغوا کیا تھا۔پوری تفصیل بتاؤ"....... عمران نے کہا ۔

"کرنل سعید کے بارے میں تفصیلات اس پارٹی نے مجھ تک
پہنچائی تھیں ۔اس کے مطابق میرے دو آدمی اسکے رشتہ دار بن کر اس
کے پاس پہنچے ۔ اسے اغوا کر کے کار کی ڈگی میں ڈالا اور پھر وہ لوگ
واپس آگئے ۔یہاں میں اپنے دوسرے ساتھیوں کے ساتھ کار لئے موجود
تھا۔کرنل سعید کو اس کار کی ڈگی سے نکال کر میری کار کی ڈگی میں ڈالا
گیا اور میں وہاں سے سیدھا اپنے اڈے پر پہنچ گیا۔جہاں اس پارٹی کے
دو آدمی موجود تھے جو کار میں ڈال کر چلے گئے اور میں واپس آگیا"۔ماسٹر
نے جواب دیا۔

"جس کار میں کرنل سعید کو دوسری پارٹی لے گئی تھی ۔ اس کا
نمبر"....... عمران نے پوچھا۔

"سفید رنگ کی کار تھی ۔ نمبر میں نے نہیں دیکھا"....... ماسٹر نے
جواب دیا۔

"تم نے دیکھا کہ چیری سے ابھی میں نے تمہاری آواز اور لہجے میں
بات کی ہے اور وہ فرق نہیں پہچان سکا۔اب میں دوبارہ چیری سے
بات کرتا ہوں ۔اگر اس نے تمہاری کی ہوئی بات سے مختلف بات کر



دی تو پھر تم اپنے حشر کا اندازہ کر سکتے ہو ۔اس لئے آخری بار کہہ رہا
ہوں کہ سچ بول دو"....... عمران نے ساتھ پڑے ہوئے فون پیس کی
طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

"میں سچ کہہ رہا ہوں ۔ تم بے شک پوچھ لو"....... ماسٹر نے کہا۔

"حالانکہ تم نے جھوٹ بولا ہے ۔کرنل سعید کی کوٹھی میں جانے
والے دونوں تمہارے آدمی نہیں تھے ۔ان میں ایک آدمی دوسری
پارٹی کا بھی شامل تھا"....... عمران نے کہا تو ماسٹر بے اختیار چونک
پڑا ۔

"تم ۔ تمہیں کیسے معلوم ہوا"....... ماسٹر کے منہ سے بے اختیار
نکلا۔

"اب کیا خیال ہے تشدد کا آغاز کیا جائے یا"....... عمران نے کہا
اور اس کے ساتھ ہی اس نے کوٹ کی جیب سے ریوالور نکال لیا۔اس
کے لئے اصل مسئلہ اس ماسٹر کے دل کی بیماری تھا۔ورنہ اسے اتنی لمبی
گفتگو نہ کرنی پڑتی ۔ جسمانی تشدد اس کی موت کا باعث بن سکتا تھا ۔
اس لئے وہ جسمانی تشدد سے بچنا چاہتا تھا اور معلومات بھی بہر حال
حاصل کرنی تھیں ۔

"میں نے درست کہا ہے"....... ماسٹر نے ہونٹوں پر زبان
پھیرتے ہوئے کہا۔اسی لمحے دروازہ کھلا اور ٹائیگر اندر داخل ہوا۔

"اس نے کچھ بتایا ہے باس یا نہیں"....... ٹائیگر نے اندر داخل
ہوتے ہی جارحانہ لہجے میں کہا۔

"یہ دل کا مریض ہے۔اس لئے میں چاہتا ہوں اس کی زندگی بچ جائے لیکن شاید اسے خود اپنی زندگی سے کوئی دلچسپی نہیں ہے"۔ عمران نے ریوالور کا چیمبر کھول کر اس میں موجود کچھ گولیاں ہتھیلی پر نکالتے ہوئے کہا۔

"میں نے سچ کہا ہے کرنل سعید کو دوسری پارٹی لے گئی تھی۔ان کا ایک آدمی شروع سے ہمارے ساتھ رہا تھا۔اس کا دیہاتی میک اپ بھی میرے آدمیوں نے کیا تھا۔وہ آدمی بھی دوسری پارٹی کے ساتھ چلا گیا تھا"...... ماسٹر نے جلدی سے کہا۔

"اب اس پارٹی کے بارے میں بتا دو"...... عمران نے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم۔مجھ سے فون پر بات کی گئی۔دس لاکھ روپے کی آفر کی گئی اور میں نے کام کر دیا۔میں تو ان میں سے کسی کو جانتا تک نہیں"...... ماسٹر نے جواب دیا۔

"او۔کے نجانے کیا بات ہے میرا دل تمہیں ہلاک کرنے کے لئے تیار نہیں ہو رہا۔اس لئے میں تمہیں اب بھی چانس دینا چاہتا ہوں۔اس کے بعد تمہاری اپنی مرضی ہو گی کہ تم کیا چاہتے ہو۔زندگی یا موت۔یہ دیکھو میں نے ریوالور کے چیمبر سے تمام گولیاں نکال لی ہیں صرف ایک گولی اندر رہنے دی ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ کو جھٹکا دیا اور چیمبر بند کر دیا۔دوسرے ہاتھ میں موجود گولیاں اس نے جیب میں ڈال لیں۔

"اب میں چیمبر کو گھما رہا ہوں۔اب مجھے بھی نہیں معلوم کہ وہ



ایک گولی کس خانے میں ہے۔کیا وہ ٹریگر کے سامنے ہے یا نہیں"۔ عمران نے کہا اور دوسرے ہاتھ سے اس نے تیزی سے چیمبر کو گھمانا شروع کر دیا۔

"اب تمہارے پاس سات چانس بھی ہو سکتے ہیں اور ایک بھی نہیں ہو سکتا۔اب تمہاری مرضی ہے کہ تم کیا کرتے ہو"۔ عمران نے مڑ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا اور چیمبر کو ایک بار پھر گھما کر اس نے ریوالور کی نال ماسٹر کی کنپٹی سے لگا دی۔

"ہو سکتا ہے کہ اس وقت گولی ٹریگر کے سامنے ہو۔اس لئے پہلی بار ٹریگر دبتے ہی تمہاری کھوپڑی سینکڑوں حصوں میں تبدیل ہو جائے اور ہو سکتا ہے کہ تمہیں ایک چانس مل جائے۔یہ تمہاری قسمت کی بات ہے۔میں صرف دس تک گنوں گا۔اس کے بعد ٹریگر دبا دوں گا اور اگر تم سب کچھ سچ سچ بتا دو تو تمہیں زندہ چھوڑا جا سکتا ہے"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے گنتی شروع کر دی۔وہ رک رک کر گنتی کر رہا تھا۔ماسٹر کا چہرہ پسینے سے شرابور ہو گیا۔اس کا جسم کانپنے لگ گیا اور پھر عمران نے دس کہتے ہی ٹریگر دبا دیا اور ماسٹر کے حلق سے چیخ نکلی۔لیکن گولی نہیں چلی کیونکہ فائر خالی گیا تھا۔

"ایک چانس تمہیں مل گیا ہے۔ضروری نہیں کہ دوسرا بھی ملے"۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی دوبارہ گنتی شروع کر دی۔

"رک جاؤ رک جاؤ۔میں بتاتا ہوں...... یہ سب کچھ مجھ سے

برداشت نہیں ہو رہا"...... یکلخت ماسٹر نے ہذیانی لہجے میں چیختے ہوئے کہا۔

"بولتے جاؤ ورنہ گنتی نہ رکے گی"...... عمران کا لہجہ پہلے سے بھی زیادہ سرد ہو گیا اور ساتھ ہی اس نے پھر گنتی شروع کر دی۔

"وہ۔ وہ ایکریمیا کی ایک تنظیم ہے۔ جس کا نام ٹرانس اسکواڈ ہے وہ سائنسی میدانوں میں کام کرتی ہے۔ انتہائی تیز رفتار کام کرنے والی تنظیم ہے۔ میرے تعلقات ایکریمیا میں خفیہ تنظیموں سے ہیں۔ شراب کی سمگلنگ کے سلسلے میں۔ ایک شراب سمگل کرنے والی تنظیم لارگون کے چیف نے انہیں میری ٹپ دی تھی اور مجھے فون کر کے اس نے بتایا تھا کہ یہ سائنس کے میدان میں کام کرنے والی انتہائی خطرناک تنظیم ہے۔ لیکن گڈے ماسٹر ہے۔ انہیں پاکیشیا میں ایک کام ہے۔ اس لئے اس نے انہیں میری ٹپ دی۔ وہ پہلی بار پاکیشیا آرہے تھے۔ میں نے لارگون کی وجہ سے حامی بھر لی۔ پھر ان کا ایک آدمی جس کا نام رابرٹ تھا میرے پاس آیا۔ اس نے لارگون کے چیف کا حوالہ دیا اور کرنل سعید کے اغوا کے سلسلے میں مجھ سے بات کی میں نے جو رقم مانگی وہ انہوں نے فوراً ادا کر دی۔ ان کے پاس کرنل سعید کے بارے میں تفصیلات موجود تھیں۔ پھر انہوں نے ساری پلاننگ طے کی۔ میں نے ان کی پلاننگ پر عمل کیا اور وہ رابرٹ کرنل سعید کو اغوا کرنے کے دوران ساتھ رہا۔ ہم کرنل کو اغوا کر کے رحمت نگر میں اپنے اڈے پر پہنچے جہاں ان کے دو آدمی



پہلے سے موجود تھے۔ وہ کرنل سعید کو وہاں سے لیکر چلے گئے"...... ماسٹر نے اس بار تیز تیز لہجے میں بتانا شروع کر دیا۔

"کہاں لے گئے ہیں وہ اسے"...... عمران نے کہا۔

"وہ۔ وہ نیشنل تفریحی پارک کے ساتھ کھیتوں میں ایک پرانا زرعی فارم ہے۔ جس کا تہہ خانہ بھی ہے۔ یہ میرا شراب سٹور کرنے کا اڈہ تھا میں نے انہیں عارضی طور پر اسے خالی کر کے دیا تھا۔ وہ کرنل کو وہاں لے گئے ہوں گے۔ اس کے بعد کا مجھے علم نہیں ہے"...... ماسٹر نے کہا۔

"ٹائیگر جوزف اور جوانا کو ساتھ لے کر جاؤ اور اس زرعی فارم پر ریڈ کرو جلدی کرو۔ جو بھی صورت حال ہو۔ مجھے فوراً اطلاع کرو"۔ عمران نے مڑ کر تیز لہجے میں ٹائیگر سے کہا اور ٹائیگر تیزی سے دوڑتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔

"اس لارگون تنظیم کے چیف کا کیا نام ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"اس کا نام ڈیوڈ ہے"...... ماسٹر نے جواب دیا۔

"اس کا فون نمبر بتاؤ تاکہ میں تمہاری بات اس سے کرا دوں۔ تم نے اس سے اس طرح بات کرنی ہے کہ مجھے یہ معلوم ہو جائے کہ تم نے واقعی اس کے کہنے پر یہ سب کچھ کیا ہے۔ اس کے بعد میں تمہیں رہا کر دوں گا"...... عمران نے کہا اور ماسٹر نے جلدی سے نمبر بتا دیئے اور ساتھ ہی بتا دیا کہ چیف ناراک میں رہتا ہے۔ عمران نے فون پیس

اٹھایا اور پہلے ایکریمیا کے رابطہ نمبر پھر تاراک کے رابطہ نمبر پریس
کرنے کے بعد اس نے ماسٹر کا بتایا ہوا نمبر پریس کیا اور لاؤڈر کا بٹن
ایک بار پھر آن کر کے اس نے فون پیس ماسٹر کے کان سے لگا دیا۔

"یس گولڈن بار"...... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی
دی۔

"پاکیشیا سے ماسٹر بول رہا ہوں۔ ڈیوڈ سے بات کراؤ"...... ماسٹر
نے کہا۔

"یس سر ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو ڈیوڈ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد رسیور سے ایک
بھاری سی آواز سنائی دی۔

"ڈیوڈ ماسٹر بول رہا ہوں پاکیشیا سے"...... ماسٹر نے کہا۔

"ہاں کیا بات ہے۔ کیوں کال کی ہے"...... دوسری طرف سے کہا
گیا۔

"وہ تمہاری ٹپ پر ٹرانس اسکواڈ کے آدمی میرے پاس پہنچے تھے"......
ماسٹر نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ کیا ہوا۔ ان کا کام ہو گیا"...... دوسری طرف سے
چونک کر پوچھا گیا۔

"ہاں میں نے کام کر دیا ہے۔ لیکن انہوں نے مجھے رقم کم دی ہے
باقی کا جو وعدہ کیا ہے لیکن پھر ابھی تک دوبارہ انہوں نے رابطہ نہیں
کیا"...... ماسٹر نے کہا۔



"ارے فکر مت کرو وہ بہت بڑی تنظیم ہے اور وہ جو وعدہ کرتے
ہیں تو اسے نبھانا بھی جانتے ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے اب میں مطمئن ہوں"...... ماسٹر نے کہا اور عمران نے
فون پیس ہٹایا اور اسے آف کر دیا۔

"اب تو تمہیں یقین آگیا ہے...... اب مجھے رہا کر دو"...... ماسٹر
نے کہا۔

"ابھی ٹھہرو اس زرعی فارم سے رپورٹ آجائے پھر"...... عمران
نے کہا اور فون پیس اٹھائے وہ اس کمرے سے باہر آگیا۔

دوسرے لمحے کمرے میں آکر اس نے تیزی سے فون پیس پر نمبر
پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"گراس ورلڈ آرگنائزیشن"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز
سنائی دی۔

"چیف ممبر نمبر تھری ون تھری۔ پرنس آف ڈھمپ"...... عمران
نے کہا۔

"یس سر۔ او کے۔ فرمایئے"...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد
دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"سیکرٹری سے بات کرائیں"...... عمران نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"چیف سیکرٹری بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز
سنائی دی۔

"پرنس آف ڈھمپ فرام پاکیشیا"...... عمران نے کہا۔

"یس سر فرمایئے"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"سائنسی میدان میں کام کرنے والی تنظیم ٹرانس اسکواڈ کے بارے میں معلومات چاہئیں...... فون پر ہی بتا دیں"...... عمران نے کہا۔

"ایک منٹ ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔ پھر ایک ڈیڑھ منٹ کی خاموشی کے بعد سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"ہیلو پرنس کیا آپ لائن پر ہیں"...... سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"یس"...... عمران نے کہا۔

"ٹرانس اسکواڈ۔ یہودیوں کی تنظیم ہے۔ اس کا ہیڈ کوارٹر عرب الہند کے ایک چھوٹے سے جزیرے سان کارامیں ہے۔ اس کے چیف کا نام ڈین ہے۔ یہ تنظیم صرف سائنسی راز چوری کرنے سائنس دانوں کو اغوا کرنے کا کام کرتی ہے۔ انتہائی فعال اور طاقتور تنظیم ہے۔ سان کارا پر مکمل طور پر ان کا قبضہ ہے۔ عام اسرائیل اس سے کام لیتا ہے۔ لیکن یہ پرائیویٹ مشنز پر بھی کام کرتے ہیں۔ ان کا ناراک میں بھی مشن ہیڈ کوارٹر ہے۔ گولڈن بار روڈ کا مالک ڈیوڈ ناراک کا انچارج ہے۔ ویسے ڈیوڈ شراب سمگل کرنے والی ایک تنظیم کا بھی چیف ہے۔ جس کا نام لارگون ہے"...... سیکرٹری نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے کافی ہے۔ شکریہ"...... عمران نے کہا اور فون آف



سی لمحے اسے واچ ٹرانسمیٹر پر کال آنی شروع ہو گئی اور عمران نے جلدی سے ریسٹ واچ کا ونڈ بٹن کھینچ لیا اور اسے کان سے لگا لیا۔

"ہیلو ہیلو ٹائیگر کالنگ اوور"...... ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"یس...... عمران بول رہا ہوں اوور"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"باس یہاں ایک مقامی آدمی کی لاش تہہ خانے میں موجود ہے۔ اس پر انتہائی بے رحمانہ انداز میں تشدد کیا گیا ہے اوور"...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ ٹھیک ہے۔ جوزف اور جوانا کو واپس بھیج دو اور تم خود وہیں رکو اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور ونڈ بٹن پریس کر کے اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ مقامی آدمی کے حوالے سے وہ سمجھ گیا تھا کہ مرنے والا یقیناً کرنل سعید ہی ہوگا اور اس کی موت کا مطلب ہے کہ وہ لوگ اس سے ایس۔ اے۔ آر کے بارے میں تمام تفصیلات لے جانے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ ورنہ وہ اسے بہرحال مرنے نہ دیتے اور اسے معلوم تھا کہ یہ لوگ کسی بھی میک اپ میں اطمینان سے ملک سے نکل سکتے ہیں۔ لیکن اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ ان لوگوں کو ہر صورت میں ڈھونڈ نکالے گا۔ تاکہ یہ ایس۔ اے۔ آر کی ٹیکنالوجی ان سے واپس لے سکے۔ ویسے کرنل سعید کی موت کے بعد ان کے پاس اس بات کا ثبوت نہیں رہا تھا کہ یہ ٹیکنالوجی پاکیشیا نے چوری کی ہے۔ ورنہ وہ کرنل سعید کو ہلاک کرنے کی بجائے لازماً ساتھ لے

جاتے اور ان کی اس حرکت سے یہ بات واضح ہو جاتی تھی کہ وہ نہ ایکریمیا کے لئے کام کر رہے تھے اور نہ اسرائیل کے لئے ۔ کیونکہ ایکریمیا اس ٹیکنالوجی کا موجد تھا ۔ جب کہ یہ ٹیکنالوجی یقینی طور پر اسرائیل کے پاس بھی ہو گی اور کافرستان کو بھی اس کی ضرورت نہیں ہو سکتی ۔ کیونکہ اس کے پاس یہ طیارے نہ تھے ۔ بلکہ ان کے مقابل کافرستان نے روسیاہ سے یہ طیارے حاصل کیے تھے ۔ تو یہ بات یقینی تھی کہ کوئی اور ملک اس ٹیکنالوجی کو حاصل کرنا چاہتا ہے ۔ جس کے پاس ایسے طیارے ہوں لیکن ٹیکنالوجی نہ ہو ........ عمران یہ سب باتیں سوچتا ہوا اس کمرے میں پہنچ گیا جہاں ماسٹر کرسی پر جکڑا ہوا بیٹھا ہوا تھا۔

" اس ڈیوڈ سے تمہاری ملاقات تو ہوتی رہتی ہو گی "........ عمران نے ماسٹر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں کیوں "...... ماسٹر نے چونک کر کہا۔

" اس کا حلیہ اور قدوقامت کے بارے میں تفصیل بتاؤ "۔ عمران نے پوچھا تو ماسٹر نے تفصیل بتانی شروع کر دی ۔

" اوکے اب تم چھٹی کرو ۔ تمہاری وجہ سے پاکیشیا کا اہم ترین راز چوری ہوا ہے اور پاکیشیا کا ایک دلیر اور بہادر سپوت شہید ہوا ہے ۔ موت تمہارے لئے کم سے کم سزا ہے "...... عمران نے یکلخت جیب سے ریوالور نکالتے ہوئے کہا۔

" مم ۔ مم مجھے معاف کر دو ۔ مم ۔ مم معاف کر دو "........ ماسٹر نے



یکلخت ہذیانی انداز میں کہا ۔ لیکن عمران نے ریوالور کا چیمبر کھولا دوسری جیب سے گولیاں نکال کر اس نے چیمبر میں بھرنی شروع کر دیں ۔ ماسٹر گھگھیاتا رہا اور رحم کی بھیک مانگتا رہا ۔ لیکن عمران تو جیسے بہرہ ہو گیا تھا ۔

" تم پورے ملک کے مجرم ہو ۔ اس لئے تمہیں معافی نہیں مل سکتی ۔ البتہ تمہارے جرم کے مقابلے میں تمہیں آسان موت دی جا سکتی ہے "........ عمران نے سرد لہجے میں کہا اور ریوالور کا رخ اس نے ماسٹر کی طرف کر کے ٹریگر دبا دیا ۔ گولی ٹھیک ماسٹر کے دل میں اتر گئی اس کے حلق سے کربناک چیخ نکلی اور وہ کرسی پر تھوڑی دیر تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا ۔ عمران ہونٹ بھینچے واپس مڑا اور دروازے سے باہر آ گیا ۔

کمرے کا دروازہ کھلا تو آرام کرسی پر نیم دراز ایک لمبے قد اور بھاری جسم کے آدمی نے جو شراب پینے میں مصروف تھا۔ چونک کر دروازے کی طرف دیکھا۔

"باس پاکیشیا سے راسکر کی کال ہے"...... نوجوان نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے کارڈلیس فون پیس کو آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا ٹھیک ہے۔ جاؤ"...... اس آدمی نے شراب کا جام میز پر رکھ کر فون پیس آنے والے سے لیتے ہوئے کہا اور نوجوان سر ہلاتا ہوا باہر چلا گیا۔ چونکہ یہ اس کی عادت تھی کہ جب وہ ذہنی طور پر تھک جاتا تو ریسٹ روم میں آکر مکمل تنہائی میں شراب پیتا رہتا۔ یہاں مکمل تنہائی کے لئے اس نے فون بھی نہ رکھا ہوا تھا اور اس کا حکم تھا کہ سوائے اہم ترین کالوں کے اسے ڈسٹرب نہ کیا جائے۔

"ہیلو چیسٹر سپیکنگ"...... اس آدمی نے فون پیس کا بٹن دباتے



ہوئے کہا۔

"راسکر بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ہاں کیا رپورٹ ہے"...... چیسٹر نے تیز لہجے میں کہا۔

"باس ایس۔ اے۔ آر کا ادھورا فارمولا ہے۔ مکمل نہیں مل سکا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ ادھورے کا کیا مطلب"...... چیسٹر نے سیدھے ہو کر بیٹھتے ہوئے انتہائی تیز لہجے میں کہا۔

"باس کرنل سعید سے جو فارمولا ملا ہے وہ ادھورا ہے۔ ہم نے کرنل سعید کو اغوا کر لیا تھا۔ تاکہ اس سے مکمل فارمولا حاصل کیا جا سکے۔ لیکن چونکہ وہ تربیت یافتہ ایجنٹ تھا۔ اس لئے میں نے سوچا کہ اس کی بوڑھی ماں کو اغوا کر کے اس پر اس کے سامنے تشدد کیا جائے تاکہ اس طرح وہ زبان کھول دے۔ میں مائیکل کو اس کی ہدایات دے کر واپس آگیا تھا۔ اس کی بیوی دور دراز کے دیہات میں رہتی تھی اور اس کی دونوں بیٹیاں بھی شادی شدہ تھیں اور دارالحکومت سے باہر کہیں رہتی تھیں۔ اس کی ماں البتہ وہیں دارالحکومت میں ہی رہتی تھی اس لئے میں نے اسے اغوا کرانے کا حکم دیا۔ لیکن پھر مائیکل کا فون ملا کہ اس کی بوڑھی ماں بھی کہیں دیہات میں گئی ہوئی ہے۔ ادھر ملٹری انٹیلی جنس ہمارے پیچھے تھی۔ چنانچہ میں نے اس کرنل سعید پر تشدد کر کے اس سے باقی فارمولا معلوم کرنے کا فیصلہ کیا پھر اس پر تشدد کیا

گیا۔ لیکن اس نے زبان نہ کھولی۔ ہم نے اس پر تشدد کی انتہا کر دی۔
لیکن اس آدمی کی زبان نہ کھلوا سکے۔ میں نے اسے زندہ رکھنے کے لئے
مزید تشدد بند کرا دیا اور ہم باہر آکر مزید اس بارے میں پلاننگ کرنے
لگے۔ لیکن پھر جب ہم واپس گئے تو وہ ہلاک ہو چکا تھا۔ اس نے دیوار
سے ٹکریں مار مار کر اپنے آپ کو ہلاک کر دیا تھا۔ اس پر ہم وہاں سے
نکل آئے۔ پھر ہم نے دوبارہ اس کی رہائش گاہ کی تلاشی لینے کی پلاننگ
کی اور اس بار میں مائیکل کے ساتھ گیا۔ ہم نے وہاں مکمل تلاشی لے لی
ہے۔ لیکن فارمولے کا بقیہ حصہ نہیں مل سکا۔ چنانچہ اب میں آپ کو
کال کر رہا ہوں کہ اب مزید ہمارے لئے کیا حکم ہے"...... راسکر نے
کہا۔

"لیکن جس پارٹی کے لئے ہم کام کر رہے ہیں۔ اسے تو مکمل فارمولا
چاہئے۔ ادھورے کا وہ کیا کرے گی"...... چیسٹر نے تیز لہجے میں کہا۔

"میرے ذہن میں اس کے لئے ایک تجویز ہے باس۔ اگر آپ پسند
کریں تو"...... دوسری طرف سے راسکر نے کہا۔

"کیسی تجویز بولو"...... چیسٹر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"باس ایس۔ اے۔ آر ایکریمیا کے جس طیارہ ساز کمپنی میں تیار
ہوتے ہیں۔ وہاں سے اس کے کسی ماہر سائنس دان کو اغوا کر کے
ہیڈ کوارٹر لایا جا سکتا ہے اور اس سے یہ ادھورا فارمولا مکمل کرایا جا
سکتا ہے۔ یا پھر مکمل ٹیکنالوجی ایکریمیا سے چوری کی جا سکتی ہے"۔
راسکر نے کہا۔



"کیا تم نے اسے مذاق سمجھ رکھا ہے۔ اگر یہ ٹیکنالوجی اس طرح
وہاں سے چوری ہو سکتی تو تمہارا کیا خیال تھا کہ ہماری پارٹی احمق تھی
جس نے ہمیں اس قدر بھاری رقم دے کر یہ مشن دیا ہے اور یہ مشن
بھی اس لئے کامیاب ہو سکتا تھا کہ اس پارٹی نے اس بات کا کھوج نکالا
تھا کہ کرنل سعید یہ ٹیکنالوجی تارکی سے لے اڑا ہے اور اس پاکیشیائی
سے تو یہ مل سکتی تھی۔ براہ راست ایکریمیا سے اسے چرانا ناممکن ہے۔
البتہ تمہاری دوسری تجویز قابل عمل ہے کہ وہاں کے کسی ماہر سائنس
دان کو اغوا کر کے اس کے سامنے یہ ادھورا فارمولا رکھا جائے اور اسے
مجبور کیا جائے کہ وہ اسے مکمل کر دے۔ اس طرح یہ واقعی مکمل بھی
ہو سکتا ہے اور ٹیکنالوجی کی جگہ سائنس دان کو آسانی سے اغوا بھی کیا جا
سکتا ہے۔ او۔ کے تم اس ادھورے فارمولے کو لے کر فوراً واپس آجاؤ
میں اس دوران اس سائنس دان کے مشن پر کام کرتا ہوں۔ بہرحال
ٹرانس اسکواڈ نے اپنا مشن تو مکمل کرنا ہی ہے۔ کیونکہ یہ اس کی ساکھ
کا سوال ہے اور تم جانتے ہو کہ چیف باس ان معاملات میں کسی قدر
سخت ہے"...... چیسٹر نے کہا۔

"یس سر۔ یہ سائنسدان والا کام ٹھیک رہے گا جناب۔ اب اس
کے سوا دوسری کوئی صورت بھی نہیں ہے"۔ راسکر نے کہا۔

"او۔ کے تم فوراً آجاؤ۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ ادھورا فارمولا بھی
ہاتھ سے نکل جائے۔ پھر ہم بالکل ہی بے بس ہو جائیں گے"۔ چیسٹر
نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون پیس کا بٹن آف کر کے دوبارہ

اس کے مختلف نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس وارن بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"چیسٹر بول رہا ہوں ہیڈ کوارٹر سے"...... چیسٹر نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"وارن ایکریمیا کی ٹاپ ایئر کرافٹ کمپنی سے ایس۔اے۔آر ٹیکنالوجی کے کسی ماہر سائنس دان کو فوری طور پر اغوا کر کے ہیڈ کوارٹر پہنچانا ہے۔کیا تم یہ کام کر سکتے ہو"...... چیسٹر نے کہا۔

"کس سائنس دان کو باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کسی کو بھی لیکن وہ اس ٹیکنالوجی کے بارے میں سب کچھ جانتا ہو میں تمہیں مشن کا تھوڑا سا پس منظر بتا دیتا ہوں۔ایس۔اے۔آر ایک خاص ٹیکنالوجی ہے جو ایکریمیا کے انتہائی ٹاپ دفاعی طیاروں میں نصب کی جاتی ہے۔ایکریمیا نے یہ ٹیکنالوجی اپنے علاوہ اسرائیل اور ایک مسلم ملک تارکی کو دی ہوئی ہے۔اس کے علاوہ اور کسی کے پاس یہ ٹیکنالوجی نہیں ہے۔ایک پارٹی نے ہم سے رابطہ قائم کیا کہ پاکیشیا کا ایک ایجنٹ تارکی پہنچا ہے اور اس نے تارکی سے ایس۔اے۔آر کی خفیہ ٹیکنالوجی حاصل کر لی ہے۔اس سے یہ ٹیکنالوجی حاصل کرنی ہے۔ہم نے سودا کر لیا ہے اور راسکر گروپ کو پاکیشیا بھجوایا گیا۔انہوں نے مشن مکمل کر لیا لیکن ٹیکنالوجی فارمولا ادھورا ملا ہے اور وہ آدمی بھی ہلاک ہو گیا ہے۔اس لئے اب ہیڈ کوارٹر نے فیصلہ کیا ہے



کہ ایس۔اے۔آر کے کسی ماہر سائنس دان کو اغوا کر کے ہیڈ کوارٹر لایا جائے اور اس سے یہ ادھورا فارمولا مکمل کرایا جائے"...... چیسٹر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے باس آپ نے اچھا کیا کہ مجھے پس منظر بتا دیا۔اب میں صحیح سائنس دان کا انتخاب کر کے اسے اغوا کرا سکتا ہوں"۔وارن نے جواب دیا۔

"جتنی جلد یہ کام ہو سکے کرو۔چیف باس اس مشن کو جلد از جلد مکمل کرانا چاہتا ہے"...... چیسٹر نے کہا۔

"آپ فکر نہ کریں میرے گروپ کے لئے یہ کام مشکل نہیں ہے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"سنو ایکریمین حکومت ایس۔اے۔آر کے ماہر سائنس دان کے اغوا سے یقیناً چونک پڑے گی۔کیونکہ اس ٹیکنالوجی کو ٹاپ سیکرٹ رکھا گیا ہے اور اگر حکومت ایکریمیا کو معلوم ہو گیا کہ اس سائنس دان کو ہم نے اغوا کرایا ہے تو پھر ٹرانس اسکواڈ کا ایک لمحے میں مکمل خاتمہ کر دیا جائے گا۔اس لئے تم نے یہ سارا کام اس انداز میں کرنا ہے کہ کسی طرح بھی ایکریمین تنظیمیں اس بات کا کھوج نہ لگا سکیں کہ اس سائنس دان کو ٹرانس اسکواڈ نے اغوا کیا ہے"۔چیسٹر نے کہا۔

"میں سمجھتا ہوں باس اس کے لئے میں خصوصی انتظامات کر دوں گا جس سائنس دان کو منتخب کیا جائے گا۔اس کی طرف سے باقاعدہ

طویل رخصت کی درخواست منظور کرائی جائے گی ۔ یا جعلی طور پر حکومت ایکریمیا کی طرف سے اسے ڈیپوٹیشن پر بھیجا جائے گا ۔ اس طرح اس کا اغوا سامنے نہ آسکے گا ۔ بعد میں اس کا کسی جگہ بھی روڈ ایکسیڈنٹ ظاہر کیا جا سکتا ہے اس طرح معاملہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گا" ۔ وارن نے کہا ۔

" یہ تم ڈیپوٹیشن اور رخصت کے چکر میں مت پڑو ۔ ایک تو اس سے دیر ہو جائے گی اور دوسرا بعد میں چیکنگ پر جب یہ بات غلط ثابت ہو گی تو حکومت ایکریمیا اس کی تحقیقات شروع کر دے گی ۔ البتہ بعد والا طریقہ درست ہے ۔ اس سائنس دان کو خاموشی سے اغوا کراؤ ۔ اس کی جگہ اپنا کوئی آدمی اس کے میک اپ میں ڈالو اور پھر اس آدمی کو روڈ ایکسیڈنٹ میں ہلاک کرا دو ۔ ایکسیڈنٹ اس انداز میں کرانا کہ اس کا چہرہ پہچانا نہ جا سکے ۔ اس طرح یہ معاملہ فطری انداز میں ختم ہو جائے گا" ...... چیسٹر نے ہدایت دیتے ہوئے کہا ۔

" ٹھیک ہے باس ایسا ہی ہو گا ۔ میں آپ کو ایک دو روز کے اندر ہی رپورٹ دوں گا" ...... وارن نے کہا ۔

" او کے " ...... چیسٹر نے کہا اور فون آف کر کے اس نے اسے میز پر رکھا اور شراب کا جام اٹھا کر دوبارہ اس کی چسکیاں لینی شروع کر دیں ۔



عمران نے کار فارم ہاؤس کے سامنے روکی تو اندر موجود ٹائیگر باہر آگیا ۔ عمران کار سے اترا اور پھر ٹائیگر کے ساتھ تیز تیز قدم اٹھاتا اس فارم ہاؤس کے نیچے بنے ہوئے تہہ خانے میں آگیا ۔ یہاں واقعی دیوار کے ساتھ زنجیروں سے کرنل سعید بندھا ہوا تھا ۔ اس کے پورے جسم پر خنجر کے زخموں کے نشانات تھے ۔ چہرہ تکلیف کی شدت سے مسخ ہو چکا تھا ۔ اس کی ناک کٹی ہوئی تھی ۔ دونوں کان کٹے ہوئے تھے ۔ ایک آنکھ ختم ہو چکی تھی ۔ چہرے پر زخموں کے نشانات تھے ۔ اس پر واقعی انتہائی بے رحمانہ تشدد کیا گیا تھا ۔ عمران کے ہونٹ بھنچے ہوئے تھے ۔ وہ آگے بڑھا اور پھر اس نے جب کرنل سعید کے سر کو ہاتھ سے پکڑ کر دیکھا تو بے اختیار چونک پڑا ۔

" اوہ اوہ کرنل سعید کی موت دیوار سے سر ٹکرانے سے ہوئی ہے اور ایسا یقیناً کرنل سعید نے خود کیا ہے ورنہ مجرم اسے اس انداز میں

ہلاک نہ کر سکتے تھے۔اس کا مطلب ہے کہ کرنل سعید نے خود مو
کو قبول کیا۔یا تو اس لیے کہ اس نے ٹیکنالوجی انہیں بتادی ہے۔
پھر اس لئے کہ اس قدر بے رحمانہ تشدد کے باوجود زبان نہیں کھولی
جب وہ بے بس ہو گیا تو اس نے اپنی جان دے دی"...... عمران
انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" ویسے باس جس انداز میں اس پر تشدد کیا گیا ہے۔اس سے تو
ظاہر ہوتا ہے کہ اس نے زبان نہیں کھولی ورنہ اگر یہ سب کچھ بتا دیتا
پھر اسے دیوار سے ٹکریں مار کر مرنے کی ضرورت نہ تھی۔مجرم خود
اسے گولی مار دیتے"...... ٹائیگر نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر
دیا۔

" اسے دیوار سے کھولو"...... عمران نے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا
ٹائیگر نے آگے بڑھ کر کرنل سعید کی لاش کو زنجیروں سے آزاد ک
شروع کر دیا۔چند لمحوں بعد وہ کرنل سعید کی لاش کو فرش پر لٹا چکا تھا
عمران تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے کرنل سعید کی دائیں ہاتھ کی
مٹھی کو کھولنا شروع کر دیا۔مٹھی بہت سختی سے بند تھی۔لیکن تھو
سی کوشش کے بعد عمران نے اسے کھول لیا۔تو دوسرے لمحے
چونک پڑا۔مٹھی میں ایک سرخ رنگ کا چھوٹا سا دھاگہ موجود تھا
عمران نے دھاگہ جھٹکے سے اٹھایا اور اسے غور سے دیکھنے لگا۔دوسر
لمحے اسے معلوم ہو گیا کہ دھاگہ خون میں لتھڑا ہوا ہے۔اس کی سر
خون کی وجہ سے ہے۔ورنہ دھاگہ بذات خود سرخ نہیں ہے اور اسے



کوٹ کی آستین سے کھینچ کر توڑا گیا ہے۔ابھی تک آستین کا سرا ادھڑا
ہوا تھا۔اسے کرنل سعید نے اپنے ناخن سے ادھیڑا تھا اور پھر اسے
باقاعدہ خون میں رنگ کر اسے مٹھی میں بھینچا اور اس کے بعد خود کشی
کر لی۔اس کا مطلب تھا کہ کرنل سعید اس سرخ دھاگے کی مدد سے
کوئی خاص پیغام دینا چاہتا تھا۔لیکن وہ پیغام کیا ہو سکتا ہے۔ظاہر ہے
کرنل سعید کو یہ تو معلوم نہ تھا کہ اس کی لاش کو عمران چیک کرے
گا۔اس کے خیال کے مطابق تو ایسا ملٹری انٹیلی جنس کر سکتی ہے۔
اس لئے یہ پیغام ملٹری انٹیلی جنس کے لئے تھا۔

" ریڈ تھریڈ"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔اس کا ذہن تیزی
سے ملٹری انٹیلی جنس کے مخصوص کوڈ کو دوہرا رہا تھا اور پھر اچانک وہ
اچھل پڑا۔

" ریڈ تھریڈ"...... عمران نے دوبارہ بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

" کیا مطلب باس"...... ٹائیگر نے کہا۔

" کرنل سعید نے آستین سے دھاگہ توڑ کر اسے خون میں رنگ کر
خاص پیغام دینے کی کوشش کی ہے۔لیکن یہ پیغام کیا ہو سکتا
ہے"...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

" اوہ اسی لئے آپ بار بار ریڈ تھریڈ کہہ رہے ہیں"...... ٹائیگر نے
اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" بہرحال تم جا کر تفریحی پارک سے فون کر کے چیف ایکسٹو کو میرا
پیغام دو کہ وہ سر سلطان کو فوراً اس فارم پر آنے کے لئے کہہ دیں۔میں

اس دوران اس کو ڈپر ذہن دوڑاتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

" باس یہاں موبائیل فون پیس موجود ہے۔ ایک الماری میں"...... ٹائیگر نے کہا۔

" موجود ہے۔ اوہ لے آؤ۔ یقیناً اس ماسٹر نے یہاں کے لئے رکھا ہوگا۔ کیونکہ یہاں بقول اس کے اس کا اسٹور اور اڈہ تھا"۔ عمران نے چونک کر کہا اور ٹائیگر مڑا اور ایک دیوار میں نصب الماری کے پٹ کھول کر اس نے ایک موبائیل فون پیس اٹھایا اور اسے چیک کرنے لگا۔

" یہ واقعی کام کر رہا ہے باس"...... ٹائیگر نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر ٹائیگر سے فون پیس لے کر اس نے اسے آن کیا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" پی۔اے ٹو سیکرٹری خارجہ"...... دوسری طرف سے سرسلطان کے پی۔اے کی آواز سنائی دی۔

" عمران بول رہا ہوں۔ سرسلطان سے بات کراؤ"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" عمران صاحب۔ صاحب ایک انتہائی ضروری میٹنگ میں مصروف ہیں اور انہوں نے خاص طور پر حکم دیا ہے کہ میٹنگ کے دوران انہیں کسی حالت میں بھی ڈسٹرب نہ کیا جائے"...... دوسری طرف سے پی۔اے نے معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ان سے بات کراؤ۔ نانسنس۔ ان کی میٹنگ کی نسبت میری



کال زیادہ اہمیت رکھتی ہے۔ سمجھے"...... عمران کا لہجہ انتہائی سرد ہو گیا تھا۔

" یس سر"...... دوسری طرف سے سہمے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

" ہیلو سلطان بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد سرسلطان کی آواز سنائی دی۔

" اپنے پی۔اے کو آئندہ کے لئے ہدایت کر دیں کہ میری کال پر وہ آپ سے فوری بات کرایا کرے"...... عمران کا لہجہ اسی طرح سرد تھا۔

" ٹھیک ہے۔ میں اسے خاص طور پر ہدایت کر دیتا ہوں"...... سرسلطان نے جواب دیا۔

" کرنل سعید کی لاش میں نے دریافت کر لی ہے۔ مجرموں نے اس پر بہیمانہ تشدد کیا ہے۔ لیکن کرنل سعید نے انتہائی بے رحمانہ اور غیر انسانی تشدد کے باوجود زبان نہیں کھولی اور دیوار سے ٹکریں مار کر اپنی جان دے دی ہے۔ آپ فوراً نیشنل تفریحی پارک میں پہنچ جائیں۔ ٹائیگر وہاں موجود ہوگا۔ وہ آپ کو یہاں اس جگہ لے آئے گا جہاں کرنل سعید کی لاش موجود ہے۔ تاکہ آپ اسے سرکاری طور پر تحویل میں لے کر باقی کارروائی کرا سکیں اور میں اطمینان سے مجرموں کا کھوج لگا سکوں"...... عمران نے کہا۔

" تمہارا مطلب ہے کرنل سعید نے جان دے دی ہے لیکن ایس۔ اے۔آر کی ٹیکنالوجی مجرموں کے حوالے نہیں کی۔ پھر وہ ٹیکنالوجی کہاں ہوگی"...... سرسلطان نے کہا۔

" ابھی کچھ کہا نہیں جا سکتا۔ کرنل سعید نے مرتے مرتے ایک
کاشن دیا ہے۔ جو فی الحال تو میری سمجھ میں نہیں آرہا۔ میں اسے چیف
ایکسٹو کے نوٹس میں لے آؤں گا۔ وہ شاید اس کا مطلب سمجھ سکیں۔
بہر حال آپ فکر نہ کریں۔ اگر ٹیکنالوجی مجرم لے بھی گئے ہیں تو میں
اسے ان سے وصول کر لوں گا"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

" ٹھیک ہے۔ میں آرہا ہوں۔ کرنل شاہ کو اطلاع کر دوں"۔ سر
سلطان نے کہا۔

" آپ سیکرٹ سروس کی طرف سے پہلے اسے اپنی تحویل میں لے
لیں اس کے بعد انہیں دے دیں۔ تاکہ سرکاری طور پر یہ کام ہو
سکے"...... عمران نے کہا۔

" او۔کے میں سمجھ گیا ہوں"...... دوسری طرف سے سر سلطان نے
کہا اور عمران نے فون آف کر دیا۔

" اسے واپس رکھو۔ میں جا رہا ہوں۔ تم وہاں تفریحی پارک میں پہنچ
جاؤ۔ سر سلطان جب آئیں تو انہیں یہاں لے آنا۔ اس کے بعد تم
واپس چلے جانا"...... عمران نے کہا اور فون پیس ٹائیگر کے ہاتھ میں
پکڑا کر وہ تہہ خانے سے اوپر جانے والی سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا۔
اس کے ذہن میں وہی سرخ دھاگہ گھوم رہا تھا۔ کار چلاتے ہوئے بھی وہ
مسلسل ریڈ تھریڈ کے بارے میں ہی سوچتا رہا۔ لیکن باوجود مسلسل
سر کھپانے کے کوئی بات سمجھ نہ آ رہی تھی۔

" عمران صاحب خیریت آپ تو بے حد پریشان اور الجھے ہوئے نظر



آ رہے ہیں"...... دانش منزل پہنچ کر عمران جیسے ہی آپریشن روم میں داخل ہوا
تو سلام کے بعد بلیک زیرو نے پہلی بات ہی یہی کی۔

"آج ایک محاورے کی یقیناً سمجھ آئی ہے کہ الجھا ہوا دھاگہ کسے کہا
جاتا ہے"...... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"الجھا ہوا دھاگہ"...... بلیک زیرو نے حیران ہو کر کہا۔

"ہاں ریڈ تھریڈ۔ جس کا سرا نہیں مل رہا"...... عمران نے کہا اور
اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر
دیئے۔

"جولیا سپیکنگ"...... دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

" تمام ممبرز کو کہہ دو کہ اب اس کرنل سعید کی تلاش بند کر دیں۔
پولیس نے اس کی لاش نیشنل تفریحی پارک سے ملحقہ زرعی فارم سے
دستیاب کر لی ہے۔ وہ اب واپس اپنے اپنے فلیٹس جا سکتے ہیں"۔
عمران نے ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" کیا مجرم بھی پکڑے گئے ہیں"...... بلیک زیرو نے چونک کر
پوچھا کیونکہ لاش کی دریافت کا پتہ بھی اسے اب عمران کے جولیا کو
کہنے پر چلا تھا۔

"اسی الجھے ہوئے دھاگے کا سرا تو مل نہیں رہا"...... عمران نے
جواب دیا اور پھر اس نے مختصر طور پر ماسٹر کے اغوا سے لے کر کرنل
سعید کی لاش کی دستیابی تک تفصیل بتا دی۔

"پھر بھی ایئرپورٹ پر تو ڈیوٹی ممبرز کی لگانی چاہئے۔ہو سکتا ہے۔ و
کسی کو چیک کر لیں"....... بلیک زیرو نے کہا۔

"چیکنگ کا کوئی پیمانہ ہی نہیں ہے۔ کیسے چیک کریں گے اور ک
چیک کریں گے۔ دارالحکومت میں لاکھوں نہیں تو سینکڑوں غیر ملک
روزانہ آتے اور جاتے رہتے ہیں۔ہمارے پاس نہ ان کے حلیے ہیں اور
ان کی تعداد کے بارے میں کچھ علم ہے اور نہ ہی اس بارے میں
معلومات ہیں کہ کیا وہ کرنل سعید سے کچھ حاصل کر سکے ہیں یا نہ
اور اگر حاصل کر سکے ہیں تو کیا وہ کاغذات کی شکل میں ہے۔ کسی فلم
مشتمل ہے۔ کوئی ڈائری ہے یا کوئی فائل۔ اس لئے ایکسٹو کی طرف
سے ہم ان کو بغیر کوئی کلیو دیئے صرف نگرانی کا حکم دینے سے ایک
ایکسٹو کا وقار کم ہوتا ہے اور دوسرا اس کا کوئی فائدہ بھی نہیں ہے"
عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"آپ کی بات درست ہے عمران صاحب۔ لیکن اب آگے بڑھنے
لئے کیا کیا جائے۔ کرنل سعید کے اس سرخ دھاگے کا تو واقعی کوئی
سمجھ میں نہیں آرہا۔ البتہ یہ بات طے ہے کہ اس نے کسی کلیو کی طرف
اشارہ ضرور کیا ہے"....... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں کرنل سعید ذہین آدمی ہے۔ جو شخص تار کی جا کر اس
پیچیدہ اور نازک سسٹم کی ٹیکنالوجی اس طرح حاصل کر سکتا ہے
وہاں موجود ایکریمین ایجنٹ بھی اسے نہ پکڑ سکیں۔ وہ شخص واقعی
حد ذہین ہو گا۔ لیکن یہ ریڈ تھریڈ کی واقعی مجھے باوجود کوشش کے



سمجھ نہیں آرہی۔ حالانکہ کرنل سعید نے یہ سب کچھ اس لئے کیا ہو گا کہ
اس کی لاش دریافت کرنے والوں کو اسے آسانی سے سمجھ آجائے
گی"....... عمران نے کہا۔

"ریڈ تھریڈ کی بجائے اسے بلڈ تھریڈ بھی تو کہا جا سکتا ہے"۔ بلیک
زیرو نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"بلڈ تھریڈ۔ ہاں واقعی اسے بلڈ تھریڈ بھی کہا جا سکتا ہے۔ لیکن بلڈ
تھریڈ سے اس نے کیا کاشن دینے کی کوشش کی ہے"....... عمران نے
ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"اور دھاگہ بھی ضروری نہیں کہ اسے دھاگہ ہی سمجھا جائے۔ اس
لئے اسے ریڈ لائن یا بلڈ لائن بھی تو کہا جا سکتا ہے"....... چند لمحے
خاموش رہنے کے بعد بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار کرسی سے
اچھل پڑا۔

"اوہ اوہ..... بلڈ لائن۔ اوہ۔ ویری گڈ..... اب بات سمجھ میں
آگئی۔ اوہ۔ اوہ۔ تو یہ بات ہے"....... عمران نے کرسی سے اٹھتے
ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیا سمجھ میں آیا ہے"....... بلیک زیرو نے حیران ہو کر کہا۔

"تم نے واقعی انتہائی ذہانت کا مظاہرہ کیا ہے بلیک زیرو ورنہ میں
تو اس دھاگے کے چکر میں ہی الجھا رہ جاتا۔ بلڈ لائن ملٹری انٹیلی جنس
میں استعمال ہونے والے خصوصی کوڈ میں ایسے ڈائنامیٹ کے پیکٹ
کو کہتے ہیں جس کے ساتھ فیتہ لگا ہوا ہوتا ہے اور اسے باقاعدہ آگ لگائی

پڑتی ہے۔تب وہ ڈاستامیٹ استعمال میں آسکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"تو اس کا کیا مطلب ہوا۔میری سمجھ میں تو اب بھی کوئی بات نہیں آئی"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ڈاستامیٹ چونکہ نقصان پہنچانے کے بھی کام آتی ہے۔اس لئے اس مخصوص کوڈ میں بلڈ لائن ایسی منشیات کو بھی کہتے ہیں جسے باقاعدہ آگ لگا کر استعمال میں لایا جا سکے اور ایسی منشیات سگریٹ میں استعمال کی جاتی ہیں۔اس لئے بلڈ لائن کا مطلب سگریٹ کا پیکٹ یا سگریٹ کیس بھی ہو سکتا ہے اور کرنل سعید کے کمرے کی تلاشی کے دوران میں نے اس کی الماری میں سگریٹ کے پیکٹ اور ایک سگریٹ کیس بھی دیکھا تھا۔سگریٹ کیس میں سگریٹ بھرے ہوئے تھے اور کچھ نہ تھا۔لیکن اب اس کاشن کے بعد مجھے انہیں انتہائی باریک بینی سے دوبارہ چیک کرنا پڑے گا"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

"کمال ہے۔اس قدر باریک اور پیچیدہ کاشن۔میں نے تو ایسے ہی مختلف الفاظ بنائے تھے۔مجھے اس کی اس گہرائی کا تو علم ہی نہ تھا"۔ بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ کاشن ملٹری کوڈ میں دیا گیا ہے اور ملٹری کا کوئی بھی ذہین ایجنٹ اس کاشن کو فوری سمجھ سکتا تھا"...... عمران نے کہا اور میز پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔



"صفدر بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے صفدر کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... صفدر کا لہجہ یکلخت مؤدبانہ ہو گیا۔

"کرنل سعید کی رہائش گاہ پر جاؤ۔اس کے خاص کمرے کی بڑی الماری کے اندر فارن سگریٹوں کے پیکٹ اور ایک سگریٹ کیس موجود ہے یہ تمام پیکٹ اور سگریٹ کیس تم نے دانش منزل پہنچانے ہیں۔اس کے علاوہ بھی تم نے رہائش گاہ کی تلاشی اس انداز میں لینی ہے کہ وہاں سگریٹ کا کوئی پیکٹ رہ نہ جائے اور ہاں ایسا اسلحہ جو آگ لگانے سے استعمال میں آتا ہو جیسے ڈاستامیٹ وغیرہ۔اگر اس کا کوئی پیکٹ وغیرہ دستیاب ہو تو وہ بھی تم نے حاصل کر کے پہنچانا ہے"۔ عمران نے ایکسٹو کے لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"ڈاستامیٹ کا پیکٹ۔اس میں کیا ہو سکتا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"سگریٹ والا آئیڈیا تو گہرا آئیڈیا ہے۔ہو سکتا ہے کہ کرنل سعید نے واقعی کسی اسلحے کے پیکٹ کا ہی کاشن دیا ہو اور اسی لئے تو میں نے یہ سب چیزیں یہاں منگوائی ہیں تاکہ لیبارٹری میں ان کا اچھی طرح تجزیہ ہو سکے"...... عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سرہلا

دیا۔ پھر تقریباً پون گھنٹے بعد صفدر نے حکم کی تعمیل کر دی۔ سگریٹ کے چھ پیکٹ اور ایک سگریٹ کیس دانش منزل پہنچا تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ ڈائنامیٹ کا پیکٹ وہاں موجود نہ تھا۔

"میں انہیں چیک کر لوں"...... عمران نے یہ سارا سامان اٹھاتے ہوئے کہا اور تیزی سے لیبارٹری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے سب سے پہلے سگریٹ کے پیکٹس خالی کر کے پیکٹس کو کھولا اور انہیں چیک کرنے لگا۔ خاص طور پر وہ چیکنگ کے دوران ایسے آلات سے کام لے رہا تھا جن سے بظاہر آنکھ سے نظر نہ آنے والی تحریروں کو چیک کیا جا سکتا ہے لیکن تمام پیکٹس بے کار ثابت ہوئے۔ سگریٹوں کا تمباکو بھی اس نے نکال کر دیکھا۔ خالی سگریٹوں اور ان کے فلٹرز کو تفصیل سے چیک کیا۔ لیکن وہ سب سادہ اور عام سے سگریٹ تھے۔ سب سے آخر میں اس نے سگریٹ کیس اٹھایا۔ اس میں سے سگریٹ نکال کر علیحدہ رکھے اور سگریٹ کیس کی چیکنگ میں مصروف ہو گیا۔ اس کا خیال تھا کہ شاید اس میں کوئی خفیہ خانہ موجود ہو لیکن اس کی یہ کوشش بھی بے سود رہی۔

"حیرت ہے۔ کرنل سعید نے تو بجائے صاف کاشن دینے کے الٹا گورکھ دھندے میں الجھا دیا ہے"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر سگریٹ کیس ایک طرف رکھ کر اس نے سگریٹ کیس سے نکلے ہوئے سگریٹوں میں سے ایک سگریٹ اٹھایا۔ اسے خالی کیا اور اس میں سے نکلنے والے تمباکو کو چیک کرنا شروع کر دیا۔ لیکن تمباکو میں



بھی کوئی خاص بات نہ تھی۔ لیکن جب اس نے خالی سگریٹ کو چیک کرنا شروع کیا تو وہ بے اختیار اچھل پڑا۔ ان سگریٹوں کی اندرونی طرف تحریر موجود تھی۔ اس نے بڑی احتیاط سے سگریٹ کے کاغذ کو کھول کر جب پلٹا تو اس کے چہرے پر بے اختیار مسکراہٹ سی دوڑ گئی کاغذ پر کوڈ میں انتہائی باریک تحریر موجود تھی۔ کرنل سعید نے واقعی حد درجے ذہانت سے کام لیا تھا۔ اس نے سگریٹ والے کاغذ لے کر ان پر کوڈ میں تحریر کیا اور پھر انہیں پلٹ کر اس نے ان کے باقاعدہ سگریٹ بنائے اور ان میں تمباکو بھرا اور سگریٹ کیس میں رکھ دیا۔ اس طرح وہ کسی صورت بھی چیک نہ ہو سکتے تھے اور اب یہ بات واضح ہو گئی تھی کہ کرنل سعید نے مرتے مرتے بھی اس دھاگے کو اپنے خون میں ڈبو کی یہی کاشن دیا تھا کہ فارمولا سگریٹ کیس میں موجود ہے اور شاید یہی بات وہ مجرم کرنل سعید سے معلوم کرنا چاہتے تھے جسے باوجود انتہائی تشدد کے کرنل سعید نے افشا نہ کیا اور ملک کی خاطر اس نے جان دے دی۔

"تم پاکیشیا کے وہ عظیم سپوت ہو کرنل سعید۔ جس پر پاکیشیا ہمیشہ فخر کرتا رہے گا"...... عمران نے بے اختیار ہو کر کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تمام سگریٹوں کے کاغذوں کو کھول کر انہیں سیدھا کیا اور پھر ان کی لکھی ہوئی تحریر پڑھنے میں مصروف ہو گیا۔ وہ تقریباً ڈیڑھ دو گھنٹوں تک مسلسل کام کرتا رہا۔ اس طرح اس نے جو کچھ سگریٹ کے کاغذوں سے ڈی کوڈ کیا وہ چھ صفحات پر لکھا گیا تھا اسے

سب سے زیادہ تکلیف ان سگریٹ پیپرز پر موجود کوڈ تحریر کو ایک دوسرے سے ملانے میں ہوئی تھی۔ لیکن آخر کار وہ اس میں کامیاب ہو گیا۔ اس نے وہ کاغذ اٹھائے اور انہیں ایک بار پھر پڑھنا شروع کر دیا۔ پڑھنے کے بعد اس نے کاغذ بند کر کے جیب میں ڈالے ...... سگریٹ پیپرز کو اور دوسرے سامان کو اکٹھا کر کے وہ کرسی سے اٹھا اور واپس آپریشن روم میں پہنچ گیا۔

"آپ بہت تھکے ہوئے نظر آ رہے ہیں میں چائے بنا لاتا ہوں"۔ بلیک زیرو نے اسے دیکھتے ہی کہا اور کرسی سے اٹھ کر سائیڈ کچن کی طرف بڑھ گیا۔

"شکریہ میں واقعی ذہنی طور پر بے حد تھک گیا ہوں"...... عمران نے اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"اس کام کا کوئی نتیجہ بھی نکلا ہے"...... بلیک زیرو نے فلاسک میں موجود چائے پیالی میں انڈیل کر پیالی اٹھائے واپس مڑتے ہوئے کہا اور پیالی عمران کے سامنے رکھ دی۔

"ہاں"...... عمران نے کہا اور پھر چائے پینے کے ساتھ ساتھ اس نے سگریٹ پیپرز پر موجود تحریر اور اسے ڈی کوڈ کرنے کے بارے میں تمام تفصیلات بتا دیں۔

"اوہ کرنل سعید واقعی بے حد ذہین آدمی تھا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں کرنل سعید اگر زندہ رہتا تو وہ اس قابل تھا کہ پاکیشیا



سیکرٹ سروس میں شامل ہو سکتا تھا۔ اس نے واقعی کمال ذہانت کا مظاہرہ کیا ہے اور ایسا ذہین آدمی ہی اس مشن پر کام کر سکتا تھا"۔ عمران نے جواب دیا۔

"اس کا مطلب یہی ہوا کہ ایس۔ اے۔ آر کی ٹیکنالوجی مجرم کرنل سعید سے حاصل کرنے میں کامیاب نہیں رہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"جو کچھ میرے پاس ہے وہ ادھورا ہے اور اب مجھے یاد آ رہا ہے کہ میں نے کرنل سعید کی رائٹنگ ٹیبل کی دراز میں چند مسلے ہوئے سگریٹ دیکھے تھے۔ اس وقت تو مجھے اس کا پتہ نہیں چل سکا تھا لیکن اب ساری بات واضح ہو گئی ہے۔ کرنل سعید یہ سارا راز اسی طرح سگریٹ پیپرز میں چھپا کر لایا تھا اور جس وقت اسے اغوا کیا گیا ہے وہ رائٹنگ ٹیبل پر بیٹھا اس راز کو ڈی کوڈ کرنے میں مصروف تھا۔ اس سگریٹ کیس میں سے آدھے سگریٹ موجود نہیں تھے۔ اس سے ظاہر ہوا کہ آدھا فارمولا کرنل سعید ڈی کوڈ کر چکا تھا کہ اسے اغوا کیا گیا۔ ظاہر ہے وہ کاغذ مجرم ساتھ لے گئے۔ اس کے بعد انہوں نے اس پر تشدد ہی اس لئے کیا ہو گا کہ وہ باقی فارمولا حاصل کرنا چاہتے ہوں گے لامحالہ ان کے ساتھ کوئی ایسا آدمی ہو گا جو سائنسی فارمولوں کے بارے میں جانتا ہو گا۔ کیونکہ یہ تنظیم سائنسی راز چرانے کا ہی دھندہ کرتی ہے اس لئے ان کے آدمی اس میدان میں ماہر ہوں گے"۔ عمران نے کہا۔

"آپ کا مطلب ہے کہ آدھا فارمولا ان کے پاس ہے اور بقیہ آدھا جو وہ کرنل سعید سے حاصل کرنا چاہتے تھے وہ حاصل نہیں کر سکے اور وہ آدھا فارمولا اب آپ کے پاس ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں یہی بات ہے"...... عمران نے سرہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"تو اب کیا ہوگا۔ کیا مجرم اس آدھے فارمولے سے فارمولا مکمل کر سکیں گے یا آپ اس آدھے فارمولے سے اسے مکمل کرا سکیں گے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہمارے لئے تو یہ ٹیکنالوجی بالکل نئی ہے۔ اس لئے ہمیں تو ہر صورت میں مکمل فارمولا چاہئے۔ ورنہ یہ سب کچھ بے کار ہے۔ جبکہ وہ اسے مکمل کرا سکتے ہیں۔ کیونکہ کراس ورلڈ آرگنائزیشن والوں نے بتایا ہے کہ ٹرانس اسکواڈ نہ صرف سائنسی راز چراتا ہے بلکہ سائنس دانوں کو بھی اغوا کراتا ہے۔ اس لئے ہو سکتا ہے کہ وہ اس ٹیکنالوجی سے متعلقہ کسی سائنس دان کو اغوا کرا کر اس سے یہ فارمولا مکمل کرا لیں بہر حال اب ہم نے ان سے یہ ادھورا فارمولا واپس حاصل کرنا ہے۔ کیونکہ یہ کرنل سعید کی محنت ہے اور اس کے لئے اس نے اپنی جان بھی دی ہے"...... عمران نے کہا۔

"تو اب آپ اس ٹرانس اسکواڈ کے پیچھے جائیں گے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ تم ایسا کرو کہ صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر تینوں کو تیار رہنے کا حکم دے دو۔ ہمیں اس بار انتہائی تیز رفتار کارروائی کرنی ہوگی



میں اس دوران سرداور سے مل کر اس فارمولے کے بارے میں تفصیلی ڈسکس کر لوں"...... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سرہلا دیا۔

چیسٹر نے بند دروازے پر دستک دی۔

"یس کم ان"...... اندر سے ایک بھاری آواز سنائی دی اور چیسٹر دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا۔ جس میں ایک کرسی پر ایک ادھیڑ عمر آدمی تقریباً نیم دراز تھا۔ اس کے سر کے بالوں میں کہیں کہیں سفیدی جھلک رہی تھی۔ چہرہ چوڑا اور باوقار تھا جسم پر انتہائی قیمتی کپڑے کا تھری پیس سوٹ تھا اور ہاتھ میں سگریٹ۔

"بیٹھو چیسٹر"...... اس ادھیڑ عمر نے کرسی پر سیدھے ہو کر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"یس چیف"...... چیسٹر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔

"ایس۔ اے۔ آر مشن کا کیا ہوا"...... چیف نے غور سے چیسٹر کو دیکھتے ہوئے کہا۔



"وہ تقریباً مکمل ہونے والا ہے چیف"...... چیسٹر نے جواب دیا۔

"تفصیل بتاؤ"...... چیف نے کہا اور چیسٹر نے راسکر کی پاکیشیا ...س کی تفصیلات اور وارن کو دی جانے والی ہدایات کی تفصیلات شروع کر دی۔

"پھر چیف راسکر وہ ادھورا فارمولا لے کر ہیڈ کوارٹر پہنچ گیا۔ ادھر ... نے بھی ایک ہم سائنس دان ڈاکٹر چارلس کو اس طرح اغوا ...یا کہ سرکاری طور پر اس کی روڈ ایکسیڈنٹ میں موت کی تصدیق کر ... گئی۔ ڈاکٹر چارلس کو بھی ہیڈ کوارٹر پہنچا دیا گیا اور اب ڈاکٹر ...س اس ادھورے فارمولے کو مکمل کرنے میں مصروف ہے۔ میرا ...یال ہے۔ ایک ہفتے کے اندر اندر یہ فارمولا مکمل ہو جائے گا اور پھر ...پ اسے متعلقہ پارٹی کے حوالے کر دیں۔ اس طرح یہ مشن حتمی طور پر ...مل ہو جائے گا"...... چیسٹر نے کہا۔

"اس کے علاوہ بھی تمہیں کچھ معلوم ہے"...... چیف نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اس کے علاوہ۔ کیا مطلب چیف میں کچھ سمجھا نہیں"...... چیسٹر نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس فارمولے کے پیچھے پاکیشیا سیکرٹ سروس کام کر رہی ہے اور ...س کے سب سے خطرناک ایجنٹ علی عمران کو ناراک میں گولڈن ...ب کے ڈیوڈ سے ملتے ہوئے دیکھا گیا اور بعد میں ڈیوڈ کی لاش ملی۔ جس پر تشدد کیا گیا تھا اور تم جانتے ہو کہ ڈیوڈ نے ہی پاکیشیا میں کام

کرنے کے لئے راسکر کو ٹپ دی تھی ۔ اس کے علاوہ کراس
آرگنائزیشن سے ہمارے ایک مخبر نے اطلاع دی ہے کہ پاکیشی
پرنس آف ڈھمپ نے ٹرانس اسکواڈ کے بارے میں معلومات
کی ہیں اور پرنس آف ڈھمپ اسی علی عمران کا ہی کوڈ نام ہے ۔ ہما
اس مخبر کو بھی اس کا علم نہ تھا کہ ٹرانس اسکواڈ کے بارے میں
ورلڈ آرگنائزیشن کے سیکرٹری کے پاس کوئی معلومات موجود ہے
بہرحال جب اسے اطلاع ملی اور اس نے مجھے کال کیا تو میں نے
سیکرٹری سے وہ ساری معلومات حاصل کرنے کے لئے کہا جو علی عم
تک پہنچائی گئی تھیں تب معلوم ہوا کہ علی عمران تک ہمارے
مکمل معلومات پہنچ چکی ہیں ۔ ان میں ڈیوڈ کا بھی ذکر موجود ہے
ہمارے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں بھی اور میرا نام وغیرہ بھی اور عم
ڈیوڈ تک پہنچ بھی چکا ہے"...... چیف نے خشک لہجے میں کہا۔

" پھر باس "...... چیسٹر نے کہا۔

" پھر یہ کہ عمران اپنے ساتھیوں سمیت اب اس ادھو
فارمولے کو حاصل کرنے کے لئے یہاں ہیڈ کوارٹر آئے گا" ۔ چیف
کہا۔

" تو کوئی بات نہیں چیف ہم اسے ہلاک کر دیں گے "...... چیسٹر
نے کہا اور چیف بے اختیار ہنس پڑا۔

" تم نے تو اس طرح کہہ دیا ہے جیسے وہ کوئی عام سا ایجنٹ یا مج
ہے ۔ یہ وہ آدمی ہے جس نے اسرائیلی حکومت کو ناکوں چنے چبوا



سرائیل کی تمام خفیہ تنظیمیں اس کے مقابلے میں آکر ناکام ہو
۔ یہ دنیا کا سب سے خطرناک ایجنٹ سمجھا جاتا ہے اور اس کا
ے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں جان لینے کا مطلب ہے کہ اب
اسکواڈ کی بقا کو بھی خطرہ درپیش ہے ۔ میں نے تمہیں اس لئے
ہے کہ تمہیں اس بارے میں تفصیلات بتا کر پوری طرح ہوشیار
ں "...... چیف نے کہا۔

" ٹھیک ہے باس آپ نے اچھا کیا کہ مجھے بتا دیا ۔ ویسے وہ یہاں
وارٹر میں کسی صورت بھی نہیں پہنچ سکتا ۔ اس بات سے آپ بے
ہیں اور اب تو میں پورے ہیڈ کوارٹر کو الرٹ کر دوں گا" ۔ چیسٹر
جا۔

" وہ تو تم کرو گے ہی سہی ۔ لیکن اس کے لئے مجھے خصوصی
ات کرنے ہوں گے ۔ میں نے اسرائیل سے جی پی فائیو کے چیف
ڈیوڈ کے ساتھ عمران کے خلاف کام کرنے والے اس کے
سٹنٹ کرنل جیکارڈ کو بلوایا ہے ۔ وہ اس زمانے میں کیپٹن تھا اور
پی فائیو کے ایکشن گروپ کا انچارج تھا ۔ آج کل وہ کرنل ہے اور جی
ئیو کا ہیڈ کوارٹر انچارج ہے ۔ وہ اس عمران اور اس کے ساتھیوں
کارکرگی اور ان کے طریقہ کار سے بھی واقف ہے اور ان کے حلیے اور
مت کے بارے میں بھی بہت کچھ جانتا ہے ۔ وہ اپنے خاص دس
یوں کے گروپ کے ساتھ آج ہی کسی وقت ہیڈ کوارٹر پہنچ جائے گا
پھر ہیڈ کوارٹر کا انچارج وہی ہوگا ۔ تم نے اس کی ماتحتی میں کام کرنا

ہے ۔ مجھے ہر صورت میں عمران اور اس کے ساتھیوں کی لا
چاہئیں اور تمہیں شاید معلوم نہیں ہے کہ جو رقم ہم نے پارٹی
ایس ۔اے ۔آر مشن کے لئے حاصل کی ہے اس سے چوگنی رقم ا
کے طور پر ہمیں اسرائیل سے مل سکتی ہے ۔اگر ہم عمران اور اس
ساتھیوں کی لاشیں انہیں پیش کر دیں تو "۔۔۔۔۔۔۔چیف نے کہا۔

" ٹھیک ہے چیف ایسا ہی ہوگا"۔۔۔۔۔۔۔ چیسٹر نے جواب د
ہوئے کہا۔

" یہ لوگ انتہائی خطرناک اور بے پناہ ذہین ہیں ۔آج تک ان
کامیابی کی وجہ ان کی ذہانت اور موقع سے فائدہ اٹھانے کی صلاحیت
رہی ہے ۔اس لئے ہمیں ان کا شکار انتہائی ذہانت اور مستعدی
کرنا ہوگا ۔پورے جزیرے پر حفاظتی انتظامات انتہائی سخت کر د
کرنل جیکارڈ کی آمد کے ساتھ ہی ان کا شکار کھیلنے کے لئے پوری منص
بندی سے کام لو ۔ اس سلسلے میں معمولی سی کوتاہی بھی ناقا
برداشت ہوگی"۔۔۔۔۔۔۔چیف نے کہا۔

" یس باس آپ بے فکر رہیں"۔۔۔۔۔۔۔چیسٹر نے جواب دیا۔

" وہ سائنس دان ایس ۔اے ۔آر کی تکمیل کہاں کر رہا ہے
چیف نے پوچھا۔

" سیکشن ٹو میں چیف"۔۔۔۔۔۔۔ چیسٹر نے جواب دیا۔

" ایک تو اسے مجبور کرو کہ وہ جلد از جلد اسے مکمل کرے تاکہ
اصل پارٹی کے حوالے اسے کر کے سرخرو ہو جائیں اور دوسرا



سیکشن ٹو کی نگرانی اس طرح کرو کہ وہاں چیکنگ کے بغیر ایک آدمی
بھی داخل نہ ہو سکے اور کسی بھی مشکوک آدمی کو دیکھتے ہی گولی سے
اڑا دینا"۔۔۔۔۔۔۔چیف نے کہا۔

" یس چیف"۔۔۔۔۔۔۔ چیسٹر نے کہا۔

" اوکے اب تم جا سکتے ہو اور سنو میں ناکامی کی رپورٹ نہیں
سنوں گا"۔۔۔۔۔۔۔چیف نے کہا تو چیسٹر اٹھ کھڑا ہوا۔اس نے سلام کیا
اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔اس کے کمرے کے باہر جانے کے بعد چیف
کرسی سے اٹھا اور اس نے ایک الماری کھول کر اس کے نچلے خانے میں
موجود ایک چھوٹا سا باکس اٹھایا اور اسے لا کر دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔
یہ فکسڈ فریکوئنسی لیکن لانگ رینج کا جدید ٹرانسمیٹر تھا ۔ اس جدید
ٹرانسمیٹر کا چونکہ گفتگو کے لئے بار بار بٹن نہ دبانا پڑتا تھا۔اس لئے اس
میں ہر بات کی تکمیل کے بعد اوور کہنے کی ضرورت نہ پڑتی تھی ۔چیف
نے بٹن دبایا تو باکس میں سے ہلکی سی سیٹی کی آواز نکلنے لگی۔

" ہیلو ڈین کالنگ"۔۔۔۔۔۔۔چیف نے بار بار کال دینی شروع کر دی۔

" یس فرانکو سپیکنگ"۔۔۔۔۔۔۔چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک
آواز سنائی دی۔

" فرانکو اس علی عمران اور اس کے گروپ کے بارے میں کیا
رپورٹ ہے"۔۔۔۔۔۔۔ ڈین نے پوچھا۔

" ان کی تلاش جاری ہے ۔جلد ہی مل جائیں گے ۔میں اپنی پوری
قوت استعمال کر رہا ہوں"۔۔۔۔۔۔۔فرانکو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں نے گو یہاں ہیڈ کوارٹر میں تمام انتظامات کر لئے ہیں بلکہ تمہارے کہنے پر میں نے کرنل جیکارڈ سے بھی رابطہ قائم کیا ہے اور اسے اور اس کے گروپ کو انتہائی بھاری معاوضے پر ہائر بھی کر لیا ہے ۔ وہ آج ہی کسی بھی وقت یہاں پہنچنے والے ہیں لیکن میں چاہتا ہوں کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو جزیرے پر پہنچنے سے پہلے ہی ختم کر دوں میں اپنے ہیڈ کوارٹر کو کسی رسک میں نہیں ڈالنا چاہتا اور سنو اگر تم چاہو تو اپنی مدد کے لئے کسی بھی گروپ کو کسی بھی قیمت پر ہائر کر سکتے ہو ۔ مجھے بہرحال ان کا خاتمہ چاہئے" ...... ڈین نے تیز لہجے میں کہا۔

"تم فکر نہ کرو ڈین ۔ میرا وعدہ کہ عمران اور اس کے ساتھی زندہ ہیڈ کوارٹر نہ پہنچ سکیں گے ۔ صرف ان کا پتہ چلنے کی دیر ہے ۔ اس کے بعد میرے آدمی ان پر قیامت بن کر ٹوٹ پڑیں گے اور چونکہ انہیں یہاں کسی مقابلے کی توقع ہی نہیں ہے ۔ اس لئے وہ یقیناً مار کھا جائیں گے" ۔ فرانکو نے کہا اور ڈین کا ستا ہوا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

"گڈ میں تمہاری طرف سے وکٹری کی خبر ملنے کا بے چینی سے انتظار کروں گا ۔ گڈ بائی" ...... ڈین نے اس بار قدرے مسکراتے ہوئے لہجے میں کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"اب میں دیکھوں گا کہ یہ عمران اور اس کے ساتھی کتنے سانس اور لے سکتے ہیں" ...... ڈین نے مطمئن انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور ٹرانسمیٹر اٹھا کر واپس الماری کی طرف بڑھ گیا۔



کمرے کے درمیان موجود میز پر نقشہ رکھے عمران اس پر جھکا ہوا تھا جب کہ اس کے ساتھ تنویر، صفدر اور خاور بھی موجود تھے ۔ وہ سب ایکریمی میک اپ میں تھے ۔ عمران کے ہاتھ میں قلم تھا اور وہ نقشے پر نشانات لگا رہا تھا ۔ انہیں ناراک پہنچے ہوئے تقریباً بارہ گھنٹے گزر چکے تھے ۔ یہاں پہنچتے ہی انہوں نے سب سے پہلے گولڈن بار کے ڈیوڈ کو گھیرا اور پھر تشدد کے بعد ڈیوڈ نے زبان کھول دی اس سے جو معلومات ملیں ۔ ان کے مطابق پاکیشیا میں کرنل سعید مشن پر ٹرانس اسکواڈ کے دو اہم ترین ایجنٹوں راسکر اور مائیکل نے کارروائی کی تھی ۔ یہ دونوں سائنس میں اعلیٰ تعلیم یافتہ بھی تھے اور دونوں پاکیشیا سے پہلے ناراک پہنچے تھے اور پھر وہاں سے وہ ہیڈ کوارٹر چلے گئے تھے ۔ راسکر نے ڈیوڈ سے جو بات چیت کی تھی اس کے مطابق ان کا مشن مکمل نہ ہوا تھا بلکہ انہیں ادھورا فارمولا ملا تھا اور راسکر نے ہی ڈیوڈ کو بتایا تھا کہ ہیڈ کوارٹر انچارج چیسٹر نے اس فارمولے کو مکمل کرنے کے لئے

ولنگٹن سے اس مضمون سے متعلقہ سائنس دان کو اغوا کرایا ہے اور وہ سائنس دان اس وقت ہیڈ کوارٹر پہنچ چکا ہے جہاں وہ فارمولے پر کام کر رہا ہے۔ مزید انہیں ہیڈ کوارٹر کے متعلق جو تفصیلات ملیں اس کے مطابق یہ چھوٹا سا جزیرہ جس کا کل رقبہ بیس پچیس مربع میل تھا۔ مکمل طور پر ٹرانس اسکواڈ کے قبضے میں تھا اور انہوں نے اسے کسی لارڈ کے نام پر قانونی طور پر خریدا ہوا تھا۔ پورے جزیرے کے گرد انہوں نے حفاظتی باڑ لگائی ہوئی تھی اور نہ صرف جزیرے کے کونوں میں بلکہ درمیان میں بھی پختہ حفاظتی ٹاور تعمیر کئے گئے تھے جہاں چوبیس گھنٹے مسلح افراد دور دور تک سمندر پر نگاہ رکھتے تھے۔ ان ٹاورز پر ایسے میزائل نصب تھے کہ وہ بڑے سے بڑے جہاز کو بھی ان میزائلوں سے جزیرے سے تقریباً بیس میل دور بھی تباہ کر سکتے تھے اور اس علاقے کو انہوں نے بین الاقوامی طور پر غیر محفوظ علاقہ قرار دلا رکھا تھا۔ اس لئے اس طرف کوئی مسافر یا مال بردار جہاز نہ جاتا تھا۔ جزیرے کے اندر تین بڑی بڑی عمارتیں تھیں۔ جزیرے پر چار پانچ سو مسلح افراد ہر وقت موجود رہتے تھے۔ ڈیوڈ نے ہی انہیں بتایا تھا کہ اس جزیرے میں نیچے ایک جدید ترین اسلحہ ساز فیکٹری تھی جو مکمل طور پر انڈر گراؤنڈ تھی اور جہاں انتہائی جدید ترین اسلحہ تیار کیا جاتا تھا اور یہ اسلحہ دنیا کی ایسی تنظیموں کو فروخت کیا جاتا تھا جو وہاں کی حکومتوں کے خلاف بغاوت پھیلا رہی ہوتی ہیں اور یہ سارا کاروبار اسرائیل کی سرپرستی میں چلتا تھا لیکن یہ تنظیم اسرائیل کی سرکاری تنظیم نہ تھی بلکہ اس پر ایکریمیا کے



چند بڑے بڑے مالدار یہودیوں کی رقم لگی ہوئی تھی۔ جو اس سے طے شدہ منافع لیتے تھے لیکن یہ تنظیم اسرائیل کے لئے بھی کام کرتی تھی اور اسرائیلی حکومت اس تنظیم سے جو کام لیتی تھی اس کا باقاعدہ اسے معاوضہ ادا کرتی تھی۔ لیکن عمران کے پوچھنے کے باوجود ڈیوڈ یہ نہ بتا سکا تھا کہ کرنل سعید والے مشن کے سلسلے میں کس پارٹی نے ٹرانس اسکواڈ کو کام دیا تھا اور عمران نے محسوس کر لیا تھا کہ ڈیوڈ اس معاملے میں واقعی بے خبر ہے۔

"عمران صاحب کیا سان کارا پر ہم اسرائیلی افسروں کے روپ میں ہیلی کاپٹر کے ذریعے نہیں جا سکتے"...... صفدر نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ ہم پہلے اسرائیل جائیں وہاں سے ان کے اپنے قد و قامت کے اعلیٰ افسروں کو اغوا کریں۔ ان کا میک اپ کریں سرکاری ہیلی کاپٹر حاصل کریں اور پھر پورے ٹھاٹھ باٹھ سے سان کارا پر لینڈ کریں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو صفدر کے چہرے پر قدرے شرمندگی کے تاثرات ابھر آئے۔

"میں نے تو ایک تجویز پیش کی تھی"...... صفدر نے قدرے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"تنویر خاموش ہے۔ کیا بات ہے۔ جولیا کی یاد آرہی ہے۔ میں نے تو تمہارے چیف سے بڑی عاجزانہ درخواست کی تھی کہ تنویر اکیلا بور ہوگا۔ وہ جولیا کو ساتھ بھیج دے۔ لیکن چیف نے میری درخواست

مسترد کر دی ۔اس کے خیال کے مطابق جس انداز کا مشن ہے اس میں جولیا کی شرکت ضروری نہیں ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں جولیا کی وجہ سے بور نہیں ہو رہا۔ تمہاری وجہ سے بور ہو رہا ہوں ۔ تم احمقوں کی طرح آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر اس نقشے کو اس طرح دیکھ رہے ہو جیسے یہ نقشہ طلسم سامری کی طرح ابھی تمہیں وہاں جانے کا کوئی محفوظ راستہ بتا دے گا۔جبکہ ڈیوڈ نے بتایا ہے کہ وہاں ہم عام طریقے سے پہنچ ہی نہیں سکتے تو پھر راستے تلاش کرنے کی کیا ضرورت ہے"...... تنویر نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تو پھر ہمیں کیا کرنا چاہئے"...... عمران نے کہا۔

"ہم ایکریمیا میں ہیں یہاں کی نیوی سے آبدوز اڑاؤ اور جزیرے پر پہنچ جاؤ پھر جو وہاں ہو گا دیکھا جائے گا"...... تنویر نے جواب دیا۔

"کمال ہے ۔اس قدر سادہ اور آسان تجویز۔ حد ہے ۔ میں خواہ مخواہ ایک گھنٹے سے مغز ماری کر رہا ہوں ۔ چلو اٹھو ساحل پر چلتے ہیں ۔ ہاتھ دے کر کسی آبدوز کو روکیں گے اور اس پر بیٹھ کر سان کارا روانہ ہو جائیں گے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم نے پہلے صفدر کی تجویز پر بھی اسی طرح اس کا مذاق اڑایا تھا اور اب میری بات کو بھی مذاق میں اڑا رہے ہو ۔ چلو میں چیلنج کرتا ہوں کہ میں اکیلا ہی ایکریمیا کی آبدوز حاصل کر لوں گا"...... تنویر نے بری طرح بھڑکتے ہوئے کہا۔



"رہنے دو تنویر۔آبدوز چرانا تو شاید اتنا مشکل نہ ہو۔ لیکن اسے چرا کر سان کارا تک پہنچنا ناممکن ہو جائے گا ۔اس پورے علاقے میں ایکریمیا کا انتہائی جدید اور مکمل نظام قائم ہے ۔آبدوز حرکت میں آتے ہی گھیر لی جائے گی"...... صفدر نے کہا تو تنویر نے منہ بنا لیا۔

"میرے ذہن میں ایک تجویز آئی ہے"...... خاور نے کہا۔

"تم ہی باقی رہ گئے تھے"...... عمران نے جواب دیا اور خاور ہنس پڑا۔

"آپ تجویز تو سن لیں پسند نہ آئے تو بے شک قبول نہ کریں"۔ خاور نے ہنستے ہوئے کہا۔

"قبول کا لفظ تو میں نے صرف ایک ہستی کے لئے ریزرو رکھا ہوا ہے ۔ البتہ تمہاری تجویز منظور کی جا سکتی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور اس بار صفدر اور خاور بے اختیار ہنس پڑے جب کہ تنویر کے چہرے کے اعصاب تن سے گئے ۔ ظاہر ہے عمران کا یہ فقرہ سب کی سمجھ میں آ گیا تھا۔

"چلیے منظور نا منظور کی بات کر لیتے ہیں"...... خاور نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تمہیں اگر قبول پر ہی اصرار ہے تو تنویر یہ لفظ بول دے گا اور کچھ قبول کرنا اس کی قسمت میں نہ ہو تو تجویز تو قبول ہو سکتی ہے ۔آخر یہ بھی تو مؤنث ہی ہے"...... عمران نے کہا اور صفدر اور خاور ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

"تم اپنی یہ بکواس بند نہیں کر سکتے"۔ تنویر نے انتہائی بھنائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"بالکل کر سکتا ہوں بلکہ ہمیشہ کے لئے بند کر سکتا ہوں۔ بشرطیکہ تم وعدہ کرو کہ میرے بند کرتے ہی تم شروع کر دو گے"...... عمران نے کہا اور ایک بار پھر کمرہ قہقہوں سے گونج اٹھا۔ اس بار تنویر بھی ہنس پڑا تھا۔

"تم جیسا ڈھیٹ شاید ہی آئندہ کبھی پیدا ہو"...... تنویر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"پیدا ہونے کا موقع تو اس قبول کے بعد آتا ہے۔ تم تجویز قبول کرو پھر دیکھو کیا ہوتا ہے"...... عمران نے کہا اور ایک بار پھر وہ سب ہنسنے لگے۔

"ہاں تو جناب خاور صاحب آپ کوئی تجویز پیش کر رہے تھے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے خاور سے کہا۔

"عمران صاحب۔ یہ تنظیم صرف اس جزیرے پر مستقل طور پر رہنے والوں تک ہی محدود نہیں ہو سکتی۔ لازماً اس تنظیم کے چند سرکردہ افراد یہاں ایکریمیا میں بھی موجود ہوں گے۔ اگر ہم انہیں کسی طرح تلاش کر لیں تو ان کے میک اپ میں آسانی سے وہاں پہنچ سکتے ہیں۔ بعد میں جو ہوگا وہ تو بعد کی بات ہے۔ کم از کم وہاں پہنچ تو جائیں گے"...... خاور نے کہا۔

"اوہ اوہ ویری گڈ۔ یہ واقعی قابل عمل تجویز ہے۔ اگر اس چیف



ڈین کے ایسے آدمی تلاش کر لیے جائیں جن پر اسے شک نہ ہو تو ہم واقعی آسانی سے وہاں پہنچ سکتے ہیں اور ایک بار وہاں پہنچنا مسئلہ ہے۔ بعد میں ہم حالات کے مطابق کام کر لیں گے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور خاور کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

"لیکن کیا ایسے آدمیوں کی تلاش کے لئے اخبار میں اشتہار دو گے"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"مسئلہ تو ہے۔ لیکن اگر ہم اس ڈیوڈ کے کسی خاص آدمی کو پکڑ لیں تو یقیناً کسی نہ کسی کلیو کا علم ہو سکتا ہے"...... خاور نے کہا۔

"گڈ آج واقعی خاور کا ذہن تیزی سے کام کر رہا ہے۔ میں نے کیپٹن شکیل کی جگہ خاور کی ٹیم میں نامزدگی پر جب ایکسٹو سے بات کی تو اس نے کہا تھا کہ خاور کا ذہن ایکریمیا ایئر پورٹ پر اترتے ہی کام شروع کر دیتا ہے کیونکہ ایکریمین لڑکیاں خاور کی ذہانت کے لئے ڈی چارجر بیٹریوں کا کام کرتی ہیں"...... عمران نے کہا اور کمرہ قہقہوں سے گونج اٹھا جس میں خاور کی ہنسی بھی شامل تھی۔

"اس بار واقعی میری سمجھ میں بھی یہ بات نہیں آئی کہ چیف نے تنویر، مجھے اور خاور کو ہی کیوں آپ کے ساتھ بھیجا ہے۔ باقی ساتھیوں کو کیوں نہیں بھیجا"...... صفدر نے کہا۔

"میں نے بھی بات کی تھی۔ چیف کا جواب تھا کہ کام تیز رفتاری سے ہونا ہے اور یہ تینوں ایسے معاملات میں ورلڈ ریس چیمپئن ہیں"...... عمران نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز پر

رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"گولڈن بار"...... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ڈیوڈ سے بات کراؤ۔ میں رچمنڈ بول رہا ہوں۔ ولنگٹن سے"۔ عمران نے لہجہ بدل کر بات کرتے ہوئے کہا۔

"آپ منیجر ولسن سے بات کر لیں جناب"...... دوسری طرف سے نسوانی آواز سنائی دی۔

"ہیلو ولسن بول رہا ہوں۔ منیجر گولڈن بار"...... ولسن نے کہا۔

"میں ولنگٹن سے رچمنڈ بول رہا ہوں۔ ڈیوڈ سے بات کراؤ۔ ٹی۔ اے کے بارے میں ایک اہم بات کرنی ہے"...... عمران نے کہا۔

"ٹی۔ اے۔ اوہ اوہ۔ مسٹر رچمنڈ۔ باس ڈیوڈ کو ہلاک کر دیا گیا ہے"...... دوسری طرف سے چونکے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"ہلاک کر دیا گیا ہے۔ کب۔ کس نے کیا ہے۔ مجھے اطلاع کیوں نہیں دی گئی"...... عمران کے لہجے میں حیرت کے ساتھ ساتھ سختی بھی نمایاں تھی۔

"آپ کو اطلاع کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں۔ آپ سے پہلے تو کبھی نہ ہی باس کی بات ہوئی ہے اور نہ میری۔ حالانکہ میں ان معاملات میں باس کا نمبر ٹو ہوں"...... دوسری طرف سے ولسن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم کیسے نمبر ٹو ہو ولسن کہ تمہیں مخصوص کوڈ کا ہی علم نہیں ہے



ا کیا خیال ہے کہ ٹی۔ اے کے حوالے کے بعد ہر بار وہی آواز اور نام دوہرایا جائے گا"...... عمران نے اس بار سخت لہجے میں کہا۔

"اوہ اوہ تو یہ بات ہے۔ ٹھیک ہے ہو گا۔ بہرحال باس ڈیوڈ کو ک کر دیا گیا ہے اور ہلاک کرنے والا گروپ پاکیشیائی ہے۔ پاکیشیا ٹ سروس سے متعلق"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران ختیار چونک پڑا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس۔ تمہیں کیسے معلوم ہوا"...... عمران نے ت بھرے لہجے میں کہا۔

"فرانکو کو جانتے ہیں آپ"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہاں کیوں"...... عمران نے جواب دیا۔

"تو تفصیل آپ فرانکو سے براہ راست پوچھ لیں۔ یہ معلومات اس ہیا کردہ ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"وہ اس وقت کہاں ملے گا"...... عمران نے پوچھا۔

"ٹریسا بار میں اور اس نے کہا جانا ہے"...... دوسری طرف سے کہا ر عمران نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"یہ کیا چکر ہے۔ انہیں کیسے معلوم ہو گیا کہ ہمارا تعلق پاکیشیا ٹ سروس سے ہے"...... صفدر نے حیران ہو کر کہا۔

"میں سمجھ گیا ہوں کہ یہ فرانکو کون ہے اور ہمارا پتہ اسے کیسے چلا"...... عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"کیسے"...... اس بار سب ساتھیوں نے چونک کر پوچھا۔

" فرانکو ایکریمیا کی ایک خفیہ تنظیم ہاک لائن کا معروف ایجنٹ
ہے۔ اس سے پاکیشیا سیکرٹ سروس کا کئی بار واسطہ پڑ چکا ہے۔ ایک
سال پہلے بھی کافرستان میں ہاک لائن سے ٹکراؤ ہو چکا ہے۔ میں نے
ڈیوڈ کی گردن پر پیر رکھ کر معلومات حاصل کی تھیں۔ میں نے تو اسے
زندہ چھوڑ دیا تھا۔ لیکن شاید وہ زندہ نہ رہ سکا تو یقیناً فرانکو تک جب یہ
طریقہ قتل پہنچا ہو گا تو وہ فوراً سمجھ گیا ہو گا کہ یہ طریقہ علی عمران نے
استعمال کیا ہے اور چونکہ ہماری تعداد چار تھی۔ اس لئے اس نے
پاکیشیا سیکرٹ سروس کا آئیڈیا لگا لیا ہو گا"...... عمران نے کہا اور س
ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" میرا دل کہہ رہا ہے کہ یہ فرانکو یقیناً اس ٹرانس اسکواڈ کا خاص آد
ہو گا"...... خاور نے کہا۔

" ہاں ہے۔ کیونکہ ٹرانس اسکواڈ کے چیف ڈین کے متعلق
معلومات ملی ہیں۔ ان کے مطابق ڈین کا تعلق بھی ایکریمیا کی خف
ایجنسیوں سے رہا ہے۔ پھر بعد میں وہ یہودی ہونے کی وجہ سے اسرائ
شفٹ ہو گیا تھا۔ اس لئے یقیناً اس فرانکو کے ساتھ اس کے تعلقا
ہوں گے"...... عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" تو پھر چلو اس فرانکو کو گھیرتے ہیں"...... تنویر نے پرجوش ل
میں کہا۔

" سنو۔ یہ فرانکو خاصا گھاگ آدمی ہے اور اگر اس نے ہمیں پہچان
ہے اور اس کا کوئی تعلق بھی ٹرانس اسکواڈ سے ہے تو پھر یقیناً اس



آدمی اس وقت پورے ناراک میں ہماری تلاش کر رہے ہوں گے ہم
چونکہ اس کوٹھی سے باہر ہی نہیں نکلے۔ اس لئے وہ ہم تک نہیں پہنچ
سکے۔ اس لئے اب ہمیں میک اپ بدلنا ہو گا۔ لباس بھی اور علیحدہ
علیحدہ ہو کر ٹریسا بار پہنچنا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

" او۔ کے لباس تو واپسی پر آپ لے ہی آئے تھے اور میک اپ
باکس بھی موجود ہے"...... صفدر نے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا
اور اس کے ساتھ ہی باقی ساتھی بھی کھڑے ہو گئے۔ پھر انہیں میک
اپ اور لباس تبدیل کرنے میں تقریباً ایک گھنٹہ لگ گیا اور پھر وہ
ایک ایک کر کے کوٹھی سے نکلے اور آگے بڑھ گئے۔ سب سے آخر میں
عمران باہر آیا۔ عمران نے انہیں کہہ دیا تھا کہ وہ ٹریسا بار پہنچ کر اس
وقت تک حرکت میں نہیں آئیں گے جب تک عمران انہیں اشارہ نہ
کرے یا ریڈ کاشن نہ دے اور عمران خود پہلے اس فرانکو تک پہنچے گا۔
کوٹھی سے نکل کر عمران پیدل چلتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا اور پھر ایک
ٹیکسی روک کر اس نے اسے ٹریسا بار چلنے کا کہا اور عقبی سیٹ پر بیٹھ
گیا اور تقریباً ایک گھنٹے تک شہر کی سڑکوں پر گھومنے کے بعد ٹیکسی نے
اسے ٹریسا بار کے سامنے پہنچا دیا۔ کیونکہ ٹریسا بار شہر کے وسطی علاقے
سے کافی دور واقع تھا۔ گو یہ علاقہ بھی خاصا کاروباری علاقہ تھا۔ لیکن پھر
بھی یہ مضافاتی علاقہ ہی کہلایا جاتا تھا۔ ٹریسا بار کی عمارت خاصی وسیع
اور جدید انداز کی بنی ہوئی تھی۔ اس کا ایریا بھی خاصا بڑا تھا اور اس
حیثیت سے معلوم ہوتا تھا کہ یہ بار تو پرانی ہے۔ لیکن عمارت جدید

بنائی گئی تھی۔ ورنہ آج کل تو ناراک میں انچوں کے حساب سے زمین
فروخت ہوتی اور خرید کی جاتی تھی۔ عمران نے ٹیکسی ڈرائیور کو کرایہ
دیا اور اطمینان سے چلتا ہوا وہ بار کی طرف بڑھ گیا۔ بار میں آنے جانے
والے لوگ عام سے لوگ تھے ان میں کاروباری افراد کی اکثریت تھی
بہر حال زیر زمین دنیا کے افراد ان میں شامل نہ تھے۔ اس لئے عمران
سمجھ گیا تھا کہ یہ بار زیر زمین سرگرمیوں کا گڑھ نہیں ہے۔ بار ہال
تقریباً بھرا ہوا تھا۔ لیکن چند میزیں خالی بھی تھیں۔ ایک طرف بڑا سا
کاؤنٹر بنا ہوا تھا اور عمران اندر داخل ہو کر اسی کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔
کاؤنٹر کے پیچھے دو ایکریمین لڑکیاں سروس میں مصروف تھیں۔

"جی فرمایئے"...... ایک لڑکی نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کیا یہاں سے ٹیلی فون کر سکتا ہوں یا مجھے باہر پبلک بوتھ پر جانا
ہو گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ ادھر فون روم موجود ہے جناب وہاں سے کال کر لیں"۔ لڑکی
نے ایک کونے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور عمران شکریہ کہہ کر
ادھر بڑھ گیا۔ فون روم میں کوئی اٹنڈنٹ موجود نہ تھا اور کمرہ بھی
ساؤنڈ پروف تھا۔ عمران سمجھ گیا کہ کاروباری افراد کی سہولت کے لئے
یہ ساؤنڈ پروف کمرہ بنایا گیا ہے۔ عمران نے دروازہ بند کیا اور رسیور
اٹھا کر اس نے تیزی سے انکوائری کے نمبر ڈائل کر دیئے۔

"یس انکوائری پلیز"...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ٹریسا بار کے فرانکو کا خاص نمبر دیجئے"...... عمران نے کہا اور



دوسری طرف سے فوراً ہی ایک نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبایا
اور آپریٹر کا بتایا ہوا نمبر ڈائل کرنا شروع کر دیا۔

"فرانکو بول رہا ہوں"...... ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"رچمنڈ بول رہا ہوں ولنگٹن سے۔ ٹی۔ اے انچارج"...... عمران
نے لہجہ بدل کر بات کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ تم نے شاید پہلے گولڈن بار فون کیا تھا"...... دوسری طرف
سے فرانکو نے چونک کر کہا۔

"ہاں اور وہاں ولسن نے بتایا ہے کہ ڈیوڈ کو کسی پاکیشیائی گروپ
نے ہلاک کیا ہے اور تم نے اسے یہ اطلاع دی ہے"...... عمران نے
کہا۔

"ہاں مگر تمہارا نام تو پہلے کبھی سامنے نہیں آیا۔ تم اچانک کہاں
سے ٹپک پڑے ہو"...... اس بار فرانکو نے سخت لہجے میں کہا۔

"اس بات کو چھوڑو۔ ڈیوڈ کی ایک خاص اہمیت ہے اور میں نے
چیف ڈین کو اس بارے میں تفصیلی رپورٹ دینی ہے۔ اس لئے تم
مجھے تفصیلات بتا دو"...... عمران نے کہا۔

"تم فکر مت کرو تمہارے چیف سے میری بڑی تفصیلی بات ہو چکی
ہے"...... فرانکو کی فاخرانہ آواز سنائی دی۔

"اوہ پھر ٹھیک ہے۔ پھر مجھے پوچھنے کی کیا ضرورت ہے۔
شکریہ"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کال سے اس نے دو
باتوں کا پتہ چلا لیا تھا۔ ایک تو یہ کہ فرانکو کا رابطہ ڈین سے ہے اور

دوسرا یہ کہ فرانکو اپنے دفتر میں موجود ہے۔ عمران فون روم سے باہر آگیا اور پھر اس نے کاؤنٹر پر فون کا بل ادا کر دیا۔

"ہیلو مسٹر"...... عمران نے قریب سے گزرتے ہوئے ایک ویٹر کو روکتے ہوئے کہا۔

"یس سر"...... ویٹر نے رک کر پوچھا۔

"چیف فرانکو کا دفتر کہاں ہے"...... عمران نے سرسری سے لہجے میں کہا۔

"بائیں طرف راہداری میں سب سے آخر میں"...... ویٹر نے جواب دیا اور تیزی سے آگے بڑھ گیا۔ عمران سرہلاتا ہوا بائیں طرف کو بڑھ گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ ایک دروازے پر پہنچ چکا تھا۔ باہر فرانکو کی نیم پلیٹ بھی موجود تھی۔ دروازہ بند تھا۔ عمران نے اسے دھکیلنے کی کوشش کی لیکن وہ اندر سے بند تھا۔ عمران نے دروازے پر دستک دی۔

"کون ہے"...... ساتھ ہی دیوار پر لگے ہوئے مائیک سے فرانکو کی آواز سنائی دی۔

"ولسن"...... عمران نے منہ سے گولڈ بار کے ولسن کی آواز نکلی۔

"ولسن"...... فرانکو کی حیرت بھری آواز سنائی دی اور چند لمحوں بعد دروازہ خود بخود کھلتا چلا گیا اور عمران تیزی سے اندر داخل ہو گیا۔ یہ ایک دفتر نما کمرہ تھا۔ جس میں ایک بڑی سی میز کے پیچھے ٹھوس جسم کا مالک فرانکو بیٹھا ہوا تھا۔



"ولسن"...... عمران نے بڑے مطمئن لہجے میں کہا اور ساتھ ہی صافحے کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔

"ولسن مگر"...... فرانکو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور عوری طور پر مصافحے کے لئے بڑھے ہوئے ہاتھ میں ہاتھ دے دیا۔ دوسرے لمحے وہ یکلخت ایک زور دار جھٹکے سے چیختا ہوا اچھل کر یز پر جا گرا۔ اسی لمحے عمران کی لات بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں اور فرانکو کا سمٹتا ہوا جسم ایک جھٹکے سے سیدھا ہو گیا۔ کنپٹی پر نے والی مخصوص انداز کی ایک ہی بھرپور ضرب نے اسے بے ہوش ویا تھا حالانکہ وہ خاصے مضبوط جسم کا آدمی نظر آرہا تھا۔ عمران تیزی آگے بڑھا اور اس نے عقبی دیوار میں موجود دروازے کو دھکیلا تو کھلتا چلا گیا۔ دوسری طرف ایک تنگ سی راہداری تھی جس کے تام پر سیڑھیاں نیچے جا رہی تھیں۔ عمران تیزی سے مڑا اور اس نے کر فرانکو کو کاندھے پر لادا اور اس دروازے کو کراس کر کے اری میں آگیا۔ اس نے دروازہ بند کر کے اسے اندر سے لاک کر دیا پھر وہ اسے اٹھائے راہداری کے اختتام پر پہنچ گیا۔ آخر میں موجود ھیاں اترتا ہوا وہ ایک اور دروازے پر پہنچ گیا۔ یہ دروازہ بھی بند تھا ن نے لات مار کر دروازہ کھولا تو دوسری طرف ایک بڑا سا کمرہ تھا۔ اس کمرے کی عقبی دیوار میں بھی ایک دروازہ نظر آرہا تھا۔ عمران سے اس دروازے کی طرف بڑھ گیا اور پھر اس دروازے کو کھول جیسے ہی دوسری طرف آیا۔ بے اختیار چونک پڑا۔ دوسری طرف

ایک برآمدہ تھا جس کے سامنے ایک نیلے رنگ کی کار موجود تھی
عمران نے جلدی سے کار کے عقبی دروازے کو کھینچا تو دروازہ کھل
عمران نے فرانکو کو عقبی سیٹوں کے درمیان لٹا دیا اور پھر دروازہ بند
کے وہ مڑ کر ڈرائیونگ سیٹ کے دروازے پر پہنچ گیا۔ یہ دروازہ
کھلا ہوا تھا۔ عمران تیزی سے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا اور چند لمحوں
کوشش کے بعد وہ اگنیشن کی تاریں توڑ کر اور انہیں مخصوص انداز
میں جوڑ کر انجن سٹارٹ کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ یہ بار کا عقبی حصہ
تھا اور اس طرف کوئی آدمی نہ تھا۔ شاید یہ فرانکو کے اپنے استعمال میں
رہتا تھا۔ عمران نے تیزی سے کار کو ٹرن دیا اور پھر اسے چلاتا ہوا
سائیڈ سے ہو کر سامنے کے رخ آیا اور دوسرے لمحے وہ اسے پھاٹک
باہر نکال کر سڑک پر پہنچ گیا۔ کچھ دور جانے کے بعد اس نے کار ایک
سائیڈ روڈ پر موڑ دی اور پھر ایک سائیڈ پر اسے روک کر اس نے جیب
سے ہاتھ میں بندھی ہوئی گھڑی کا ونڈ بٹن کھینچا اور سوئیوں کو گھما
مخصوص ہندسوں پر لے آکر اس نے ونڈ بٹن کو مزید کھینچا تو ڈائل
ایک ہندسہ تیزی سے جلنے بجھنے لگا۔

" ہیلو ہیلو عمران کالنگ اوور"...... عمران نے گھڑی کو منہ
لگاتے ہوئے تیز لہجے میں کہا۔

" یس صفدر اٹنڈنگ یو اوور"...... کچھ دیر بعد گھڑی سے صفدر
ہلکی سی آواز سنائی دی۔

" میں واپس کوٹھی جا رہا ہوں۔ تم باقی ساتھیوں کو لے کر



پہنچ جاؤ لیکن اسی طرح علیحدہ علیحدہ آنا۔ اوور اینڈ آل"...... عمران نے
تھا اور ونڈ بٹن کو دوبارہ دبا کر اس نے ٹرانسمیٹر آف کیا اور دوسرے
لمحے کار کو آگے بڑھائے لئے گیا۔ پھر ایسی سڑکوں پر سے گزر کر جس پر
ٹریفک کم تھی۔ آخر کار وہ بخیر و عافیت اس کالونی میں پہنچ جانے میں
کامیاب ہو گیا جس میں ان کی رہائش گاہ تھی۔ کار کو پھاٹک کے سامنے
روک کر وہ دروازہ کھول کر نیچے اترا اور بجلی کی سی تیزی سے سائیڈ
پھاٹک کو دھکیلتا ہوا اندر داخل ہو گیا۔ اسے جاتے ہوئے عمران نے
بند نہ کیا تھا۔ صرف ستون سے لگا کر چھوڑ دیا تھا۔ پھر اس نے بڑے
پھاٹک کو کھولا اور باہر آکر ایک بار پھر کار میں بیٹھا اور دوسرے لمحے کار
کھلے پھاٹک سے ہوتی ہوئی سیدھی پورچ میں جا کر رک گئی۔ عمران کار
روک کر ایک بار پھر تیزی سے باہر نکلا اور تقریباً دوڑنے کے انداز میں
کھلے پھاٹک کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے پھاٹک بند کیا اور پھر سائیڈ
پھاٹک سے باہر آگیا۔ وہ اس طرح کھڑا ہو گیا جیسے ویسے ہی نظارہ
کرنے کے لئے باہر آکر کھڑا ہو گیا ہو۔ وہ صرف یہ چیک کرنا چاہتا تھا
کہ کہیں فرانکو کے آدمیوں نے اس کی کار کو اس کوٹھی میں داخل
ہوتے تو نہیں چیک کر لیا۔ لیکن جب ادھر ادھر جائزہ لینے کے بعد اسے
کوئی مشکوک بات نظر نہ آئی تو وہ واپس جانے کے لئے مڑنے ہی لگا تھا
کہ اسے دور سے تنویر آتا ہوا دکھائی دیا۔ عمران مڑ کر اندر داخل ہوا اور
تیز تیز قدم اٹھاتا پورچ کی طرف بڑھ گیا۔ اسے فرانکو کی طرف سے
فکر تھی کہ کہیں وہ ہوش میں نہ آجائے اور پھر ابھی اس نے کار کا عقبی

دروازہ کھولا تھا کہ تنویر اندر داخل ہوا۔

"تنویر وہیں رکو اور باقی ساتھیوں کے آنے کے بعد انہیں باہر نگرانی پر چھوڑ کر خود اندر آجانا"...... عمران نے بے ہوش فرانکو کو عقبی سیٹوں کے درمیان سے باہر کھینچتے ہوئے کہا۔

"یہ کون ہے"...... تنویر نے پوچھا۔

"یہ فرانکو ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جھک کر فرانکو کو اٹھا کر کاندھے پر لادا اور اندرونی عمارت کی طرف بڑھ گیا۔ اندر جا کر اس نے اسے ایک کرسی پر ڈالا اور پھر اس کی نبض چیک کی۔ ابھی فرانکو کے فوری طور پر ہوش میں آنے کے آثار نظر نہ آ رہے تھے۔ اس لئے وہ تیزی سے مڑا اور چند لمحوں بعد وہ سٹور سے رسی کا بنڈل اٹھا کر واپس کمرے میں پہنچا ہی تھا کہ تنویر اندر داخل ہوا۔

"یہ کیسے ہاتھ آگیا"...... تنویر نے اندر داخل ہوتے ہی کہا۔

"پہلے اسے باندھ لیں پھر بات کریں گے"...... عمران نے کہا اور تنویر سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا اور چند لمحوں بعد رسی کی مدد سے فرانکو کو کرسی سے اچھی طرح باندھ دیا گیا۔

"اب ٹھیک ہے...... صفدر اور خاور پہنچ گئے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"ہاں ابھی صفدر پہنچا ہے"...... تنویر نے کہا۔

"آؤ"...... عمران نے کہا اور دروازے کی طرف مڑ گیا۔ جب وہ دونوں پورچ میں پہنچے تو اسی لمحے خاور بھی پھاٹک سے اندر داخل ہو رہا



تھا۔ صفدر پورچ میں ہی موجود تھا۔

"تنویر نے بتایا ہے کہ آپ فرانکو کو لے آئے ہیں۔ کیا یہ اسی کی گاڑی ہے"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں"...... عمران نے جواب دیا اور پھر اس نے بار میں پہنچنے سے لے کر کار سمیت باہر آنے اور صفدر کو کال کرنے کے واقعات مختصر طور پر بتا دیئے۔

"اوہ گڈ یہ تو اچھا ہو گیا ورنہ وہاں اس سے تفصیلی پوچھ گچھ نہ ہو سکتی"...... صفدر نے کہا۔

"میں تو یہی سوچ کر اسے عقبی طرف لے گیا تھا کہ دفتر کی بجائے کسی اکیلے کمرے میں پوچھ گچھ کروں گا لیکن پھر عقبی طرف جب کار نظر آئی تو میں نے یہاں آنے کا پروگرام بنا لیا۔ ویسے اس کی یہ مخصوص کار ہے اور اس کے آدمی ظاہر ہے شہر میں ہمیں تلاش کرتے پھر رہے ہوں گے۔ اس لئے میں اس کار کو ان کی نظروں سے چھپانا چاہتا ہوں۔ کالونی میں جا کر کسی خالی جگہ اسے چھوڑنا بھی حماقت ہو گی۔ کیونکہ اس طرح انہیں معلوم ہو جائے گا کہ اسے اغوا کیا گیا ہے۔ اب تو وہ سوچ سکتے ہیں کہ وہ خود کار لے کر کہیں گیا ہو گا اور یہاں اسے کوئی اور چھپانے کی جگہ بھی نہیں ہے۔ اس لئے ایسا ہو سکتا ہے کہ سٹور میں پڑے اخبارات کے بنڈل اٹھا کر اس کار کے عقبی طرف اور اوپر ڈال دیں"...... عمران نے کہا۔

"نہیں اس کی یہاں موجودگی خطرناک ہو سکتی ہے۔ ساتھ والی

کوٹھی خالی ہے ۔ میں یہاں سے اندر کود کر اس کا پھاٹک کھولتا ہوں خاور تم کار باہر لے جا کر اس کوٹھی میں لے آؤ"...... صفدر نے کہا۔

" اوہ گڈ ۔ ایک خاور کیا سب کے ذہن ہی تیز ہو گئے ہیں یہاں"...... عمران نے کہا اور مسکراتا ہوا واپس عمارت کی طرف بڑھ گیا ۔ کار کی موجودگی سے وہ الجھا ہوا تھا کیونکہ کار کی موجودگی سے کسی بھی لمحے ان کی کوٹھی ٹریس ہو سکتی تھی ۔ جب کہ وہ فوری طور پر کوٹھی چھوڑ بھی نہ سکتے تھے ۔ لیکن صفدر نے واقعی بہترین انداز میں مسئلہ حل کر دیا تھا ۔ وہ جب دوبارہ اس کمرے میں داخل ہوا جہاں فرانکو بندھا ہوا موجود تھا تو عمران چونک پڑا کیونکہ فرانکو ہوش میں آ چکا تھا اور رسیوں کی گرفت سے آزاد ہونے کی کوشش میں مصروف تھا۔

" گڈ ۔ تو تمہیں آخر ہوش آ ہی گیا"...... عمران نے اندر داخل ہوتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

" تم ۔ تم کون ہو ۔ یہ میں کہاں ہوں"...... فرانکو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" تعارف تو میں نے تمہارے دفتر میں کرا دیا تھا ۔ میرا نام ولسن ہے اور یہ جگہ آبادی سے دور گھنے جنگل کے اندر ایک ایسی عمارت ہے ۔ جہاں سے شاید کئی کلو میٹر تک آبادی نہیں ہے اور تمہارے کسی آدمی کو بھی یہ علم نہیں ہے کہ تم دفتر میں بیٹھے بیٹھے آخر کہاں چلے گئے ہو" ۔ عمران نے کہا اور اطمینان سے ایک کرسی گھسیٹ کر فرانکو کے سامنے بیٹھ گیا۔



" تم کون ہو اور تم نے اس طرح مجھے اغوا کیوں کیا ہے" ۔ فرانکو نے عمران کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

" مجھے بتایا گیا ہے کہ تم نے یہاں پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ٹریس کر لیا ہے اور خاص طور پر اس کے لیڈر علی عمران کو اور مجھے وہ گروپ چاہئے"...... عمران نے کہا۔

" کیوں کیا تم ان کے ساتھی ہو"...... فرانکو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" اگر ساتھی ہوتا تو مجھے تمہیں اغوا کرنے کے لئے اتنی محنت کیوں کرنی پڑتی ۔ ہماری ایجنسی کا اپنا مسئلہ ہے"...... عمران نے کہا۔

" ایجنسی کا ۔ کیا مطلب ۔ کیا تمہارا تعلق"...... فرانکو نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

" ہاں ہمارا تعلق ایکریمیا کی ایک خفیہ سرکاری ایجنسی سے ہے ۔ بس اس سے آگے کچھ نہیں بتایا جا سکتا"...... عمران نے کہا۔

" لیکن عمران اور اس کے ساتھی ابھی تک تو ٹریس نہیں ہو سکے" ۔ فرانکو نے کہا۔

" تم نے انہیں شناخت کس طرح کیا تھا یہ بتاؤ"...... عمران نے کہا۔

" انہوں نے گولڈن بار کے ڈیوڈ پر تشدد کیا اور مجھے معلوم ہے کہ عمران ایک خاص انداز میں تشدد کرتا ہے اور وہی انداز ڈیوڈ پر استعمال ہوا ہے ۔ اس سے مجھے یقین ہو گیا کہ ایسا کرنے والا پاکیشیا کا

سب سے خطرناک ایجنٹ عمران ہے"...... فرانکو نے کہا۔

"ٹرانس اسکواڈ کے چیف ڈین سے تمہارے کیا تعلقات ہیں۔ جب کہ تمہارا تعلق ہاک لائن سے ہے اور ٹرانس اسکواڈ بہرحال غیر سرکاری تنظیم ہے"...... عمران نے کہا تو فرانکو بے اختیار چونک پڑا۔

" تم۔ تم۔ یہ سب کچھ کیسے جانتے ہو"...... فرانکو کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

" تمہیں بتایا نہیں کہ ہمارا تعلق ایک سرکاری خفیہ ایجنسی سے ہے اور اسی سلسلے میں معلومات حاصل کرنے کے لئے تمہیں اغوا کیا گیا ہے۔ باقی بات تم خود سمجھ سکتے ہو"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" اوہ میں سمجھ گیا۔ لیکن ٹرانس اسکواڈ اسرائیل کے لئے کام کرتی ہے اور اسرائیل بہرحال ایکریمیا کا حلیف ملک ہے"...... فرانکو نے کہا۔

" لیکن عمران کا ٹرانس اسکواڈ کے پیچھے آنا اور پھر تمہارا اسے تلاش کرنا یہ سب کچھ ہمارے لئے تشویش کا باعث بنا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

" اوہ۔ اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ اس لئے تم لوگوں نے مجھے اغوا کیا ہے۔ ڈین پہلے ایکریمین ایجنسی میں کام کرتا تھا۔ پھر وہ اسرائیل شفٹ ہو گیا اور اس کے بعد جب ٹرانس اسکواڈ وجود میں آئی تو اسرائیلی حکام نے خود اسے اس کا سربراہ بنا دیا۔ وہ میرا پرانا اور گہرا دوست ہے۔ اس



سے میرے انتہائی قریبی تعلقات ہیں۔ بہرحال ٹرانس اسکواڈ نے پاکیشیا میں کوئی مشن مکمل کیا۔ اس لئے عمران اس کے پیچھے آیا۔ لیکن میں نے اسے شناخت کیا تو میں نے ڈین سے بات کی۔ کیونکہ ڈیوڈ اس کا آدمی تھا۔ ڈین نے مجھے بتایا کہ اس نے وہاں کوئی مشن مکمل کیا ہے اور یہ لوگ اس کے تعاقب میں آئے ہیں اور دوستی کی بنیاد پر اس نے مجھ سے درخواست کی کہ میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو ٹریس کر کے ختم کر دوں"...... فرانکو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" لیکن اس نے کیا مشن مکمل کیا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

" مجھے اس کی تفصیل معلوم نہیں ہے"...... فرانکو نے جواب دیا۔

" دیکھو فرانکو میں تمہارے ساتھ احترام اور برابری کا سلوک اس لئے کر رہا ہوں کہ تمہارا تعلق بہرحال سرکاری تنظیم سے ہے۔ لیکن اس بات کو ذہن میں رکھنا کہ جہاں ایکریمیا کے مفادات ہوں گے وہاں میں کوئی سودے بازی نہیں کر سکوں گا"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" مجھے اغوا کیا ہے اور باندھ کر بھی رکھا ہے۔ اس کے باوجود کہہ رہے ہو کہ احترام اور برابری کا سلوک کر رہے ہو"...... فرانکو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" ایسا صرف احتیاط کے طور پر کیا گیا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

" بہرحال میں درست کہہ رہا ہوں کہ مجھے اس کے مشن کی تفصیل

کاعلم نہیں ہے اور نہ میں نے پوچھنے کی کوشش کی ہے۔ میں تو صرف دوستی نبھا رہا ہوں"...... فرانکو نے جواب دیا اور عمران اس کے لہجے سے ہی سمجھ گیا کہ اسے واقعی تفصیلات کا علم نہیں ہے۔

" لیکن ٹرانس اسکواڈ کا ہیڈ کوارٹر تو انتہائی محفوظ ہے۔ وہ جزیرے سان کارا میں ہے اور اس کے گرد باقاعدہ خاردار تار کی باڑ اور حفاظتی واچ ٹاور موجود ہیں۔ سائنسی انتظامات بھی ہوں گے۔ پھر یہ عمران اور اس کے ساتھیوں سے ڈین کو کیوں خطرہ لاحق ہے"...... عمران نے کہا۔

" تم۔ تم اتنی تفصیل جانتے ہو"...... فرانکو نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میں تو اس سے بھی زیادہ تفصیل جانتا ہوں۔ مجھے معلوم ہے کہ جزیرے پر تین سیکشنز ہیں۔ چار پانچ سو مسلح افراد ہے۔ انڈر گراؤنڈ جدید ترین اسلحہ تیار کرنے والی فیکٹری ہے۔ وغیرہ وغیرہ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو فرانکو کی آنکھیں مزید حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

" اوہ اوہ تو پھر تم کیا جاننا چاہتے ہو"...... فرانکو نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" صرف اتنا کہ ڈین نے جو مشن پاکیشیا میں مکمل کیا ہے۔ اس کی تفصیلات کیا ہیں اور یہ مشن کس پارٹی کا ہے"...... عمران نے کہا۔

" میں نے بتایا ہے کہ مجھے علم نہیں ہے۔ لیکن اس سے تمہیں کیا



دلچسپی ہو سکتی ہے"...... فرانکو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" لیکن تم ڈین سے اپنے طور پر پوچھ تو سکتے ہو"...... عمران نے کہا۔

" وہ نہیں بتائے گا۔ یہ اس کا بزنس سیکرٹ ہے اور وہ ان معاملات میں انتہائی اصول پسند واقع ہوا ہے"...... فرانکو نے جواب دیا۔

" تم اس سے ایسے انداز میں بات تو کر سکتے ہو کہ جس سے کوئی اشارہ مل جائے میں حکومت ایکریمیا کو رپورٹ دے کر فارغ ہو جاؤں"...... عمران نے کہا۔

" تم کس قسم کا اشارہ چاہتے ہو"...... فرانکو نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

" صرف اتنا کہ مشن مکمل ہو گیا ہے یا نہیں اور وہ کب پارٹی کے حوالے کیا جا رہا ہے"...... عمران نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ تم فون لے آؤ"...... میں تمہارے سامنے بات کرتا ہوں۔ اشارہ تم خود سمجھتے رہنا"...... فرانکو نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے میز پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور اسے فرانکو کی گردن اور سر کے ساتھ اس طرح فٹ کر دیا کہ فرانکو ذرا سی گردن ٹیڑھی رکھ کر اسے خود ہی کنٹرول میں رکھ سکتا تھا۔ لاؤڈر کا بٹن دبانے کے بعد عمران نے اس سے نمبر پوچھا تو فرانکو نے ایک رابطہ نمبر بتانے کے ساتھ ساتھ فون نمبر بھی بتا دیا عمران نے رابطہ نمبر اور فون نمبر ڈائل کر دیئے تو لاؤڈر سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی۔

" یس"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" فرانکو بول رہا ہوں ناراک سے ۔ چیف ڈین سے بات کراؤ"...... فرانکو نے قدرے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو ڈین بول رہا ہوں ۔ فرانکو کیا رپورٹ ہے"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی ۔

" رپورٹ کیا ہونی ہے ۔ میرا خیال ہے کہ وہ لوگ ناراک سے جا چکے ہیں ۔ میرے آدمیوں نے ناراک کا ایک ایک کونا چھان مارا ہے لیکن کوئی مشکوک آدمی نظر نہیں آیا ۔ ویسے ابھی تک کام جاری ہے ہم پوری مستعدی سے کام کر رہے ہیں ۔ ویسے ہو سکتا ہے کہ وہ لوگ ڈیوڈ سے معلومات حاصل ہو جانے کی وجہ سے فوراً ناراک سے نکل گئے ہوں اور اب ان کا رخ تمہارے ہیڈ کوارٹر کی طرف ہو"۔ فرانکو نے کہا۔

"یہاں تو میں ان کا منتظر ہوں ۔ کرنل جیکارڈ بھی اپنے گروپ کے ساتھ پہنچ چکا ہے اور ہم بھی پوری طرح تیار ہیں یہاں تو وہ زندہ کسی صورت میں داخل نہیں ہو سکتے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" تم وہ مشن مکمل کر کے فوراً اصل پارٹی کے حوالے کر دو ۔ اس طرح کام ختم ہو جائے گا پھر یہ لوگ تمہاری بجائے اصل پارٹی کے پیچھے لگ جائیں گے"...... فرانکو نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا عمران نے اس طرح اثبات میں سر ہلا دیا جیسے فرانکو درست لائن پر بات کر رہا ہو۔



"کام مکمل ہو رہا ہے ۔ زیادہ سے زیادہ تین چار روز کے اندر ہو جائے گا ۔ پھر اسے اصل پارٹی کے حوالے کر دیا جائے گا تم بہرحال انہیں تلاش کرتے رہو ۔ مجھے یقین ہے کہ وہ لوگ ابھی تک وہیں ہوں گے ۔ عمران ایسا آدمی ہے جو کسی پر حملہ کرنے سے پہلے اس کے متعلق ہر پہلو سے پوری تفصیلات حاصل کرتا ہے اور یقیناً وہ یہاں آنے سے پہلے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں مکمل معلومات حاصل کرنے کے چکر میں ہو گا ۔ ڈیوڈ کو اتنا معلوم نہیں تھا کہ جس سے عمران کی تسلی ہو سکے ۔ گڈ بائی"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے کریڈل دبا کر رابطہ ختم کیا اور رسیور فرانکو کی گردن سے علیحدہ کیا اور اسے کریڈل پر رکھ دیا۔

" تم کبھی سان کارا گئے ہو"...... عمران نے دوبارہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ہاں کئی بار گیا ہوں ۔ کیوں"...... فرانکو نے چونک کر پوچھا۔

"کس چیز پر گئے تھے ۔ وہاں طیارے جاتے ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"رانو کا بندرگاہ سے خصوصی لانچ پر جاتا ہوں اور یہ لانچ سان کارا سے خصوصی طور پر آتی ہے ۔ اس میں انتہائی حفاظتی انتظامات ہیں"۔ فرانکو نے جواب دیا۔

"اگر تمہیں کبھی اچانک اور فوری جانا پڑ جائے تو"...... عمران نے کہا۔

"نہیں ...... ایسا ناممکن ہے ۔ پہلے ڈین سے بات ہو گی ۔
اجازت دے گا اور پھر یا تو اپنا خصوصی ہیلی کاپٹر بھیجے گا یا پھر سپیشل
لانچ اس کے علاوہ وہاں پہنچنا کسی طور بھی ممکن نہیں ہے ۔ وہاں ا
آٹو میٹک میزائل نصب ہیں کہ کوئی لانچ یا کوئی ہیلی کاپٹر ہیڈ کوا
سے بیس کلو میٹر کے دائرے میں داخل ہوتے ہی خود بخود ہٹ ہو جا
ہے"...... فرانکو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"وہاں کے رہنے والے وہاں سے آتے جاتے تو رہتے ہوں
گے"...... عمران نے کہا۔
"جو کوئی بھی آتا ہے یا جاتا ہے ۔ ڈین کی خصوصی اجازت کے ب
نہ آسکتا ہے اور نہ جا سکتا ہے"...... فرانکو نے جواب دیا۔
"خصوصی اجازت کے بعد کیا ہوتا ہے ۔ مطلب ہے کہ کس طر
لوگ آتے جاتے ہیں"...... عمران نے پوچھا۔
"ڈین یا تو ہیلی کاپٹر بھیجتا ہے اور یا سپیشل لانچ ۔ بس"۔ فرانکو
کہا۔
"اگر تم وہاں اب جانا چاہو تو کیا وہ تمہیں خصوصی اجازت د
دے گا"...... عمران نے پوچھا۔
"مجھے ۔ مگر میں کیوں جاؤں گا"...... فرانکو نے چونک کر حیر
بھرے لہجے میں پوچھا۔
"فرض کیا اگر تمہیں جانا ہی پڑے تو"...... عمران نے کہا۔
"میں کیا کہہ سکتا ہوں ۔ اس وقت وہ اس عمران اور اس



تھیوں کے بارے میں بے حد تپی ہو رہا ہے ۔ اس وقت تو مشکل ہے
البتہ اگر میرے آدمیوں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ٹریس
کے ختم کر دیا تو پھر البتہ وہ مجھے ضرور خوش آمدید کہے گا"...... فرانکو
نے کہا۔
"تمہارے جو آدمی عمران اور اس کے ساتھیوں کو تلاش کر رہے
ہیں ۔ کیا وہ تمہیں براہ راست رپورٹ دیتے ہیں"...... عمران نے
پوچھا۔
"وہ میرے ایکشن گروپ کے چیف لارنس کو رپورٹ دیتے ہیں اور
لارنس رات کو مجھے رپورٹ دیتا ہے"...... فرانکو نے جواب دیتے
ہوئے کہا۔
"لارنس بھی ٹریسا کلب میں ہے"...... عمران نے پوچھا۔
"نہیں وہ لارنس کلب کا مینجر ہے ۔ میں نے اپنی اس قسم کی
آدمیوں کا تعلق لارنس کلب سے رکھا ہوا ہے ۔ ٹریسا کلب سے
"...... فرانکو نے جواب دیا۔
"ڈین بھی اس لارنس کو جانتا ہے"...... عمران نے پوچھا۔
"نہیں وہ صرف میرا دوست ہے ۔ میرے آدمیوں کے متعلق اسے
معلوم نہیں ہے"...... فرانکو نے جواب دیا۔
"ڈین نے کرنل جیکارڈ کا ذکر کیا تھا کہ وہ اسرائیل سے آچکا ہے ۔
تم نے اس کا ذکر نہیں کیا تھا ۔ یہ کون ہے"...... عمران نے

"اسرائیل کی سب سے طاقتور تنظیم جی پی فائیو کے کرنل ڈیوڈ کا اسسٹنٹ ہے۔ انتہائی ہوشیار اور تیز آدمی ہے۔ عمران اور اس کے ساتھی اسرائیل میں جا کر کام کرتے رہے ہیں اور کرنل جیکارڈ جو کہ اس وقت کیپٹن تھا۔ ان کے بارے میں اچھی طرح جانتا ہے۔ اس لئے ڈین نے بھاری معاوضے پر اس کی خدمات حاصل کی ہیں وہ اپنے گروپ سمیت سان کارا پہنچ گیا ہے۔ وہ اب وہاں کا انچارج ہو گا اور عمران اور اس کے ساتھیوں کو سان کارا میں داخل ہونے سے روکے گا ویسے مجھے یقین ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی کسی صورت بھی سان کارا میں داخل نہیں ہو سکتے۔ وہاں کوئی ایسا خلا نہیں ہے جس کا فائدہ وہ اٹھا سکیں"...... فرانکو نے کہا۔

"ہر انتظام میں کوئی نہ کوئی خلا ہوتا ہے۔ مسٹر فرانکو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہوتا ہو گا۔ لیکن اس میں نہیں ہے۔ یہ انتہائی فول پروف انتظامات ہیں"...... فرانکو نے جواب دیا۔

"جتنا انتظام فول پروف ہوتا ہے اتنا ہی اس میں بڑا خلا ہوتا ہے۔ اب دیکھو اگر تم ڈین کو فون کر کے کہو کہ تمہارے آدمیوں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ کر دیا ہے اور پھر تم اپنے ساتھیوں کے ساتھ سان کارا جاؤ تو کیا وہ تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو سان کارا لانے کے لئے سپیشل لانچ یا ہیلی کاپٹر نہ بھیجے گا"...... عمران نے کہا۔

"میں دشمنوں کی بات کر رہا تھا۔ دوستوں کی نہیں"...... فرانکو



نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"دشمن بھی تو دوستوں کے روپ میں جا سکتے ہیں۔ مثلاً اگر عمران تمہارے روپ میں وہاں پہنچ جائے"...... عمران نے کہا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ عمران کیسے جا سکتا ہے۔ یہ تم نے اچانک کیسی باتیں شروع کر دی ہیں"...... فرانکو نے چونک کر کہا۔

"کیوں نہیں جا سکتا۔ ضرور جا سکتا ہے۔ تمہارا قد و قامت مجھ سے ملتا ہے۔ باقی کام میں خود کر لوں گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں"...... فرانکو نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

"مسٹر فرانکو میرا نام علی عمران ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے اپنے اصل لہجے میں کہا۔

"تم۔ تم۔ عم۔ عم۔ عمران۔ نہیں"...... فرانکو نے رک رک کر کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کی گردن جھٹکے سے ایک طرف کو ڈھلک گئی۔ وہ حیرت اور صدمے کی وجہ سے بے ہوش ہو گیا تھا عمران کمرے سے باہر آ گیا۔

"مذاکرات طویل نہیں ہو گئے آپ کے"۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں لیکن بہرحال کامیاب رہے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا ضرورت تھی اتنا وقت ضائع کرنے کی"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ضرورت تھی تنویر جو کچھ میں نے مذاکرات سے حاصل کیا ہے وہ تشدد سے کبھی معلوم نہیں ہو سکتا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تفصیل بتانی شروع کر دی۔

"میری تو سمجھ میں کچھ نہیں آیا۔ کیا کامیابی حاصل کی ہے"۔ تنویر نے حیران ہو کر کہا۔

"میں عمران صاحب کی پلاننگ سمجھ گیا ہوں۔ اب یہ فرانکو کی آو میں ڈین سے بات کریں گے اور اسے اطلاع دیں گے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ٹریس کر کے ختم کر دیا گیا ہے۔ اس طرح وہ مطمئن ہو جائے گا اور پھر سان کارا آنے کی بات کریں گے تو چونکہ اس کے نزدیک خطرہ ختم ہو گیا ہو گا۔ اس لئے وہ اطمینان سے لانچ یا ہیلی کا بھجوا دے گا اور ہم سان کارا پہنچ جائیں گے"...... خاور نے کہا۔

"تو تم واقعی درست نتیجے پر پہنچے ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"واقعی اس لحاظ سے تو مذاکرات واقعی کامیاب رہے ہیں۔ ایک بات تو بتاؤ آخر تمہارا ذہن اس قدر گہرائی میں کیسے سوچ ہے"...... تنویر نے کہا اور عمران بے اختیار ہنس دیا۔

"تم یہ بتاؤ کہ تم اس قدر صاف دلی سے اپنی غلطی اور دوسرے کی کامیابی کا اعتراف کیسے کر لیتے ہو"...... عمران نے کہا۔



"حقیقت تو حقیقت ہی ہوتی ہے۔ اس کا اعتراف کیوں نہ کیا جائے"۔ تنویر نے کہا۔

"تمہاری یہی بات تو تمہیں عظیم بنا دیتی ہے تنویر"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور تنویر بھی بے اختیار مسکرا دیا۔

کرنل جیکارڈ درمیانے قد اور چھریرے بدن کا آدمی تھا وہ اس وقت ایک واچ ٹاور پر بیٹھا دوربین آنکھوں سے لگائے دور دور تک پھیلے ہوئے سمندر کا جائزہ لے رہا تھا کہ اچانک پاس پڑے ہوئے انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی۔ اس کے ساتھ بیٹھے ہوئے دوسرے آدمی نے رسیور اٹھا لیا۔

"واچ ٹاور ٹو نٹی ون"...... اس آدمی نے کہا۔

"کرنل جیکارڈ یہاں موجود ہیں"...... دوسری طرف سے آنے والی آواز کرنل جیکارڈ کے کانوں میں پڑی تو اس نے چونک کر دوربین آنکھوں سے ہٹائی اور ہاتھ بڑھا کر رسیور پکڑ لیا۔

"یس کرنل جیکارڈ بول رہا ہوں"...... کرنل جیکارڈ کا لہجہ قدرتی طور پر سخت تھا۔

"چیف آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں"...... دوسری طرف سے



ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کراؤ بات"...... کرنل جیکارڈ نے کہا۔

"ہیلو کرنل جیکارڈ میں ڈین بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک دوسری آواز سنائی دی۔

"یس ڈین کیا بات ہے۔ تمہارے لہجے میں مسرت کی جھلکیاں نمایاں ہیں"...... کرنل جیکارڈ نے کہا۔

"اطلاع ہی ایسی ملی ہے کرنل جیکارڈ۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو ناراک میں ہلاک کر دیا گیا ہے"...... دوسری طرف سے مسرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"اوہ کب۔ کس نے اطلاع دی ہے"...... کرنل جیکارڈ بھی ڈین کی بات سن کر بے اختیار اچھل پڑا۔

"یہاں میرے دفتر میں آجاؤ پھر تفصیل سے باتیں ہوں گی"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"عمران اور اس کے ساتھی ختم ہو گئے۔ حیرت ہے"...... کرنل جیکارڈ نے اس طرح بڑبڑاتے ہوئے کہا جیسے اسے اس بات پر یقین نہ آ رہا ہو۔ بہرحال وہ اٹھا اور ٹاور سے نیچے اترتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ڈین کے کمرے میں داخل ہو رہا تھا۔ ڈین کے چہرے پر بے پناہ مسرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

"یہ سب کیسے ہوا۔ کیا واقعی ایسا ہوا بھی ہے یا نہیں"...... کرنل جیکارڈ نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ہاں ........ فرانکو نے اطلاع دی ہے اور فرانکو کی اطلاع حتمی ہوتی ہے ۔ اس کا گروپ مسلسل عمران اور اس کے ساتھیوں کو ٹریس کر رہا تھا ۔ آخر کار انہوں نے اسے ٹریس کر لیا ...... چار افراد کا گروپ تھا ۔ چاروں کا خاتمہ کر دیا گیا ہے" ....... ڈین نے مسرت بھرے لہجے میں کہا ۔

"کیا تم نے چیک کر لیا ہے کہ جو کچھ فرانکو نے بتایا ہے وہ درست ہے" ...... کرنل جیکارڈ نے کہا ۔

"کیا مطلب فرانکو جھوٹ بولنے والا آدمی ہی نہیں ہے ۔ اس معاملے میں مجھے اس پر سو فیصد اعتماد ہے" ........ ڈین نے کہا ۔

"ہو گا اعتماد لیکن کیا مرنے والے واقعی عمران اور اس کے ساتھی ہیں" ...... کرنل جیکارڈ نے کہا ۔

"ہاں فرانکو نے ان کے میک اپ صاف کر کے انہیں باقاعدہ شناخت کیا ہے اور اتنا ہی کافی ہے" ....... ڈین نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

"دیکھو ڈین مجھے بذات خود تو تمہاری بات پر شک ظاہر کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے لیکن ایک بات بتا دوں کہ عمران اور اس کے ساتھی ایسے کھیل کھیلنے کی عادی ہیں ۔ ایسے کھیل ایک بار نہیں وہ ہزاروں بار کھیل چکے ہیں ۔ بعض اوقات تو ان کی لاشیں بھی زندہ ہو جاتی ہیں اس لئے یہ بات تمہارے اپنے مفاد میں ہے کہ تم کم از کم عمران کے معاملے میں اس طرح کا اندھا اعتماد کسی پر نہ کرو" ........



کرنل جیکارڈ نے کہا ۔

"تمہارا مطلب ہے کہ یہ سب کچھ ڈرامہ ہو سکتا ہے ۔ لیکن کس طرح" ....... ڈین نے حیران ہوتے ہوئے کہا ۔

"پہلی بات تو یہ ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی ہلاک نہ ہوئے ہوں گے ۔ ان کی جگہ کوئی اور لوگ ہیں جن پر عمران اور اس کے ساتھیوں نے اپنا ڈبل میک اپ کر کے انہیں قربانی کا بکرا بنا دیا ہو گا ڈبل میک اپ سے مطلب ہے کہ پہلے ان پر اپنا ایشیائی میک اپ کیا اور پھر اس پر دوسرا میک اپ ایکریمی کیا ۔ چنانچہ جب وہ ہلاک ہوئے تو تمہارے فرانکو نے ان کا اوپر والا میک اپ صاف کیا تو نیچے سے ایشیائی میک اپ نکل آیا اور وہ مطمئن ہو گیا کہ اس نے واقعی عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ کر دیا ہے ۔ دوسری بات یہ کہ تمہارا دوست فرانکو ہی عمران کے ہاتھ لگ گیا ہو اور اب فرانکو کی آواز اور لہجے میں خود عمران تمہیں یہ اطلاع دے رہا ہو کہ عمران اور اس کے ساتھی ختم ہو گئے ہیں ۔ وہ فوری طور پر آواز کی نقل اس طرح اتارنے کا ماہر ہے کہ تم اس کا اندازہ ہی نہیں کر سکتے ۔ اس کی کامیابی میں ایک عنصر اس کی اس مہارت کا بھی ہے" ....... کرنل جیکارڈ نے کہا اور ڈین کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں ۔

"اوہ ۔ اوہ حیرت ہے ۔ لیکن اس سے عمران کو کیا فائدہ حاصل ہو گا" ....... ڈین نے کہا ۔

"فائدہ ........ تم مطمئن ہو گئے ۔ تمہارے اطمینان کی وجہ سے

میں بھی واپس چلا گیا۔ یہاں کے حفاظتی انتظامات بھی نارمل ہو گئے۔
اب عمران اپنے ساتھیوں سمیت کسی بھی لمحے یہاں کسی بھی انداز میں
پہنچ سکتا ہے"...... کرنل جیکارڈ نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ واقعی۔ تم نے میری آنکھیں کھول دی ہیں لیکن اب
اس کا اطمینان کیسے کیا جائے۔ کیا فرانکو کو چیک کیا جائے میں خود
اس کو فون کروں"...... ڈین نے کہا۔

"نہیں اس طرح بات نہیں بنے گی۔ اس نے یقیناً جوابی چیکنگ کا
بندوبست کر لیا ہو گا۔ وہ یا اس کا کوئی ساتھی۔ فرانکو کے میک اپ میں
مطلوبہ جگہ موجود ہو گا۔ کیا تم کسی ایسے آدمی سے واقف ہو جو فرانکو کو
جانتا ہو لیکن فرانکو اس کو نہ جانتا ہو۔ وہ اس کے آدمیوں سے اور فرانکو
سے ہٹ کر اس ساری کارروائی کی تصدیق کرے"...... کرنل جیکارڈ
نے کہا۔

"نہیں میں کسی ایسے آدمی سے واقف نہیں ہوں اور فرانکو کے
گروپ میں بھی صرف فرانکو سے ہی واقف ہوں اس کے کسی اور آدمی
سے نہیں"...... ڈین نے جواب دیا۔

"پھر کیسے تصدیق ہو سکتی ہے اور تصدیق ہونی بے حد ضروری
ہے"...... کرنل جیکارڈ نے کہا۔

"ان کی لاشیں یہاں منگوا لوں۔ تاکہ تم خود ان کی چیکنگ کر
لو"...... ڈین نے کہا تو کرنل جیکارڈ بے اختیار چونک پڑا۔

"یہاں نہیں...... یہاں سے ہٹ کر کسی اور جگہ...... یہاں سے



قریب کسی دوسرے جزیرے میں"...... کرنل جیکارڈ نے جواب دیا

"او۔ کے میں ابھی بات کرتا ہوں"...... ڈین نے کہا اور اس کے
ساتھ ہی اس نے میز پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا۔

"فرانکو سے بات کراؤ"...... ڈین نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ چند
لمحوں بعد گھنٹی بج اٹھی۔

"یس"...... ڈین نے رسیور اٹھاتے ہوئے کہا۔

"فرانکو سے بات کریں چیف"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو ڈین بول رہا ہوں فرانکو"...... ڈین نے کہا۔

"یس کوئی خاص بات"...... فرانکو کے لہجے میں حیرت تھی۔

"فرانکو تم ایسا کرو۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں
خصوصی ہیلی کاپٹر پر جزیرہ رابرٹو بھجوا دو۔ بلکہ تم خود ساتھ آجاؤ تو زیادہ
بہتر ہے"...... ڈین نے کہا۔

"کیوں کیا ہوا کیوں تم ایسی بات کر رہے ہو"...... دوسری طرف
سے فرانکو کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"کرنل جیکارڈ خود انہیں چیک کرنا چاہتا ہے۔ دراصل فرانکو مجھے
تو تم پر مکمل اعتماد ہے لیکن کرنل جیکارڈ کا کہنا ہے کہ عمران کوئی بھی
کھیل کھیل سکتا ہے۔ اس لئے وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی
لاشوں کو خود چیک کرنا چاہتا ہے"...... ڈین کا لہجہ معذرت خواہانہ
تھا۔

"میں لاشیں تمہارے ہیڈ کوارٹر پہنچا دیتا ہوں پھر اطمینان سے

کرنل جیکارڈ ان لاشوں کو چیک کرتا رہے گا"...... دوسری طرف سے فرانکو نے کہا۔

"نہیں ہیڈ کوارٹر میں نہیں۔ میں ان کی لاشیں بھی ہیڈ کوارٹر میں برداشت نہیں کر سکتا۔ جزیرہ رابرٹو ٹھیک رہے گا۔ کرنل جیکارڈ کو میں وہاں بھجوا دوں گا"...... ڈین نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں بندوبست کرتا ہوں۔ یہاں ناراک سے لاشیں نکالنا بھی تو مسئلہ ہو گا۔ بہرحال تمہاری اور کرنل جیکارڈ کی تسلی کے لئے میں کچھ کرتا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تم ایسا کرو جزیرہ رابرٹو میں کسی بھی جگہ ہیلی کاپٹر اتار کر ایگلز بار میں اپنی آمد کی اطلاع کر دینا۔ ایگلز بار کا مینجر پراگ فوراً تمہیں مطلوبہ جگہ پہنچا دے گا اور اس کے ساتھ ہی وہ مجھے اطلاع دے دے گا۔ میں خصوصی ہیلی کاپٹر پر کرنل جیکارڈ کو وہاں بھجوا دوں گا"...... ڈین نے کہا۔

"تم خود ساتھ نہیں آؤ گے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"نہیں کرنل جیکارڈ آئے گا۔ جب یہ تصدیق کر دے گا کہ یہ واقعی عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں ہیں تو پھر میں خود بھی آجاؤں گا"...... ڈین نے کہا۔

"ٹھیک ہے...... لاشیں میں برقی بھٹی میں ڈلوانے ہی والا تھا کہ تمہاری کال مل گئی۔ او۔ کے میں رابرٹو پہنچ جاؤں گا۔ بہتر یہی ہے کہ پوری طرح ان کے بارے میں تسلی ہو جائے۔ گڈ بائی"......



دوسری طرف سے فرانکو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی ڈین نے رسیور رکھ دیا۔

"میرا تو خیال ہے کہ فرانکو کو ڈاج نہیں دیا جا سکتا وہ بے حد ہوشیار اور کایاں آدمی ہے"...... ڈین نے کہا۔

"سب کچھ ممکن ہے ڈین۔ گو فرانکو نے جس انداز میں گفتگو کی ہے اس سے میرا شک وشبہ بھی قدرے کم ہو گیا ہے۔ لیکن اس کے باوجود نجانے کیا بات ہے کہ مجھے ان کی اتنی آسانی سے موت پر یقین نہیں آ رہا"...... کرنل جیکارڈ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"اب تم خود جا کر چیک کر لینا۔ پھر تو تسلی ہو جائے گی"۔ ڈین نے کہا۔

"نہیں میں خود نہیں جاؤں گا۔ پہلے یہ بتاؤ کہ رابرٹو کتنا بڑا جزیرہ ہے"...... کرنل جیکارڈ نے پوچھا۔

"خاصا بڑا جزیرہ ہے۔ لیکن تم خود نہیں جاؤ گے تو پھر کیسے چیکنگ ہو گی"...... ڈین نے حیران ہو کر کہا۔

"میں اپنے ایک خاص آدمی کو بھیجوں گا اور اس کے جسم میں ایسا آلہ فٹ کر کے بھیجوں گا جو وہاں اس کی ہر حرکت اور گفتگو کو یہاں باقاعدہ ٹرانسمٹ کرے گا۔ اس طرح ہم یہاں بیٹھے اس چیکنگ کو بھی دیکھ لیں گے اور ان کے درمیان ہونے والی گفتگو بھی سن لیں گے۔ جب پوری طرح تسلی ہو جائے گی۔ پھر کوئی بھی کارروائی کی جا سکتی ہے"...... کرنل جیکارڈ نے کہا۔

"اوہ گڈ ایسا آلہ ہے تمہارے پاس یہ تو بے حد کار آمد چیز ہے"
ڈین نے کہا۔

"ہاں اسرائیل کی خصوصی ایجاد ہے۔جی پی فائیو اسے استعمال کر رہی ہے۔میں حفظ ماتقدم کے طور پر ساتھ لے آیا تھا"...... کرم جیکارڈ نے کہا اور ڈین نے اثبات میں سر ہلا دیا۔



ہیلی کاپٹر تیز رفتاری سے آگے بڑھا چلا جا رہا تھا۔پائلٹ سیٹ پر
یشیا سیکرٹ سروس کا ناراک میں فارن ایجنٹ راڈرک بیٹھا ہوا تھا
و کہ عمران اسکے ساتھ اور عقبی سیٹوں پر صفدر تنویر اور خاور بیٹھے
ئے تھے۔یہ ہیلی کاپٹر راڈرک کی مدد سے ہی حاصل کیا گیا تھا۔
ن اور اس کے ساتھی ایکریمین میک اپ میں تھے۔جب کہ عمران
و کے میک اپ میں تھا۔فرانکو سے معلومات حاصل کرنے کے بعد
ن نے فرانکو کو تو ہلاک کرا دیا تھا۔جب کہ خود اس نے راڈرک
ل کر ٹرانس اسکواڈ کے ہیڈ کوارٹر پہنچنے کے لئے خصوصی انتظامات
تھے۔ناراک میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے کئی فارن ایجنٹس تھے
عمران نے راڈرک کا انتخاب دو وجوہات کی بنا پر کیا تھا۔ایک تو یہ
وہاں کے محکمہ فون میں اعلیٰ پوسٹ پر فائز تھا اور دوسری بات یہ
اس کا قد و قامت بھی عمران سے ملتا جلتا تھا۔عمران نے سب سے

پہلے تو راڈرک کے ذریعے ثریبا بار میں فرانکو کے خصوصی نمبر کو
رہائش گاہ والے نمبر کے ساتھ تبدیل کرایا تھا۔فرانکو چونکہ اسے
تھا کہ ڈین کے ساتھ صرف اس کا لنک ہے۔اس لئے وہ مطمئن تھا
ڈین فرانکو کے اس فون نمبر کے علاوہ اور کسی سے رابطہ نہیں کر
اور پھر عمران نے ڈین کو فون پر پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ٹریس کر
ہلاک کر دینے کی اطلاع دے دی لیکن اس نے جان بوجھ کر او
بات نہ کی تھی کیونکہ اسے معلوم تھا کہ ڈین جب مطمئن ہو جائے
پھر وہ فرانکو کے میک اپ میں اطمینان سے سان کارا جزیرے پر
جائے گا۔راڈرک کا انتخاب اس نے اس لئے کیا تھا کہ ہو سکتا ہے
ڈین مزید تسلی کے لئے اپنے کسی آدمی کو وہاں سے بھیجے۔لیکن
نے سوائے مسرت کے اظہار کے اور کچھ نہ کہا تھا وہ صرف ز
اطلاع پر ہی مطمئن نظر آرہا تھا لیکن تھوڑی دیر بعد اس کا فون دوبا
اور اس نے لاشیں رابرٹو جزیرے پر پہنچانے کا کہا تھا۔کیونکہ اس
کرنل جیکارڈ مطمئن نہ تھا۔عمران نے اس لئے حامی بھر لی کہ
اس طرح کرنل جیکارڈ وہاں آئے گا تو اسے قابو کیا جا سکتا ہے
طرح بھی ہیڈ کوارٹر میں داخل ہوا جا سکتا ہے۔چنانچہ اس نے
کی مدد سے ہیلی کاپٹر چارٹرڈ کیا اور اب وہ اس ہیلی کاپٹر میں سوار
جزیرے کی طرف اڑے چلے جا رہے تھے۔

"عمران صاحب جیکارڈ کی تسلی آپ کس طرح کرائیں گے۔
حد ہوشیار اور چالاک آدمی لگتا ہے"...... صفدر نے کہا۔



تنویر کی لاش دکھا دوں گا اور بس اس کا چہرہ دیکھ کر ہی وہ جیکارڈ
جیکال یعنی گیدڑ بن کر دم دبائے بھاگ کھڑا ہو گا"...... عمران
مسکراتے ہوئے کہا۔

"میری لاش تو وہ دیکھے یا نہ دیکھے تمہاری لاش وہ ضرور دیکھے گا اور
ساری عمر خواب میں ڈرتا رہے گا"...... تنویر نے فوراً ہی منہ
بناتے ہوئے جواب دیا اور وہ سب ہنس پڑے۔

"لاش دکھانے کی ضرورت ہی کیا ہے"...... خاور نے کہا تو صفدر
چونک پڑا۔

"ضرورت تو ہو گی اس کے بغیر وہ کیسے مطمئن ہو گا"...... صفدر
حیرت بھرے لہجے میں خاور کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"خاور درست کہہ رہا ہے۔ہم لاشوں کی نمائش تو بہرحال نہیں کر
سکیں گے۔لاشیں ظاہر ہے جزیرے پر کسی خفیہ مقام پر رکھی
جائیں گی اور پھر جیسے ہی جیکارڈ وہاں پہنچے گا۔اسے پکڑ لیا جائے گا اور
تسلی کر دی جائے گی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ویری گڈ۔واقعی اس پہلو کی طرف تو میرا خیال ہی نہ گیا تھا"۔صفدر
نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"پھر تم راڈرک کو کیوں ساتھ لے آئے ہو۔ان کو ساتھ لے آنے
کی ضرورت تھی"...... تنویر نے کہا۔

"ایسا تو صرف حفظ ماتقدم کے طور پر کیا جا رہا ہے۔نجانے وہاں
کیا حالات پیش آئیں۔ہو سکتا ہے کہ واقعی لاشوں کی نمائش بھی

کرنی پڑے"...... عمران نے جواب دیا اور صفدر اور تنویر نے اث
میں سرہلا دیئے۔
"لیکن عمران صاحب یہ بھی تو ضروری نہیں ہے کہ جیکارڈ خود
ہو سکتا ہے وہ اپنے کسی آدمی کو بھیج دے۔ جو آپ کو شناخت کر
ہو"...... خاور نے کہا۔
"ہاں بالکل ہو سکتا ہے۔ کیونکہ ڈین تو مطمئن ہو گیا تھا لیکن
جیکارڈ کی وجہ سے یہ سارا کھیل شروع ہوا ہے۔ بہرحال وہاں پہنچ
سہی۔ پھر جو ہو گا دیکھا جائے گا"...... عمران نے کہا اور ہیلی کاپ
خاموشی طاری ہو گئی۔ انہیں ناراک سے روانہ ہوئے آج دوسرا
اور اس وقت وہ خلیج میکسیکو کو کراس کرتے ہوئے جزائر غرب الہن
قریب ہوتے جا رہے تھے اور پھر تقریباً چھ گھنٹے کے مزید سفر کے
اس علاقے کے سب سے بڑے جزیرے رابرٹو پر پہنچ گئے۔
راڈرک کا یہ سارا علاقہ دیکھا ہوا تھا۔ اس لئے اس نے شہر سے
ایک چھدرے سے جنگل میں ہیلی کاپٹر اتار دیا۔
"یہاں ہمیں کسی ہوٹل میں رہنا ہو گا"...... عمران نے ہیلی
سے نیچے اترتے ہوئے کہا۔
"یہاں پرائیویٹ رہائش گاہ بھی مل سکتی ہے۔ میں نے اسی
یہاں ہیلی کاپٹر اتارا ہے کیونکہ ایسی رہائش گاہیں یہاں سے قریب
شکاری لوگ ایسی رہائش گاہ مختصر عرصے کے لئے حاصل کر لیتے ہیں
وہاں انہیں تنہائی کے ساتھ ساتھ ہر قسم کی سہولت بھی مل



...... راڈرک نے کہا۔
"گڈ پھر جا کر ایک رہائش گاہ حاصل کرو۔ ہم یہیں ٹھہرتے
...... عمران نے کہا تو راڈرک سر ہلاتا ہوا دائیں طرف کو آگے
چلا گیا۔ اس کی واپسی تقریباً ایک گھنٹے بعد ہوئی۔
"آیئے ہیلی کاپٹر پر وہاں چلتے ہیں۔ میں نے سب سے بڑی رہائش گاہ
ل کی ہے۔ وہاں دو کاریں بھی موجود ہیں اور باقی ہر قسم کا سامان
...... راڈرک نے واپس آکر کہا تو عمران نے اثبات میں سرہلا دیا
پھر تھوڑی دیر بعد جب ہیلی کاپٹر راڈرک نے ایک وسیع و عریض
طے کے اندر اتارا تو وہاں واقعی دو گیراج بنے ہوئے تھے جن میں
بھی موجود تھیں۔ احاطے کے اندر بنی ہوئی عمارت بھی جدید
شدہ تھی۔ کمرے ہر قسم کے ساز و سامان سے سجے ہوئے تھے۔
سل سفر کی وجہ سے وہ چونکہ تھکے ہوئے تھے۔ اس لئے عمران نے
ک کو ساتھ لیا اور باقی ساتھیوں کو اس نے آرام کرنے کا کہا اور
راڈرک کے ساتھ کار میں بیٹھ کر شہر کی طرف روانہ ہو گیا۔ کار
ائیونگ سیٹ پر بھی راڈرک تھا۔
"نگز بار تم نے دیکھا ہوا ہے"...... عمران نے کہا۔
"جی ہاں اس علاقے کا سب سے بڑا بار ہے"...... راڈرک نے
ب دیا اور عمران نے اثبات میں سرہلا دیا۔
"یہ پروگ اس کا منیجر ہے۔ اسے ٹٹولنا پڑے گا۔ جس طرح ڈین
اس کا حوالہ دیا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ اس کا خاص آدمی

ہے"...... عمران نے کہا اور راڈرک نے منہ سے جواب دینے
بجائے اثبات میں سر ہلا دیا اور تھوڑی دیر بعد کار شہر میں داخل ہو
خاصا بڑا اور جدید شہر تھا۔ مختلف سڑکوں پر گھومنے کے بعد ایک
منزلہ وسیع و عریض عمارت کے سامنے پہنچ کر راڈرک نے کار کمپ
گیٹ میں موڑی اور پھر اسے ایک طرف بنی ہوئی پارکنگ کی طرف
لے جانے لگا۔

"یہ بار ہے یا ہوٹل"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا

"مین ہال بار ہے اور باقی رہائشی کمرے ہیں جو سیاحوں کو بک
جاتے ہیں۔ بار کے علاوہ باقی تمام سرگرمیاں اوپر والی منزلوں میں
ہوتی ہیں"...... راڈرک نے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں
ہلا دیا۔ پارکنگ میں کار روک کر وہ نیچے اترے اور واپس مڑ کر
عمارت کی طرف بڑھ گئے۔ مین ہال واقعی بے حد وسیع تھا اور
طرف فلور بنا ہوا تھا۔ جب کہ باقی سارا ہال بار تھا۔ شراب کی تیز
منشیات کا دھواں ہال میں بھرا ہوا تھا۔

"منیجر کا دفتر کہاں ہے"...... راڈرک نے ایک ویٹر کو روک
پوچھا۔

"بائیں ہاتھ پر گیلری کے اندر"...... ویٹر نے جواب دی
راڈرک اور عمران دونوں اس طرف کو بڑھ گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ
کے کمرے میں داخل ہو رہے تھے۔ چوڑے چہرے اور چوڑے جسم
مالک منیجر شکل و صورت سے ہی چھٹا ہوا غنڈہ لگ رہا تھا۔ اس



پیشانی پر بائیں طرف ایک نیلے رنگ کا ستارہ کھال کے اندر گدا ہوا
تھا جس میں شاید چمکدار رنگ بھرا گیا تھا کہ وہ ستارہ ہیرے کی طرح
چمک رہا تھا۔ اس کی تیز نظریں عمران اور راڈرک پر جمی ہوئی تھیں۔
کمرے میں اس وقت دو مسلح افراد بھی ایک طرف دیوار کے ساتھ پشت
لگائے کھڑے ہوئے تھے۔ ان دونوں کے ہاتھوں میں مشین گنیں
تھیں۔

"میرا نام فرانکو ہے اور یہ میرا ساتھی ہے راڈرک۔ ہم ناراک سے
آئے ہیں"...... عمران نے آگے بڑھ کر فرانکو کے لہجے میں اپنا تعارف
کراتے ہوئے کہا اور فرانکو کا نام سنتے ہی پراگ بے اختیار اچھل کر کھڑا
ہو گیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ آپ۔ اوہ۔ آیئے تشریف رکھیئے۔ مجھے چیف نے اطلاع
دے دی تھی"...... پراگ نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا اور ساتھ
ہی مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔

"ان کا نام راڈرک ہے"...... عمران نے کہا اور پراگ نے
راڈرک سے بھی ہاتھ ملایا۔

"تم جاؤ اور سنو تھری ہارس کی تین بوتلیں بھجوا دو فوراً"۔ پراگ
نے واپس کرسی پر بیٹھتے ہوئے ان دونوں مسلح افراد سے کہا اور وہ
دونوں سر ہلاتے ہوئے تیزی سے باہر چلے گئے۔

"تمہارے چیف ڈین نے تمہیں کیا ہدایات دی ہیں"۔ عمران نے
پوچھا۔

" جی انہوں نے کہا کہ آپ جو کہ ناراک کے بہت بڑے آدمی ہیں ۔ جیسے ہی یہاں پہنچیں آپ کو انتہائی عزت واحترام دیا جائے اور اس کے بعد انہیں کال کر کے اطلاع دی جائے اور آپ سے بات کرائی جائے "...... پراگ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" لیکن جب تک میں نہ کہوں تم نے اسے کال نہیں کرنا۔ میں پہلے تم سے چند باتیں کرنا چاہتا ہوں "...... عمران نے کہا۔

" جی آپ حکم فرمائیں ۔آپ کی خدمت تو میرا فرض ہے "۔ پراگ نے کہا ۔ اس کا لہجہ اس قدر مؤدبانہ تھا کہ عمران سمجھ گیا کہ ڈین نے اسے خاص طور پر ہدایات دی ہیں ورنہ اس قسم کے غنڈے اس قدر مؤدبانہ لہجہ اختیار کرنا اپنی توہین سمجھتے ہیں ۔

" یہ ایگلز بار کا مالک ڈین ہے "...... عمران نے کہا۔

" جی ہاں چیف ہی مالک ہیں ۔ بلکہ یہ کیا ۔یہاں کے بڑے بڑے سب ہوٹلوں اور باروں کے وہی مالک ہیں وہ بہت بڑے آدمی ہیں جناب "...... پراگ نے جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران مزید کوئی بات کرتا ۔دروازہ کھلا اور ایک نیم عریاں لڑکی ٹرے میں شراب کی تین بوتلیں رکھے اندر داخل ہوئی اور اس نے بڑی ادا سے مسکراتے ہوئے ایک ایک بوتل ان تینوں کے سامنے رکھ دی اور پھر پراگ کے اشارے پر خاموشی سے واپس چلی گئی ۔

" یہ لیجئے جناب یہ یہاں کی سب سے قیمتی شراب ہے "...... پراگ نے اپنی والی بوتل کھولتے ہوئے کہا۔



" ہم صرف فرصت کے وقت پیتے ہیں ۔ہم تمہارا یہ تحفہ واپس اپنے ساتھ لے جائیں گے اور اطمینان سے اس سے لطف اندوز ہوں گے "۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" اوہ اچھا جیسے آپ کی مرضی جناب ۔آپ کہاں ٹھہرے ہیں ۔یہاں میں نے آپ کے لئے خصوصی انتظامات کرالئے ہیں "...... پراگ نے چونک کر کہا۔

" ہمارے ساتھ لاشیں ہیں ۔اس لئے ہم یہاں نہیں ٹھہر سکتے "۔ عمران نے جواب دیا۔

" لاشیں ۔ کیا ۔ کیا مطلب "...... پراگ کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں ۔

" اس کا مطلب ہے ڈین نے تمہیں اس بارے میں کچھ نہیں بتایا "...... عمران نے کہا۔

" نہیں جناب "...... پراگ نے جواب دیا۔

" او ۔کے تم چھوڑو ۔ یہ دوسرا مسئلہ ہے ۔ تم مجھے یہ بتاؤ کہ تم لوگ یہاں سے سان کارا جانے کے لئے کیا ذریعہ استعمال کرتے ہو "...... عمران نے کہا۔

" وہاں تو جناب کوئی نہیں جا سکتا ۔چیف کے آدمی یا چیف کبھی کبھار خود اپنے خصوصی ہیلی کاپٹر پر یہاں آتے ہیں "...... پراگ نے جواب دیا۔

" تم یہاں کے رہائشی ہو ۔ میرا مطلب ہے شروع سے یہیں کے

رہائشی ہو یا کسی اور علاقے سے یہاں آئے ہوئے ہو"........ عمران نے کہا۔

"میرے آباؤاجداد یہاں کے رہائشی ہیں جناب"........ پراگ نے جواب دیا۔

"اور تم اپنے چیف کے وفادار بھی ہو۔ کیا تم میرے سامنے حلف لے سکتے ہو"........ عمران نے کہا۔

"حلف کیا مطلب جناب میں سمجھا نہیں آپ کی بات"........ پراگ نے حیران ہو کر کہا۔

"اس بات کا حلف کہ تم واقعی اپنے چیف ڈین کے وفادار ہو اور اس کے مفادات کا ہر صورت میں تحفظ بھی کر سکتے ہو"........ عمران نے کہا۔

"جی بالکل"........ پراگ نے کہا اور پھر اس نے ہاتھ اٹھا کر باقاعدہ حلف لے کر وفاداری کا اعلان کر دیا۔

"یہاں ہماری بات چیت کہیں سنی تو نہیں جا سکتی"........ عمران نے لہجے کو قدرے پراسرار بناتے ہوئے کہا۔

"نہیں جناب۔ یہاں اب جب تک میں خود نہ کہوں کوئی بھی اندر نہیں آسکتا۔ دونوں مسلح محافظ باہر دروازے پر موجود ہیں اور یہ کمرہ ساؤنڈ پروف ہے"........ پراگ نے جواب دیا لیکن اب اس کے چہرے پر تجسس کے آثار نمایاں ہو گئے تھے۔

"سنو تمہارا چیف اور میرا دوست ڈین اس وقت شدید خطرے میں



ہے۔ اسرائیل سے ایک آدمی جیکارڈ بظاہر اس کا دوست بن کر اپنے گروپ سمیت وہاں آیا ہے۔ لیکن دراصل اس کا تعلق ڈین کے ایک مخالف گروپ سے ہے اور اس کا مقصد ہیڈ کوارٹر پر قبضہ کرنا ہے۔ لیکن ڈین کو اس نے ایسا چکر دے رکھا ہے کہ وہ اسے اپنا دوست سمجھتا ہے۔ میں اس جیکارڈ کی اصلیت ڈین کے سامنے لانا چاہتا ہوں۔ لیکن اگر میں نے اسے فون یا ٹرانسمیٹر پر کچھ بتایا تو جیکارڈ فوراً حرکت میں آجائے گا اور پھر ڈین لامحالہ اس کے ہاتھوں مارا جائے گا۔ ڈین کو بچانے کے لئے ضروری ہے کہ میں اپنے ساتھیوں سمیت خفیہ طور پر سان کارا پہنچ جاؤں۔ کسی ایسے ذریعے سے جس سے وہاں موجود ڈین اور جیکارڈ کو معلوم نہ ہو سکے۔ تاکہ میں اس جیکارڈ پر پہلے قابو پا لوں پھر اس کی اصلیت سامنے لاؤں۔ وہاں کے حفاظتی انتظامات کا مجھے علم ہے وہاں عام طریقے سے کسی صورت ہی نہیں پہنچا جا سکتا۔ لیکن یہاں کے رہنے والے بہرحال ایسے راستوں سے واقف ہوں گے جس سے وہاں خفیہ طور پر پہنچا جا سکتا ہے اور یہ ڈین کی ذات اور ہیڈ کوارٹر کی بقا کے لئے ضروری ہے لیکن پرابلم وہی ہے کہ جب تک ہم وہاں پہنچ نہ جائیں جیکارڈ کو اس کا علم نہ ہو سکے"........ عمران نے کہا۔

"جناب ایسا تو کوئی راستہ نہیں ہے۔ وہاں تو انتہائی سخت حفاظتی انتظامات ہیں"........ پراگ نے سوچنے کے سے انداز میں کہا۔

"زیر آب راستے تو ہوتے ہیں"........ عمران نے کہا۔

"زیر آب۔ کیا مطلب۔ زیر آب کیسے راستے ہوتے ہیں آپ کا

مطلب آبدوز سے ہے"........ پراگ نے حیران ہو کر کہا۔
"تمہیں شاید ان باتوں کا تجربہ نہیں ہے۔ غوطہ خوری کے ذریعے
بھی وہاں زیر آب رہ کر پہنچا جا سکتا ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ وہاں کوئی ایسا
راستہ یا دراڑ ہو کہ جو جزیرے کے اندر کہیں جا نکلتا ہو۔ زیر آب
راستوں سے میرا مطلب یہ تھا"........ عمران نے کہا۔
"اوہ اوہ جناب واقعی۔ آپ کی بات میں اب سمجھ گیا ہوں۔ مجھے
واقعی اس کا تجربہ یا علم نہیں ہے لیکن رومانو کی ساری زندگی انہی
دھندوں میں گزری ہے۔ وہ ایسے راستوں سے بخوبی واقف ہو گا۔"
پراگ نے کہا تو عمران چونک پڑا۔
"رومانو کون ہے"........ عمران نے کہا۔
"بوڑھا آدمی ہے۔ کسی زمانے میں بحری قزاق بھی رہا ہے۔ انتہائی
گھاگ ہے۔ عرب الہند کے تمام جزیروں کے ایک ایک چپے سے
واقف ہے"........ پراگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"گڈ اس سے ملاقات کہاں ہو سکتی ہے"........ عمران نے کہا۔
"اس کے پاس جانا پڑے گا۔ وہ بوڑھا آدمی ہے۔ کہیں آتا جاتا نہیں
ہے۔ دولت اس کے پاس بے شمار ہے۔ اس لئے عیش کر رہا
ہے"........ پراگ نے جواب دیا۔
"کیا تمہارے کہنے پر وہ صحیح معلومات مہیا کر دے گا"........ عمران
نے کہا۔
"بالکل جناب وہ میری بڑی عزت کرتا ہے۔ کیونکہ اس کی دولت



کی وجہ سے یہاں کے بدمعاش اس کے سر رہتے تھے۔ اس نے مجھ سے
مدد مانگی اور یہاں میری مرضی کے بغیر کوئی حرکت نہیں کرتا۔ میں نے
سب کو منع کر دیا کہ کوئی اس کی طرف میلی آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھے
تب سے وہ خوش ہے۔ ویسے جناب سچ پوچھیں تو میں نے ایسا اس کی
خوبصورت بیٹی کی وجہ سے کیا تھا۔ ورنہ تو سب سے پہلے اس کی ساری
دولت پر میں خود قبضہ کر لیتا۔ لیکن اس کی بیٹی انتہائی خوبصورت تھی
اور میں نے اس سے دوستی کر لی تھی"........ پراگ نے غنڈوں کے
انداز میں بات کرتے ہوئے کہا۔
"خوبصورت تھی کا کیا مطلب"........ عمران نے کہا۔
"وہ ایک ایکسیڈنٹ میں مر گئی"........ پراگ نے جواب دیا۔
"اوہ بہرحال چلو ہمارے ساتھ۔ وقت بے حد کم ہے۔ وہ جیکارڈ
کسی بھی وقت کوئی حرکت کر سکتا ہے"........ عمران نے کہا۔
"ٹھیک ہے جناب میں ابھی چلتا ہوں"........ پراگ نے کہا اور
کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا اور تھوڑی دیر بعد وہ بار سے باہر آ گئے۔
"ہمارے پاس کار ہے۔ اس پر چلتے ہیں۔ ہم تمہیں اپنی رہائش گاہ
بھی دکھا دیں گے اور پھر وہاں سے تمہیں واپس بھی یہاں چھوڑ دیں
گے"........ عمران نے کہا تو پراگ مان گیا اور چند لمحوں بعد وہ عمران
کے ساتھ ان کی کار میں بیٹھا کمپاؤنڈ گیٹ سے باہر آ گیا۔ راڈرک
ڈرائیونگ سیٹ پر تھا۔
"رومانو کی رہائش آسٹر کالونی میں ہے۔ کیا آپ کو اس کا راستہ آتا

ہے"....... پراگ نے راڈرک سے کہا۔

"ہاں میں اکثر یہاں آتا جاتا رہتا ہوں۔ اس لئے مجھے یہاں کے بارے میں مکمل معلومات حاصل ہیں"....... راڈرک نے جواب دیا اور پراگ نے اثبات میں سرہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ ایک رہائشی کالونی میں پہنچ گئے۔ رومانو کی کوٹھی کا طرز تعمیر تو قدیم تھا لیکن کوٹھی خاصی بڑی اور شاندار تھی۔ ملازم نے پراگ کو دیکھتے ہی کوٹھی کا پھاٹک کھول دیا اور راڈرک کار اندر لے گیا۔ تھوڑی دیر بعد ہی ایک بوڑھا لیکن مضبوط جسم کا آدمی ڈرائنگ روم میں پہنچ گیا۔

"پراگ تم اور اس طرح اچانک خیریت"....... بوڑھے کے لہجے میں حیرت تھی۔

"یہ میرے خاص مہمان ہیں۔ بلکہ خاص الخاص سمجھو۔ چیف ڈین کے انتہائی گہرے دوست ہیں۔ جناب فرانکو اور یہ ان کے ساتھی ہیں راڈرک۔ ناراک سے آئے ہیں۔ انہیں تم سے کام ہے"....... پراگ نے تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"مجھ سے۔ اوہ مگر۔ بہرحال حکم کریں پراگ کے لئے تو میری جان بھی حاضر ہے۔ پہلے آپ بتائیں کہ آپ کیا پینا پسند فرمائیں گے"۔ رومانو نے مصافحہ کرنے کے بعد صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"فی الحال کچھ نہیں۔ ہماری پراگ سے تفصیلی بات چیت ہو چکی ہے۔ مسئلہ خفیہ ہے۔ اس لئے آپ کوئی تفصیل نہ پوچھیں گے۔ مختصر یہ کہ ہم سان کارا میں اس طرح داخل ہونا چاہتے ہیں کہ وہاں



و کسی آدمی کو اس کا علم نہ ہو سکے"....... عمران نے کہا۔

"سان کارا۔ مگر وہاں تو انتہائی سخت حفاظتی انتظامات ہیں۔ پراگ مجھے ایک بار ان حفاظتی اقدامات کا علم ہوا تھا اور وہاں تو پراگ کا ف رہتا ہے۔ پھر"....... بوڑھے رومانو کے لہجے میں بے حد حیرت

"اسی لئے تو کہا ہے کہ آپ تفصیلات نہ پوچھیں۔ بہرحال پھر بھی طور پر بتا دیتا ہوں کہ ایک خاص وجہ سے پراگ کے چیف اور ے دوست ڈین کا یہ ہیڈ کوارٹر شدید خطرے میں ہے اور اگر ہم نے ے ٹرانسمیٹر یا فون پر مطلع کرنے کی کوشش کی تو خطرہ فوری وقوع ہو جائے گا۔ اس لئے ہم ڈین اور اس کے ہیڈ کوارٹر کو بچانے کے خفیہ طور پر وہاں جانا چاہتے ہیں۔ حفاظتی انتظامات اپنی جگہ۔ لیکن آب راستے اگر مل جائیں تو ہم خفیہ طور پر وہاں پہنچ سکتے ہیں"۔ ان نے کہا۔

"زیر آب راستے۔ میں سمجھا نہیں آپ کی بات"....... رومانو نے کہا۔

"دیکھئے حفاظتی انتظامات کے لحاظ سے وہاں واچ ٹاور بنے ہوئے ۔ جن پر انتہائی جدید ترین دوربینیں فٹ ہیں اور کمپیوٹر کنٹرول ئی۔ اس لئے کوئی بھی لانچ یا جہاز وہاں نہیں جا سکتا انہیں بیس میٹر کے فاصلے تک ہٹ کیا جا سکتا ہے۔ لیکن اگر ہم جدید غوطہ ی کے لباس پہن لیں اور اسلحہ لے کر بیس کلو میٹر پہلے لانچ چھوڑ کر کے اوپر یا اندر تیرتے ہوئے جزیرے تک پہنچ جائیں تو کسی کو علم

نہ ہو گا۔ لیکن اصل مسئلہ یہ ہے کہ وہاں جزیرے کے چاروں طرف خ
دار تاریں لگائی گئی ہیں اور دیگر حفاظتی انتظامات بھی ہیں۔ لیکن میں
جانتا ہوں کہ جزیروں میں ایسی کھاڑیاں یا دراڑیں ہوتی ہیں جو گہ
اور زیر آب ہونے کی وجہ سے عام طور پر دکھائی نہیں دیتیں اور کوئی
کوئی کھاڑی یا دراڑ ایسی ہو گی جو جزیرے کے اندر جا کر نکلتی ہو
انہیں زیر آب راستے کہا جاتا ہے۔ ہم کسی ایسے راستے کے متعلق مع
کرنا چاہتے ہیں اور پراگ کے کہنے کے مطابق آپ حتمی معلومات مہیا
سکتے ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"اوہ اوہ اب میں آپ کی بات سمجھ گیا ہوں۔ واقعی ایسے زیر
راستے موجود ہیں۔ میں خود طویل عرصے تک انہیں استعمال کر
ہوں۔ آپ ٹھہریں میں ایک نقشہ لے آتا ہوں۔ یہ میرا اپنا تیار کر
نقشہ ہے جو بحری قزاقی کے دوران میں نے خود بنایا تھا۔ ان میں
سارے راستوں کی تفصیل موجود ہے"...... رومانو نے کہا اور عم
کے چہرے پر مسکراہٹ ابھر آئی۔

"واہ پھر تو پراگ نے آپ کی درست تعریف کی تھی"...... عم
نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ تو میرے محسن ہیں۔ ان کی وجہ سے تو میں یہاں اطمینان
سکون سے رہ رہا ہوں"...... رومانو نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر مڑ
سے کمرے سے باہر نکل گیا۔ اس کی آمد پندرہ بیس منٹ بعد ہوئی
اس کے ہاتھ میں ایک رول شدہ کاغذ تھا جو خاصا بوسیدہ ہو چکا تھا۔



نے کاغذ میز پر رکھ کر کھولا۔ اس پر واقعی جزیرے سان کارا کا نقشہ ہاتھ
سے بنا ہوا تھا۔

"میں نے سب جزیروں کے اسی طرح نقشے بنائے تھے۔ اس وقت
یہ میرے بہت کام آتے تھے۔ اب تو بیکار ہو گئے ہیں۔ ان میں سے
ے ڈھونڈنے میں کچھ وقت لگ گیا ہے۔ اس لئے آپ کو انتظار کرنا
پڑا"...... رومانو نے معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں۔ آپ مجھے سمجھائیں"...... عمران نے کہا
اور پھر رومانو نے اسے زیر آب راستوں کے بارے میں بتانا شروع کر
دیا۔ رومانو نے چونکہ اپنے لئے یہ نقشہ تیار کیا تھا اور ویسے بھی وہ کوئی
ماہر نقشہ نویس نہ تھا۔ اس لئے نقشہ بھی اناڑیوں کے انداز میں بنایا
گیا تھا اور اس پر الٹے سیدھے نشانات لگائے گئے تھے۔ لیکن چونکہ
رومانو خود وضاحت کر رہا تھا اس لئے عمران اس نقشے کو سمجھ رہا تھا۔ پھر
کافی دیر تک مغز ماری کے بعد عمران نے دو ایسے راستوں کے بارے
میں پوری تفصیلات معلوم کر لیں جو اس کے خیال کے مطابق زیادہ
بہتر تھے۔ اس کے علاوہ دوسرے راستوں کے بارے میں بھی اس نے
پوری معلومات حاصل کر لیں۔ تاکہ اگر کسی وجہ سے ان راستوں کو
بند کر دیا گیا ہو تو وہ دوسرے راستوں کو استعمال کر سکے۔

"او۔ کے مسٹر رومانو۔ آپ کا بے حد شکریہ آپ نے واقعی دوستی کا
حق ادا کر دیا ہے۔ اب ہمیں اجازت اور یہ نقشہ ہم ساتھ لے جا سکتے
ہیں"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں لے جائیے۔ میرے لئے تو اب یہ بیکار ہے"...... رو... نے کہا اور عمران نے اس کا ایک بار پھر شکریہ ادا کیا اور پھر اس سے مصافحہ کر کے وہ کار میں بیٹھ کر اس کی کوٹھی سے باہر آگئے۔

"اب پہلے اپنی رہائش گاہ پر چلو تاکہ مسٹر پراگ کو اپنی رہائش گاہ دکھا دی جائے"...... عمران نے کہا اور راڈرک نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"یہاں غوطہ خوری کا جدید سامان تو مل ہی جاتا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"بالکل مل جاتا ہے جناب"...... پراگ نے جواب دیا۔

"اور لانچ وغیرہ بھی مل سکتی ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"آپ فکر نہ کریں میں سب بندوبست کر دوں گا"...... پراگ نے جواب دیا۔

"اوہ پھر پہلے یہ سارے انتظامات مکمل کر لیں پھر رہائش گاہ جائیں گے۔ میں یہ کام فوری کرنا چاہتا ہوں۔ کیونکہ جیکارڈ کسی لمحے حرکت میں آسکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"جیسے آپ کا حکم"...... پراگ نے جواب دیا تو عمران نے راڈرک کو واپس اینگلز بار چلنے کا کہہ دیا اور پھر تقریباً دو گھنٹے بعد ایک بار پھر جب وہ کار میں سوار رہائش گاہ کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے تو کار کی ... میں چار انتہائی جدید ترین غوطہ خوری کے لباس۔ جدید اور ضروری اسلحہ وغیرہ موجود تھے اور ایک مضبوط لانچ جزیرے کے گھاٹ پر...



...گئی تھی۔

"آپ تو شاید فوری جانا چاہتے ہیں پھر میں رہائش گاہ پر جا کر کیا کروں گا"...... پراگ نے کہا۔

"وہاں ہمارا ہیلی کاپٹر موجود ہے۔ اسے ہم تمہارے حوالے کرنا چاہتے ہیں"...... عمران نے کہا تو پراگ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ رہائش گاہ پہنچ کر عمران نے پراگ کا اپنے ساتھیوں سے تعارف کرا دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ریوالور نکالا اور اس سے پہلے کہ پراگ کچھ سمجھتا۔ عمران نے ٹریگر دبا دیا اور گولی ٹھیک پراگ کے دل پر پہنچی اور پراگ چیخ مار کر الٹ کر گرا اور تڑپنے لگا۔ اس کے منہ سے چیخیں نکل رہی تھیں اور چہرے پر شدید ترین حیرت کے تاثرات نمایاں تھے جیسے اسے یقین نہ آرہا ہو کہ عمران اسے اس طرح بھی گولی مار سکتا ہے اور گولی چونکہ سیدھی دل میں اتر گئی تھی اس لئے وہ زیادہ دیر تڑپ بھی نہ سکا تھا۔ راڈرک اور عمران کے ساتھی خاموش کھڑے ...

"یہ انتہائی اناڑی آدمی ہے۔ اس لئے اس کی موت ضروری تھی۔ ورنہ یہ لازماً ڈین کو فون کر دیتا یا ڈین اسے کال کر کے ہمارے متعلق پوچھتا تو یہ بتا دیتا یا کوئی ایسی بات کر دیتا کہ ہماری ساری کارروائی ڈین تک پہنچ جاتی اور پھر ہمیں یقینی موت سے کوئی نہ بچا سکتا تھا"۔ عمران نے ریوالور واپس جیب میں رکھتے ہوئے کہا اور راڈرک اور دیگر ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

" عمران صاحب آپ نے چار غوطہ خوری کے لباس خریدے ہیں۔
وہاں پراگ کی وجہ سے میں پوچھ نہیں سکا۔ کیا آپ مجھے ساتھ نہیں
لے جانا چاہتے "........ راڈرک نے کہا۔
" نہیں تم ہمارے لانچ پر سوار ہونے کے بعد یہاں واپس آؤ گے اور
ہیلی کاپٹر لے کر واپس چلے جاؤ گے "........ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے
میں کہا۔
" آپ کو واپسی کے وقت بھی تو ہیلی کاپٹر کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔
اس لئے اگر آپ مناسب سمجھیں تو میں آپ کی واپسی تک یہاں
رہوں "۔ راڈرک نے جواب دیا۔
" نہیں راڈرک تمہاری یہاں موجودگی کسی بھی وقت ہمارے لئے
خطرناک ثابت ہو سکتی ہے۔ ہم جس مشن پر جا رہے ہیں وہ انتہائی
خطرناک ہے۔ اس لئے تمہیں فوری واپس جانا ہو گا اس پراگ کی لاش
کو جنگل میں کسی جگہ پھینک دینا "........ عمران نے قدرے سخت لہجے
میں کہا تو راڈرک نے اثبات میں سر ہلا دیا۔



" ابھی تک فرانکو کی طرف سے کوئی اطلاع نہیں ملی اور پراگ بھی
غائب نہیں ہے "........ ڈین نے سامنے بیٹھے ہوئے جیکارڈ سے مخاطب
ہو کر کہا۔
" میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ کہیں نہ کہیں کوئی لمبی گڑبڑ ہے۔
مجھ میں نہیں آ رہا کہ ہو کیا رہا ہے "........ کرنل جیکارڈ نے
ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔
" یہ پراگ نجانے اچانک کہاں غائب ہو گیا ہے۔ میں اس کے
ساتھی وولف سے پتہ کرتا ہوں "........ ڈین نے کہا اور ہاتھ بڑھا کر
رسیور اٹھا لیا۔
" یس "........ دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔
" پراگ کے ساتھی وولف کو تلاش کر کے مجھ سے بات کراؤ فوراً "۔
ڈین نے کہا اور رسیور رکھ دیا اور پھر تقریباً دس منٹ بعد فون کی گھنٹی

نج اٹھی اور ڈین نے رسیور اٹھالیا۔

"یس"......... ڈین نے تیز لہجے میں کہا۔

"وولف سے بات کریں چیف"......... دوسری طرف سے مؤد
لہجے میں کہا گیا۔

"یس"......... ڈین نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"وولف بول رہا ہوں چیف"......... چند لمحوں بعد ایک مؤد
آواز سنائی دی۔

"وولف یہ پراگ کہاں غائب ہو گیا ہے"......... ڈین نے ا
غصیلے لہجے میں کہا۔

"چیف میں نے انہیں بحری قزاق رومانو کی رہائش گاہ میں ج
ہوئے دیکھا تھا۔ میں اس کالونی سے گزر رہا تھا کہ میں نے ایک
رومانو کی کوٹھی کے گیٹ میں جاتے ہوئے دیکھا۔ اس میں دو اجن
کے ساتھ باس پراگ بھی بیٹھے ہوئے تھے اور میں آگے چلا گیا۔ اس
بعد کا تو مجھے علم نہیں۔ اگر آپ حکم دیں تو میں مزید معلومات
کروں"......... وولف نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"بحری قزاق رومانو اور دو اجنبیوں کے ساتھ۔ یہ کس قومیت
تھے اجنبی"......... ڈین نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ایکریمین تھے جناب"......... وولف نے جواب دیا۔

"تم فوراً مزید معلومات حاصل کرو اور پھر مجھے رپورٹ دو"
نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل کو دو تین بار دبا کر



یا۔

"یس چیف"......... دوسری طرف سے اس کے فون اٹنڈنٹ کی
آواز سنائی دی۔

"رابرٹو جزیرے پر بحری قزاق رومانو رہتا ہے۔ اس کا فون نمبر
تلاش کر کے اس سے میری بات کراؤ"......... ڈین نے کہا اور رسیور
رکھ دیا۔

"یہ اجنبی کون ہو سکتے ہیں"......... جیکارڈ نے کہا۔

"کوئی ہوں گے"......... پراگ کے دھندے بھی لمبے ہیں۔ لیکن
بحری قزاق رومانو کا نام سن کر میں اس لئے چونکا ہوں کہ کسی زمانے
میں یہ رومانو اس جزیرے سان کارا پر طویل عرصے تک قابض بھی رہا
ہے"......... ڈین نے کہا تو جیکارڈ بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ اوہ کہیں یہ اجنبی وہ عمران یا اس کے ساتھی تو نہیں"۔ جیکارڈ
نے کہا تو ڈین بے اختیار ہنس پڑا۔

"عمران اور اس کے ساتھی تو لاشوں میں تبدیل ہو چکے ہیں۔ یہ
کوئی اور دھندہ ہو گا"......... ڈین نے ہنستے ہوئے کہا۔ اسی لمحے فون کی
گھنٹی بج اٹھی اور ڈین نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔

"یس"......... ڈین نے تیز لہجے میں کہا۔

"رومانو سے بات کیجئے چیف"......... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو رومانو بول رہا ہوں"......... چند لمحوں بعد ایک بھاری آواز
سنائی دی۔

"رومانو میں سان کارا سے ڈین بول رہا ہوں ۔ ایگزر بار کا پراگ دو آدمیوں کے ساتھ تم سے ملنے آیا تھا"...... ڈین نے کہا۔

"جی ہاں اور ان میں سے ایک آپ کا دوست فرانکو تھا جو ناراک سے آیا تھا ۔ دوسرا اس کا ساتھی راڈرک تھا"...... دوسری طرف سے رومانو نے جواب دیا ۔ تو ڈین اور جیکارڈ دونوں بری طرح چونک پڑے کیونکہ لاؤڈر کی وجہ سے جیکارڈ بھی دوسری طرف سے آنے والی ساری بات سن رہا تھا۔

"فرانکو بھی ساتھ تھا اوہ وہ کیوں آئے تھے تمہارے پاس" ۔ ڈین نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے تفصیلات کا تو علم نہیں ۔ بہر حال وہ لوگ آپ کے لئے کوئی انتہائی خطرہ محسوس کر رہے تھے ۔ اس لئے وہ مجھ سے سان کارا کے زیر آب راستے دریافت کرنے آئے تھے اور میں نے انہیں نہ صرف بتا دیئے بلکہ میں نے کسی زمانے میں اپنے لئے جو قلمی نقشہ سان کارا کا بنایا تھا وہ بھی میں نے انہیں دے دیا ہے"...... رومانو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"زیر آب راستے ۔ کیا مطلب میں سمجھا نہیں"...... ڈین نے کہا۔

"آپ نے سان کارا پر سخت حفاظتی انتظامات کر رکھے ہیں اور آپ کے جزیرے میں کوئی ایسا آدمی موجود ہے جس سے آپ کو اور آپ کے جزیرے کو خطرہ ہے ۔ اس لئے وہ فرانکو آپ کو فون یا ٹرانسمیٹر پر اس خطرے سے آگاہ کرنے کی بجائے غوطہ خوری کا لباس پہن کر اور پانی



کے اندر تیر کر سان کارا جزیرے تک پہنچنا چاہتا ہے ۔ جہاں وہ کسی ایسی کھاڑی یا دراڑ کا پتہ لگانا چاہتا تھا ۔ جس کی مدد سے وہ ان حفاظتی انتظامات سے بچ کر براہ راست جزیرے کے اندر پہنچ سکے اور آپ کی حفاظت کر سکے ۔ چونکہ پراگ ساتھ تھا اور پراگ آپ کا آدمی بھی ہے اور میرا محسن بھی ہے ۔ اس لئے میں نے انہیں ایسی دراڑوں کی ساری تفصیلات بتا دیں اور نقشہ بھی دے دیا"...... رومانو نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا واقعی ایسے راستے ہیں یہاں"...... ڈین نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں کئی ہیں ۔ وہ سب میں نے نقشے میں بنائے ہوئے تھے" ۔ رومانو نے جواب دیا۔

"کون کون سے ہیں ۔ ان کی تفصیل بتاؤ"...... ڈین نے کہا۔

"دو جو بڑے ہیں ۔ ان کی تفصیل یاد ہے ۔ باقی بے شمار چھوٹے چھوٹے ہیں ۔ ان کی تفصیل تو مجھے یاد نہیں ہے ۔ ان دو کی تفصیل بتا دیتا ہوں"...... رومانو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ان دو راستوں کی پوری تفصیل بتا دی ۔

"اب پراگ اور فرانکو کہاں ہیں"...... ڈین نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم ۔ مجھ سے مل کر تو چلے گئے تھے"...... رومانو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او ۔ کے شکریہ"...... ڈین نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" تم نے دیکھا ڈین ۔ یہ فرانکو خود عمران ہو گا ۔ فرانکو نے اسے ہلاک نہیں کیا بلکہ اس نے فرانکو کو ہلاک کر دیا اور پھر فرانکو بن کر تم سے بات کرتا رہا۔ اگر میں یہاں نہ ہوتا تو وہ فرانکو کے روپ میں اپنے ساتھیوں سمیت انتہائی اطمینان سے یہاں پہنچ جاتا"........ کرنل جیکارڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اوہ واقعی تم نے مجھے اور سان کارا دونوں کو بچا لیا ۔ یہ شخص تو واقعی مافوق الفطرت ہے ۔ مجھے اب ان کریکس کو تلاش کرا کر بند کرانا ہو گا ورنہ تو وہ شیطان اندر پہنچ جائے گا"........ ڈین نے کہا اور جلدی سے رسیور کی طرف ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور ڈین نے جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس "........ ڈین نے تیز لہجے میں کہا۔

" وولف کی کال ہے چیف "........ دوسری طرف سے کہا گیا۔

" بات کراؤ"........ ڈین نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" ہیلو چیف میں وولف بول رہا ہوں ۔ آپ کے حکم کے تحت میں نے فوراً معلومات کرنے کے لئے اپنے تمام آدمیوں کو پھیلا دیا اور جو معلومات ملی ہیں ۔ ان کے مطابق باس پراگ کے ساتھ موجود دونوں اجنبیوں نے انتہائی جدید ترین غوطہ خوری کے چار لباس ۔ عجیب وغریب اور جدید قسم کا اسلحہ خریدا ہے اور ایک طاقتور لانچ بھی انہوں نے حاصل کی ہے اور باس یہ اطلاع بھی مل چکی ہے کہ چار افراد جن میں سے ایک وہ اجنبی شامل تھا ۔ اس لانچ میں سوار ہو کر کھلے سمندر



میں چلے گئے ہیں جب کہ ان کا ایک ساتھی ناراک کی کمپنی کے ایک ہیلی کاپٹر پر واپس ناراک چلا گیا ہے اور باس پراگ کی لاش بھی جنگل سے دستیاب ہو گئی ہے"........ وولف نے کہا تو ڈین کے چہرے پر انتہائی پریشانی کے تاثرات ابھر آئے۔

" پراگ کو کس طرح ہلاک کیا گیا ہے "........ ڈین نے پوچھا۔

" اس کے سینے پر گولی ماری گئی ہے اور ایک ہی گولی دل کے اندر اتر گئی ہے "........ وولف نے جواب دیا۔

" او ۔ کے اب تم پراگ کی جگہ باس ہو گے ۔ وہ تمام کام جو پراگ کرتا تھا اب تم نے کرنے ہوں گے ۔ میں تمہیں ترقی دے رہا ہوں"۔ ڈین نے کہا۔

" آپ کی مہربانی ہے چیف ۔ میں ہمیشہ آپ کی توقعات پر پورا اتروں گا"........ دوسری طرف سے وولف کی مسرت بھری آواز سنائی دی اور ڈین نے ہاتھ مار کر کریڈل کو دو تین بار دبایا۔

" یس چیف "........ دوسری طرف سے آواز سنائی دی ۔

" راجر سے بات کراؤ"........ ڈین نے کہا۔

" یس چیف "........ دوسری طرف سے کہا گیا اور چند لمحوں بعد ایک دوسری آواز سنائی دی ۔

" راجر بول رہا ہوں چیف "........ بولنے والے کا لہجہ مؤدبانہ تھا۔

" رابرٹو جزیرے کا انچارج پراگ ہلاک ہو چکا ہے اور اس کے نائب وولف کو میں نے ترقی دے کر پراگ کی سیٹ پر تعینات کر دیا

ہے ۔ تم تمام متعلقہ فریقین کو اس کی ہیڈ کوارٹر سے باقاعدہ اور فوری اطلاع کر دو"...... ڈین نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس چیف"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور چیف نے رسیور رکھ دیا۔

"یہ لوگ تو روانہ بھی ہو گئے ہیں ۔ اتنی جلدی تو نہ کریک تلاش کیے جا سکتے ہیں اور نہ بند کیے جا سکتے ہیں ۔ اب کیا کیا جائے"۔ ڈین نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"گھبرانے یا پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے ڈین ۔ عمران اور اس کے ساتھی الٹا ہمارے پھندے میں پھنس رہے ہیں ۔ انہیں یقیناً اس بات کا علم نہیں ہو گا کہ ہم ان کے اس پلان سے واقف ہو چکے ہیں وہ پوری طرح مطمئن ہوں گے اور سیدھے ہمارے پھندے میں آ پھنسیں گے ۔ بلکہ یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ ان کے اس پلان کا ہمیں پہلے سے علم ہو گیا ہے ۔ اب ہم نے کرنا صرف اتنا ہے کہ ان دو بڑے کریکس کو تلاش کرا کر ان کے گرد اپنے آدمی چھپا دینے ہیں ۔ یہ چار آدمی ہیں ۔ جیسے ہی یہ اس کریک سے باہر آئیں گے ۔ چاروں طرف سے ان پر مشین گنوں سے فائرنگ ہو گی اور یہ ڈھیر ہو جائیں گے ۔ اس طرح یہ کھیل ہماری فتح پر اختتام پذیر ہو گا"...... کرنل جیکارڈ نے کہا۔

"اوہ گڈ اور رابرٹو جزیرے سے وہ لانچ پر اسی جگہ پہنچیں گے جہاں تک ہمارے میزائل کام کرتے ہیں اس کے بعد وہ غوطہ خوری کرتے



ہوئے یہاں تک پہنچیں گے ۔ میرا خیال ہے انہیں یہاں تک پہنچنے میں دس سے بارہ گھنٹے ضرور لگ جائیں گے اور ہمارے لئے یہ وقت کافی ہے میرے پاس ایسے آدمی ہیں جو یہاں کے رہنے والے ہیں وہ ان کریکس کے بارے میں جانتے ہوں گے ۔ نہ بھی جانتے ہوں تو انہیں تلاش کیا جا سکتا ہے اور اگر یہ کریکس فیکٹری والے ایریے میں ہیں تب تو خود بخود بند ہو چکے ہوں گے اور اگر اس سے ہٹ کر ہیں تو آسانی سے انہیں تلاش کیا جا سکتا ہے"...... ڈین نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں بس تم ان کی تلاش شروع کرا دو"...... جیکارڈ نے کہا۔

"لیکن روما نو نے بتایا ہے کہ دو تو بڑے کریک ہیں جب کہ کئی چھوٹے ہیں ۔ اگر ہم بڑوں کی نگرانی کرتے رہے اور وہ چھوٹے کریکس سے اندر آ گئے تو پھر"...... ڈین نے اچانک ایک خیال کے آتے ہی کہا۔

"اس کے لئے ہم ایک اور طریقہ استعمال کر سکتے ہیں ۔ تمام مسلح افراد کو جزیرے کے اندر چاروں طرف خاردار تاروں کے ساتھ ساتھ تھوڑے تھوڑے فاصلے پر چھپا دیں گے اس طرح وہ جہاں سے بھی نکلیں گے فوراً پہچان لیے جائیں گے اور پھر ان کا شکار آسانی سے کھیلا جا سکے گا ویسے مجھے یقین ہے کہ عمران ان دو بڑے کریکس میں سے کسی ایک کو ہی استعمال کرے گا ۔ اس طرح وہ اپنے آپ کو جزیرے کے زیادہ اندر آتا محسوس کر کے اپنے آپ کو زیادہ محفوظ سمجھے گا"...... جیکارڈ نے کہا تو ڈین نے اثبات میں سر ہلا دیا اور رسیور کی طرف ہاتھ بڑھا دیا

تاکہ جیکارڈ کی پلاننگ کے مطابق اپنے آدمیوں کو ہدایات دے سکے۔ اسے اب پورا یقین تھا کہ کرنل جیکارڈ کی اس بے داغ پلاننگ کی وجہ سے وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ کر لینے میں کامیاب ہو جائے گا۔



لانچ انتہائی تیز رفتاری سے آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ ت پر تنویر تھا۔ عمران نے اسے سان کارا جزیرے تک پہنچنے کی سمت اچھی طرح سمجھا دی تھی اور ساتھ ہی یہ ہدایت بھی کر دی تھی کہ ساتھ ساتھ دیکھتا رہے کہ لانچ کتنا فاصلہ طے کر چکی ہے۔ تاکہ وہ ں فائرنگ رینج میں نہ داخل ہو جائیں۔ جب کہ عمران لانچ میں وئے کمرے میں میز پر رومانو کا قلمی نقشہ پھیلائے اس پر جھکا ہوا تھا۔ ر اور خاور بھی ساتھ بیٹھے نقشے کو دیکھ رہے تھے۔

"یہ کریک سب سے لمبا ہے۔ یہ جزیرے کے تقریباً وسط میں جا کر ہے۔ اس لئے یہ تو بند ہو چکا ہو گا"...... عمران نے ایک کریک پر کھتے ہوئے کہا۔

"بند ہو چکا ہو گا۔ وہ کیوں"...... صفدر نے چونک کر پوچھا۔

"جزیرے میں انڈر گراؤنڈ اسلحہ تیار کرنے والی بہت بڑی فیکٹری

ہے اور جزیرے کے رقبے اور اس پر بنی ہوئی مین سیکشنز کی عمارت
کے محل وقوع سے بھی اندازہ لگتا ہے کہ یہ فیکٹری جزیرے کے
وسط میں ہوگی اور فیکٹری کی وجہ سے یہ کریک یقیناً بند ہو چکا ہوگا"
عمران نے کہا۔

"آپ کا خیال درست ہے"...... صفدر نے جواب دیا۔

"یہ دوسرا کریک مشرقی طرف کو نکلتا ہے"...... عمران
دوسرے بڑے کریک کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں یہ میرے خیال میں ہمارے لئے بہتر رہے گا"...... صفدر
کہا۔

"جب کہ میرا خیال ہے کہ ہمیں وہ کریک استعمال کرنا چاہئے
سب سے چھوٹا ہو"...... اچانک خاور نے کہا تو عمران اور صفدر دو
چونک کر اسے دیکھنے لگے۔

"اس لئے عمران صاحب کہ وہ لوگ طویل عرصے سے جزیرے
قابض ہیں۔ وہاں انہوں نے انڈر گراؤنڈ فیکٹری بنائی ہے۔ عمار
بنائی ہیں۔ تین چار سو افراد وہاں مستقل طور پر رہتے ہیں۔ اس
کریک لامحالہ ان کی نظروں میں آچکا ہوگا۔ اس طرح دوسرے بڑ
کریک بھی اگر کوئی بچا ہوگا یا اسے غیر اہم سمجھ لیا گیا ہوگا تو وہ سب
چھوٹا کریک ہوگا"...... خاور نے اپنے خیال کی تفصیل بیان
ہوئے کہا۔

"گڈ تمہارا تجزیہ واقعی قابل داد ہے خاور۔ لیکن اس چھو



ے اگر ہم ان خار دار تاروں سے باہر جا نکلے تو پھر کیا ہوگا۔
تو معلوم ہی نہیں کہ یہ خار دار تاریں ساحل سے کتنے فاصلے پر
گی ہیں"...... عمران نے کہا۔

ہم ساحل پر پہنچ کر باہر آکر دیکھ سکتے ہیں۔ ان کی دور بینیں تو ظاہر
دیکھ رہی ہوں گی"...... خاور نے کہا۔

نہیں اس میں رسک ہے انہوں نے اس کا بھی کوئی انتظام کر
ہوگا۔ اگر ہم وہاں چیک ہو گئے تو پھر ہماری موت یقینی
...... صفدر نے جواب دیا۔

تو ٹھیک ہے۔ پھر کوئی درمیانے فاصلے کا کریک منتخب کر لیا
...... خاور نے کہا۔

ہاں ایسا ٹھیک رہے گا۔ عمران صاحب"...... صفدر نے بھی
کی تائید کرتے ہوئے کہا اور عمران مسکرا دیا۔

یہ نقشہ بہت پہلے کا ہے اور اب تک وہاں ہو سکتا ہے کچھ نئے
بن گئے ہوں اور پرانے ختم ہو گئے ہوں۔ اس لئے میرا نقشے پر
تے والے کسی کریک کو بھی استعمال کرنے کا نہ پہلے ارادہ تھا اور
ہے"...... عمران نے کہا تو صفدر اور خاور دونوں بے اختیار
پڑے۔

تو پھر آپ نے یہ نقشہ کیوں لیا اور اتنی دیر سے بیٹھے اسے کیوں
ہے ہیں"...... صفدر نے حیران ہو کر کہا۔

یہ نقشہ صرف اس لئے لیا تھا تاکہ یہ دیکھ سکوں کہ اس جزیرے

میں کہاں کریک زیادہ ہیں یا تھے ۔ کیونکہ زیادہ کریکس ہ
مطلب ہے کہ جزیرے کا وہ حصہ یقیناً دوسرے حصوں
ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ تو کیا آپ نیا کریک بنانا چاہتے ہیں"...... خاور نے چو
کہا۔

"ہاں یہی ہمارے لئے بہتر رہے گا"...... عمران نے اثبات
ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"لیکن یہ کیسے ممکن ہے ۔ جزیرے میں سوراخ کرنا اور
سوراخ کرنا کہ آدمی اس سے گزر سکے ۔ ان لوگوں کی وہاں مو
کے دوران کیسے ممکن ہے ۔ اس کے لئے بھاری مشینری چاہئے
مٹی اور دھماکے ۔ نہیں عمران صاحب ایسا ہونا ناممکن ہ
صفدر نے کہا۔

"نئے کریک سے میرا یہ مطلب نہیں تھا جو تم سمجھے ہو
نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو آپ سمجھا دیں"...... صفدر نے قدرے جھلائے ہو
میں کہا تو عمران ہنس پڑا۔

"اس سب سے بڑے کریک کو میں استعمال کرنا چاہتا ہ
درمیان میں جا کر نکلتا ہے ۔ اسے لازماً فیکٹری کی دیوار نے
ہو گا اور اس طرح ہم آسانی سے فیکٹری کی دیوار تک پہنچ جائیں
میرے پاس ایسا آلہ موجود ہے کہ اس دیوار میں آسانی سے سو



ہے ۔ اس طرح ہم خاموشی سے فیکٹری میں داخل ہو جائیں گے
ہیں سے ان کے آدمیوں کے روپ میں جزیرے پر پہنچ جائیں
ا مقصد صرف جزیرہ تباہ کرنا نہیں ہے یا وہاں کے آدمیوں کا
نہیں ہے ہم نے وہاں سے اس سائنس دان کو تلاش کرنا ہے
اے ۔ آر کے اس ادھورے فارمولے کو مکمل کرنے میں
ہے ۔ تاکہ اس سے وہ فارمولا حاصل کیا جا سکے اور ایسا اس
ممکن نہیں ہے جب تک ہم ان کے آدمیوں کے روپ میں
ں"...... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔
واقعی ۔ آپ کی بات درست ہے ۔ لیکن ہم اندر پہنچ کر ہی تو
دمیوں کا روپ دھار سکتے ہیں"...... صفدر نے کہا۔
لیکن روپ دھارنے کے لئے ہمیں اپنے قد و قامت کے آدمی
ے ان کے بارے میں تفصیلی معلومات چاہئیں ۔ ان کے صحیح
باس چاہئیں اور ایسی جگہ چاہئے جہاں ہم یہ سارے کام
ے کر سکیں اور ان کاموں کے لئے جزیرے کی بیرونی سطح
ں رہے گی ۔ وہاں کرنل جیکارڈ موجود ہے ۔ اس کا گروپ
ہے ۔ وہاں ہو سکتا ہے کہ ایک ایک آدمی کی شناخت کا کوئی
تعمال کیا جا چکا ہو یا انہیں خاص قسم کے کوڈ بتا دیئے گئے
شن فیکٹری انڈر گراؤنڈ ہے ۔ وہاں تک جیکارڈ یا ڈین یا اس
س کا ذہن نہیں پہنچ سکتا"...... عمران نے کہا اور خاور اور
نوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"گڈ عمران صاحب۔ آپ نے واقعی انتہائی ذہانت سے پ
ہے"۔۔۔۔۔۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"اس پلاننگ کی ایک اور وجہ بھی ہے اور وہ وجہ یہ ہے کہ
کو مجبوراً ہلاک کرنا پڑا ہے۔ ڈین لازماً پراگ کی طرف سے
اس کے ساتھیوں کی لاشوں کے نہ پہنچنے کی اطلاع نہ پا کر اسے
کرے گا اور پھر پراگ کی اچانک گمشدگی سامنے آجائے گی او
پراگ نے بتایا تھا کہ اس جزیرے پر تقریباً سارے بڑے ہو
اور کلب ڈین کی ملکیت ہیں تو لازماً وہاں ان کا پورا جال پھیلا
اور پراگ کے نہ ملنے پر ڈین اس کے بارے میں معلومات حا
کے لئے کہے گا اور پھر ہمارے پراگ سے ملنے۔ لانچ او
خریداری وغیرہ بھی سامنے آجائے گی اور ہو سکتا ہے کہ انہ
معلوم ہو جائے کہ پراگ ہمارے ساتھ رومانو سے ملا ہے۔
سے انہیں اس نقشے اور ان کریکس کے بارے میں بھی مع
سکتی ہیں۔ اس طرح جب ہم وہاں پہنچیں تو وہ ہمارے لئے
تیار کیے بیٹھے ہوں۔ لیکن جو کریک فیکٹری کی وجہ سے بند ہو
وہ اس کی طرف سے مطمئن ہوں گے اور میں اس پوائنٹ
اٹھانا چاہتا ہوں"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو صفدر اور خاور
چہروں پر انتہائی تحسین کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔
"آپ کا ذہن واقعی کوئی سپر کمپیوٹر ہے۔ چیف خواہ مخواہ
کالیڈر نہیں بنا دیتا"۔۔۔۔۔۔ اس بار خاور نے کہا اور عمران ہنس



چیف تو کبھی بھی نہ بنائے۔ لیکن میرا معاشی مسئلہ ہے اس لئے
مجھے بننا پڑتا ہے"۔۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"معاشی مسئلہ"۔۔۔۔۔۔ صفدر نے حیران ہو کر کہا۔
"ہاں ظاہر ہے جس طرح انچارج کو سپیشل الاؤنس ملتا ہے۔ اس
مجھے بھی لیڈری کا خصوصی الاؤنس ملتا ہے۔ ورنہ تو عام سا
۔۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور صفدر اور خاور دونوں
پڑے۔
"اب تنویر کو سمجھانا مسئلہ بن جائے گا۔ وہ تو اسی تصور میں مست
کریک کے ذریعے جزیرے پر پہنچیں گے اور پھر ٹھاہ ٹھاہ شروع ہو
گی"۔۔۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔
"ہاں تنویر مجھ سے کہہ بھی رہا تھا کہ اب لطف آئے گا۔ مشن
۔ خاور نے کہا۔
"وہ وقت بھی آجائے گا۔ پہلے وہ فارمولا تو بہرحال حاصل کرنا ہی
۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ان دونوں نے اثبات
ہلا دیئے۔ انہیں رابرٹو جزیرے سے روانہ ہوئے کافی وقت گزر
اور ان کا خیال تھا کہ اب باقی سفر یقیناً کم رہ گیا ہے۔ پھر آپس
باتیں کرتے ہوئے انہیں وقت کا احساس نہ ہوا اور لانچ کی رفتار
جھٹکے سے کم ہونے لگ گئی اور وہ سب چونک کر اٹھ کھڑے
تھے۔ رفتار کم ہونے کا مطلب تھا کہ لانچ مطلوبہ ٹارگٹ پر پہنچنے والی
پھر وہ سب اس کیبن سے باہر آگئے۔

"صرف نصف گھنٹے بعد ہم ٹارگٹ پر پہنچ جائیں گے۔اس نے نے رفتار کم کر دی ہے"...... تنویر نے کہا تو عمران نے اثبات میں ہلایا اور آگے بڑھ گیا۔

"تو غوطہ خوری کا لباس پہن لو اور اسلحہ والے تھیلے بھی اچھی چیک کر کے پشت پر باندھ لو میں اس دوران لانچ چلاتا ہوں۔ پھر لانچ سنبھال لینا میں لباس بدل لوں گا"...... عمران نے کہا اور نے سر ہلاتے ہوئے کنٹرول چھوڑا اور کیبن کے دروازے کے موجود صفدر اور خاور کی طرف بڑھ گیا۔لباس اور تھیلے وغیرہ کیبن اندر موجود تھے۔اس لئے وہ تینوں اندر چلے گئے۔ تھوڑی دیر بعد واپس آئے تو وہ پوری طرح تیار ہو چکے تھے۔

"میں نے تنویر کو بریف کر دیا ہے۔پہلے تو وہ بڑا جھنجھلایا لیکن جب میں نے تفصیل بتائی تو اسے بھی بات سمجھ آگئی ہے"...... صفدر نے عمران کے قریب آکر مسکراتے ہوئے کہا۔

"کاش کسی طرح تم اسے یہ بات بھی سمجھا دو کہ نمائشی رقیب کا کوئی فائدہ نہیں ہے"...... عمران نے کنٹرول چھوڑتے ہوئے کہا صفدر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"سمجھانے کی کیا ضرورت ہے۔دوسرا فریق ایک روز خود ہی دے گا"...... صفدر نے ہنستے ہوئے کہا اور عمران مسکراتا ہوا مڑ کر کیبن کی طرف بڑھ گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ چاروں غوطہ خو کا جدید لباس پہنے اور اپنا خصوصی سامان واٹر پروف تھیلوں میں بند



کے پشت پر لادے سمندر میں اترنے کے لئے تیار کھڑے تھے۔لانچ کی رفتار اب بے حد آہستہ ہو گئی تھی اور پھر لانچ ایک جھٹکے سے رک کر ہلکورے کھانے لگی۔

"فاصلہ بے حد زیادہ ہے اور اتنا فاصلہ ہم مسلسل تیر کر پار نہیں کر سکتے۔اس لئے میں نے کروپر خرید لیا تھا۔اس کی مدد سے ہم خاصی تیز رفتاری سے آگے بڑھ سکتے ہیں۔گو لانچ جیسی رفتار نہیں ہو گی لیکن بہرحال ہم تیرنے کی نسبت زیادہ تیزی سے آگے بڑھتے رہیں گے اور تھکیں گے بھی نہیں"...... عمران نے لانچ کے فرش پر پڑے ہوئے اپنے بڑے سے تھیلے کو کھول کر اس میں سے ایک لپٹی ہوئی چھتری کی طرح کا آلہ نکالتے ہوئے کہا۔

"پھر تو ہمیں ایک دوسرے کو پکڑ کر آگے بڑھنا ہو گا"۔ صفدر نے کہا۔

"ہمیں محاورتاً نہیں بلکہ حقیقتاً ایک دوسرے کی ٹانگ پکڑنی پڑے گی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے تھیلا بند کر کے اسے مخصوص انداز میں پشت پر باندھا۔ہیلمٹ کو منہ پر ایڈجسٹ کیا۔اس جدید غوطہ خوری کے لباس میں سمندر کے پانی سے آکسیجن کشید کرنے کا انتظام تھا اس لئے انہیں بھاری سلنڈر اٹھانے کی ضرورت نہ تھی۔لیکن اس کے لئے ضروری تھا کہ وہ زیادہ گہرائی میں نہ جائیں کیونکہ آکسیجن کی مقدار سطح پر نسبتاً گہرائی سے زیادہ ہوتی ہے۔ پھر عمران مخصوص انداز میں پانی میں اتر گیا۔اس کے پیچھے صفدر اور پھر

تنویر اور آخر میں خاور بھی پانی میں اتر گیا۔ تھوڑی سی گہرائی میں جانے
کے بعد انہوں نے اسی ترتیب سے ایک دوسرے کو پکڑ لیا۔ اب سب
سے آگے عمران اور سب سے پیچھے خاور تھا۔ عمران نے ہاتھ میں پکڑے
ہوئے مخصوص آلے کروپر کا بٹن دبایا تو کروپر کے اگلے سرے پر ایک
مخصوص انداز کا بنا ہوا چھوٹا سا پنکھا کھل گیا اور پھر دوسرا بٹن دبتے ہی
یہ پنکھا انتہائی رفتار سے چلنے لگا اور اس کے ساتھ ہی عمران کے جسم کو
ایک زوردار جھٹکا لگا اور وہ تیزی سے آگے کی طرف بڑھنے لگا۔ پنکھے کے
پر مخصوص انداز میں پانی کو کاٹتے ہوئے آگے بڑھے چلے جا رہے تھے اور
اس میں اتنی فورس تھی کہ وہ چار آدمیوں کو کھینچ لینے میں کامیاب ہو
رہا تھا۔ اس کی وجہ بھی پانی تھی۔ کیونکہ پانی کے اندر وزن کی وہ
کیفیت نہ رہتی تھی جو پانی سے باہر ہوتی تھی۔ اس لئے وہ خاصی تیز
رفتاری سے آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔

"اس سین کو تو فلمانا چاہئے"...... صفدر کی آواز سنائی دی۔

"مجھے تو یوں لگتا ہے۔ جیسے گدھے کے آگے گھاس کا گٹھا لٹکا دیا گیا
ہو"...... تنویر کی آواز سنائی دی اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔ وہ تنویر
کی خوبصورت بات سمجھ گیا تھا۔ تنویر کا اشارہ اس لطیفے کی طرف تھا
جس کے مطابق ایک آدمی کا گدھا اڑیل تھا۔ وہ آگے بڑھتا ہی نہ تھا۔
چنانچہ اس آدمی نے ایک ترکیب سوچی اور ایک لاٹھی کے سرے پر
گھاس کا گٹھا رسی سے باندھ دیا اور خود گدھے پر سوار ہو کر اس نے
لاٹھی کا دوسرا سرا پکڑ لیا۔ اس طرح گھاس کا گٹھا گدھے کے منہ سے کچھ



لٹک رہا تھا گدھا اس گھاس کو کھانے کے لئے تیزی سے آگے بڑھتا
ہے گٹھا بھی اس کے ساتھ ہی آگے بڑھتا گیا۔ اس طرح گدھا
ی کے اس گٹھے کے تعاقب میں مسلسل چلتا چلا گیا اور اب تنویر
س خوبصورت اشارے پر دو رخہ طنز کیا تھا کہ عمران گدھا ہے اور
پر گھاس کا گٹھا۔ جس کی وجہ سے عمران آگے بڑھا چلا جا رہا ہے
سب سے آگے عمران ہی تھا۔

"ایک نہیں چار"...... عمران نے ہنستے ہوئے جواب دیا اور سب
ہنسنے کی آوازیں سنائی دیں۔

"بہرحال تم نے یہ تو تسلیم کر لیا کہ تم گدھے ہو"...... تنویر نے
ئے کہا۔

گٹھا نظر آرہا ہے۔ اس کے باوجود بھی اگر میں گدھا ہوں تو
ظر بھی نہیں آرہا اور پھر بھی وہ اس کے پیچھے دوڑ رہے ہیں انہیں
جائے گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"گدھا گاڑی"...... اس بار خاور نے کہا اور پھر تو جیسے قہقہوں کا
ٹ کھڑا ہوا۔

بہت خوب واقعی انتہائی خوبصورت بات کی ہے تم نے"۔ عمران
ی طرح محظوظ ہوتے ہوئے کہا اور کافی دیر تک ہنستا رہا۔ واقعی
گدھا گاڑی والی بات انتہائی برجستہ تھی۔ لیکن دوسرے ہی لمحے
بے اختیار چونک پڑے کیونکہ ان سے کچھ دور روشنی کی لہر سی
اندر گہرائی میں اترتی ہوئی دکھائی دی۔

"اوہ اوہ ہمیں چیک کیا جارہا ہے۔اس کا مطلب ہے کہ لانچ انہو
نے چیک کر لی ہے اور اسے یہاں سمندر کے درمیان خالی پا کر وہ
سمجھے ہیں کہ ہم پانی کے اندر اتر گئے ہیں"...... عمران نے ان
سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ یہ تو انتہائی خطرناک مسئلہ ہے۔اب تو وہ پوری طرح
ہوں گے اور ہو سکتا ہے کہ ساحل کے پاس کوئی خطرناک پھندہ
تیار کر لیں"...... صفدر نے کہا۔

"فکر نہ کرو جلد ہی ہم اس چیکنگ سے دور نکل جائیں گے"۔ عم
نے کہا کیونکہ اس نے روشنی کی لہر دیکھتے ہی اپنا رخ بدل لیا تھا۔
واقعی دوبارہ روشنی کی کوئی لہران کے قریب پانی میں اترتے نظر نہ

"آپ سائیڈ سے جزیرے پر جائیں گے یا لانچ والی طرف کی
سمت سے"...... صفدر نے پوچھا۔

"عقبی طرف سے۔اور سب سے بڑے کریک کا دہانہ بھی ادھ
ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور انہیں دور سے
کے اندر سیاہ بادل سا دور دور تک پھیلا ہوا نظر آنے لگ گیا اور
گئے کہ وہ جزیرے تک پہنچ گئے ہیں سائیڈ سے گزر کر وہ دوسری
پہنچے اور عمران نے کرو پر بند کر دیا۔اب وہ ایک دوسرے سے
کر خود تیرتے ہوئے ساحل کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ عمران
ساحل میں تیزی سے گھومتا پھر رہا تھا اور آخر کار کچھ دیر بعد اس
سنائی دی۔



"آجاؤ میں نے دہانہ تلاش کر لیا ہے"...... عمران نے کہا اور وہ
سب تیزی سے عمران کی طرف بڑھنے لگے۔چند لمحوں بعد وہ واقعی ایک
سرنگ نما حصے میں آگے بڑھے چلے جارہے تھے۔یہ سرنگ آہستہ آہستہ
اوپر کو اٹھتی چلی جارہی تھی لیکن اس میں بھی سمندر کا پانی بھرا ہوا تھا۔
کچھ دور جانے کے بعد پانی کی سطح کم ہونے لگی اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ
پانی سے باہر آچکے تھے۔اب اندر گھپ اندھیرا تھا۔عمران نے رک کر
اپنی پشت پر بندھا ہوا تھیلا گھما کر اسے سامنے کیا اور پھر اسے کھول کر
اس میں سے ایک طاقتور ٹارچ نکالی اور چند لمحوں بعد یہ ٹیڑھی میڑھی سی
قدرتی سرنگ روشن ہو گئی۔ عمران نے پیروں میں موجود مخصوص
جوتے علیحدہ کر دیئے اور آگے بڑھنے لگا اس کے ساتھیوں نے بھی اس کی
پیروی کی اور وہ پیر جماتے ہوئے آہستہ آہستہ روشنی میں چلتے ہوئے اوپر
چڑھتے چلے گئے۔اچانک سرنگ ختم ہو گئی اور عمران کے ہاتھ میں
پکڑی ٹارچ کا روشن دائرہ اب ایک ٹھوس دیوار پر پڑ رہا تھا۔عمران نے
چہرے سے ہیلمٹ پہلے ہی ہٹا دیا تھا۔اب اس نے تسمے کھول کر اسے
پوری طرح علیحدہ کیا اور پھر آگے بڑھ کر اس نے کان دیوار کے ساتھ لگا
دیئے۔

"دوسری طرف خاموشی ہے۔اس کا مطلب ہے کہ دوسری طرف
کوئی مشین نہیں ہے"...... عمران نے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا اور ایک
بار پھر اس نے تھیلے کی زپ کھولی اور اس کے اندر سے ایک چھوٹا سا
آلہ نکالا جو کنکریٹ کے بلاک کاٹنے کے کام آتا تھا۔یہ بیٹری سے چلنے

والا آلہ تھا۔ عمران نے اس کے برمے کی نوک دیوار پر ایک جگہ رکھ
اور بٹن دبا کر پوری قوت سے اسے دبا دیا۔ برما آہستہ آہستہ اندر گھ
چلا گیا اور سیمنٹ اور ریت عمران کے چہرے اور منہ پر پڑنے لگی نیک
چند لمحوں بعد عمران کے ہاتھ کو جھٹکا لگا اور عمران نے دباؤ ڈالنا بند کر
وہ سمجھ گیا تھا کہ برمے کا سرا دیوار کے پار ہو چکا ہے۔ اس کا مطلب
کہ دیوار کی موٹائی زیادہ نہ تھی۔ اس نے ایک اور بٹن دبایا اور پھر د
کا رخ نیچے کی طرف کر دیا۔ اب برمے نما آلہ کنکریٹ بلاک کو کاٹتا
نیچے آ رہا تھا اور تقریباً نصف گھنٹے کی مسلسل محنت کے بعد عمران ا
دیوار کا اتنا بڑا گول ٹکڑا کاٹنے میں کامیاب ہو گیا کہ جس سے وہ دوسر
طرف جا سکیں۔

"اسے سنبھالو ورنہ دوسری طرف گرا تو دھماکہ ہو گا"........ عمر
نے آلے کو نکال کر واپس بیگ میں رکھتے ہوئے سرگوشیانہ لہجے میں
اور پھر اس کے ساتھی آگے بڑھ آئے۔ عمران نے کٹے ہوئے دائر
کے اوپر والے حصے پر دونوں ہاتھ رکھ کر اسے زور سے دبایا تو نچلا حص
اس کے ساتھیوں کی طرف کو نکلتا آیا۔ جب وہ کافی باہر کو آ گیا تو
کے ساتھیوں نے اسے تھام لیا۔

"کھینچو"........ عمران نے آہستہ سے کہا اور اس کے ساتھ ہی
نے بھی اسے تھام لیا اور پھر چند لمحوں کی کوشش کے بعد ان چارو
نے مل کر اس کٹے ہوئے ٹکڑے کو باہر نکال کر ایک طرف زمین
آہستگی سے رکھ دیا اور عمران نیچے رکھی ہوئی ٹارچ اور تھیلا اٹھا کر کٹے



ہوئے حصے سے دوسری طرف نیچے اتر گیا۔

"آجاؤ یہ کوئی سٹور ہے"........ عمران نے اندر پہنچ کر ٹارچ کی روشنی ادھر ادھر ڈالتے ہوئے کہا اور ایک ایک کر کے وہ سب اندر پہنچ گئے۔ یہ ایک بڑا ہال نما کمرہ تھا جس میں اسلحے کی خصوصی پیٹیاں دیواروں کے ساتھ رکھی ہوئی تھیں۔ چند لمحوں بعد وہ ایک دروازہ تلاش کرنے میں کامیاب ہو گئے۔

"لباس اتار دو اور اسلحہ ہاتھ میں لے لو"........ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنا لباس اتارنا شروع کر دیا اور تھوڑی دیر بعد وہ اسلحہ اٹھائے اس دروازے کے پاس پہنچ گئے۔ تھیلے انہوں نے اپنی پشت پر لادے لئے تھے۔ ان کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں۔ جب کہ عمران نے ٹارچ بھی اٹھا رکھی تھی۔ پھر عمران نے جیسے ہی دروازے کو ہاتھ لگایا اچانک جیسے ہر طرف تیز سائرن سے بجنے لگ گئے اور عمران اور اس کے ساتھی تیزی سے پیچھے ہٹے ہی تھے کہ اچانک چھت پر سے نیلے رنگ کی تیز روشنیاں ان کے جسموں پر پڑیں اور اس کے ساتھ ہی ان سب کے ذہنوں پر تاریکی غلبہ کرتی چلی گئی اور وہ ریت کے خالی ہوتے ہوئے بوروں کی طرح فرش پر ڈھیر ہوتے چلے گئے۔

ایک واچ ٹاور پر اس وقت جیکارڈ اور ڈین دونوں موجود تھے ۔ ان دونوں کی آنکھوں سے طاقتور دوربینیں لگی ہوئی تھیں اور وہ سمندر کو اس طرح دیکھ رہے تھے جیسے بیٹھے لہریں گن رہے ہوں ۔

" چیف ایک لانچ آ رہی ہے اس کی رفتار بے حد آہستہ ہے " ۔ اچانک ایک سائیڈ پر موجود مشین کے سامنے کھڑے ہوئے آدمی نے تیز لہجے میں کہا تو وہ دونوں چونک پڑے ۔

" کس سمت میں " ....... ان دونوں نے کہا اور اس آدمی نے سمت اور فاصلہ بتانا شروع کر دیا ۔

" نہیں یہ فاصلہ بہت ہے ۔ اس طاقتور دوربین سے بھی نظر نہیں آئے گی " ....... ڈین نے کہا اور کرسی سے اٹھ کر وہ مشین کی طرف بڑھ گیا جس کے درمیان ایک چھوٹی سی سکرین پر ایک نقطہ سا حرکت کرتا نظر آ رہا تھا ۔



" اوہ یہ تو رکی ہوئی ہے ۔ لہروں کے ساتھ حرکت کر رہی ہے اور ابھی فائرنگ رینج سے دور ہے ۔ اسے انلارج کرو " ....... ڈین نے مشین آپریٹر سے کہا اور مشین آپریٹر نے سر ہلاتے ہوئے مشین کو ایڈجسٹ کرنا شروع کر دیا اور سکرین پر وہ نقطہ پھیلنے لگ گیا ۔ اب جیکارڈ بھی اٹھ کر قریب آ کھڑا ہوا تھا اور تھوڑی دیر بعد واقعی سکرین پر لانچ واضح طور پر نظر آنے لگی ۔

" یہ تو خالی ہے ۔ اس کا مطلب ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی اس وقت پانی کے نیچے جزیرے کی طرف تیرتے ہوئے آ رہے ہوں گے " ۔ جیکارڈ نے کہا ۔

" فاصلہ بہت زیادہ ہے ۔ انہیں مسلسل کئی گھنٹے تیرنا پڑے گا " ۔ ڈین نے کہا ۔

" ہاں ظاہر ہے اور اتنے طویل فاصلے کے لئے لازماً انہیں آرام کرنے کے لئے تیرنے کی بجائے ویسے ہی لہروں کے ساتھ ساتھ آگے بڑھنا ہو گا کیا انہیں کسی طرح چیک نہیں کیا جا سکتا " ....... جیکارڈ نے کہا ۔

" جناب بلیو ریفلیکٹر سے چیک کیا جا سکتا ہے " ....... آپریٹر نے کہا ۔

" ٹھیک ہے چیک کرو " ....... ڈین نے کہا اور آپریٹر ساتھ ہی موجود دوسری مشین کی طرف بڑھ گیا اور اسے آپریٹ کرنے میں مصروف ہو گیا ۔ مشین کے درمیان موجود سکرین روشن ہو گئی اور پھر چند لمحوں بعد انہیں سکرین پر نظر آنے والے سمندر پر آسمان سے نیلے رنگ کی روشنی کے ہالے گرتے نظر آنے لگے جو پانی کے اندر اترتے جاتے

تھے اور جیسے ہی وہ پانی کے اندر اترتے سکرین پر پانی کا اندرونی
نظر آنے لگ جاتا۔ لیکن مسلسل چالیس پچاس بار مختلف زاویوں
روشنی ڈالنے کے باوجود سکرین پر عمران اور اس کے ساتھی نظر نہ آئے
تو آپریٹر نے ہاتھ ہٹا لیا۔

"بس چیف اب آدھے گھنٹے بعد پھر ایسا ہو سکتا ہے ابھی نہیں"
آپریٹر نے کہا اور ڈین نے اثبات میں سر ہلا دیا تو آپریٹر نے مشین
کرنی شروع کر دی۔

"میرا خیال ہے۔ اب ہمیں کنٹرول آفس میں بیٹھنا چاہئے۔ ہمار
پلاننگ کے مطابق وہ جیسے ہی جزیرے پر کہیں سے نکلیں گے ان
فائرنگ شروع ہو جائے گی اور ہمیں اطلاع مل جائے گی"...... جیک
نے کہا اور ڈین نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ واچ ٹاور سے نیچے
اترے اور نیچے موجود ایک جیپ میں بیٹھ کر وہ تیزی سے دور موجو
ایک عمارت کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ عمارت کے ایک کمرے
دیوار کے ساتھ چار بڑی بڑی مشینیں نصب تھیں جن کو باقاعدہ آپریٹ
کیا جا رہا تھا اور ان پر بڑی بڑی سکرینیں روشن تھیں جن میں جزیرے
کے اندرونی مختلف حصے نظر آ رہے تھے۔ اس طرح ان چاروں مشینو
کی سکرینوں پر جزیرے کے تقریباً تمام بیرونی حصے نظر آ رہے تھے۔ جہاں
مشین گنوں سے لیس افراد ان کی پلاننگ کے مطابق اپنی اپنی جگہوں
پر انتہائی چوکنا انداز میں موجود تھے۔ وہ دونوں ایک بڑی سی میز کے
پیچھے موجود کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ میز پر دو مختلف رنگوں کے فون اور



ایک بڑا سا ٹرانسمیٹر بھی موجود تھا۔

"انہیں یہاں تک پہنچنے میں کافی وقت لگے گا"...... جیکارڈ نے کہا۔

"اب دیکھنا یہ ہے کہ وہ کہاں سے جزیرے میں داخل ہوتے
ہیں"۔ ڈین نے کہا۔

"ہر جگہ ہمارے آدمی موجود ہیں۔ تحقیق کے مطابق اس وقت
جزیرے میں چھ کریک ایسے ہیں جو باہر سے جزیرے کے اندر آتے ہیں
باقی کریک ختم ہو چکے ہیں۔ اس لئے لامحالہ وہ ان چھ میں سے کسی
ایک سے ہی اندر پہنچیں گے"...... ڈین نے کہا اور جیکارڈ نے اثبات
میں سر ہلا دیا۔

"اور ان چھ کریکس میں سے بھی دو کریکس تو خاردار تاروں سے
باہر نکلتے ہیں۔ صرف چار کریکس اندر نکلتے ہیں۔ وہ دو کریکس جو رومانو
نے بتائے تھے وہ تو فیکٹری کی وجہ سے بند ہو چکے تھے اور مجھے یقین ہے
کہ اس بار یہ بچ کر کسی صورت بھی نہ جا سکیں گے"...... ڈین نے
کہا۔

"وہ سائنس دان کام کر رہا ہے یا نہیں۔ میری تو اس سے ملاقات
بھی نہیں ہوئی"...... جیکارڈ نے کہا۔

"وہ اپنے کام میں مصروف ہے اور تھوڑی دیر پہلے میری اس سے
بات ہوئی ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ اس نے فارمولا تقریباً مکمل کر لیا ہے
زیادہ سے زیادہ چند گھنٹوں کا کام ہے جیسے ہی یہ فارمولا مکمل ہو گا میں
اسے ناراک بھجوا دوں گا تاکہ اسے اصل پارٹی کے حوالے کر دیا

جائے"۔ڈین نے کہا۔

" لیکن پہلے تو تم نے کہا تھا کہ سائنس دان ڈاکٹر چارلس کو ایک ہفتہ لگے گا۔ پھر اتنی جلدی کام کیسے مکمل ہو گیا"...... جیکارڈ نے کہا۔

" میں نے ڈاکٹر چارلس سے وعدہ کر لیا ہے کہ وہ جتنی جلد کام مکمل کر دے گا۔اتنی جلدی اسے یہاں سے بخیر وعافیت واپس بھجوا دیا جائے گا۔اس لئے وہ دن رات کام کر رہا ہے"...... ڈین نے کہا۔

" اس کی حفاظت کا بھی بندوبست کیا ہے یا نہیں"...... جیکارڈ نے کہا۔

" حفاظت کا۔وہ کیوں"...... ڈین نے چونک کر پوچھا۔

" ویسے ہی کہہ رہا تھا کیونکہ عمران اور اس کے ساتھیوں کا اصل ٹارگٹ تو وہی ہے۔وہ جزیرے کو تباہ کرنے کا ٹارگٹ لے کر نہیں آ رہے بلکہ ان کا مقصد وہ ایس۔اے۔آر کا فارمولا حاصل کرنا ہے"...... جیکارڈ نے کہا۔

" وہ سیکشن نمبر ٹو میں ہے اور وہاں حفاظت کا معقول انتظام ہے"...... ڈین نے جواب دیا اور جیکارڈ نے اثبات میں سرہلا دیا۔ پھر اس طرح انہیں بیٹھے ہوئے تقریباً دو گھنٹے گزر گئے لیکن کسی طرف سے نہ کوئی اطلاع ملی اور نہ ہی سکرینوں پر عمران اور اس کے ساتھی نمودار ہوئے۔

" کمال ہے۔کہیں راستے میں تو مر مرا نہیں گئے"...... ڈین نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔



" یہ اتنی آسانی سے مرنے والے نہیں ہیں ڈین"...... جیکارڈ نے کہا اور ڈین بے اختیار مسکرا دیا۔

" سان کارا بہرحال ان کا مدفن ہی ثابت ہو گا"...... ڈین نے کہا اور جیکارڈ نے اثبات میں سرہلا دیا اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی۔اچانک میز پر پڑے ہوئے ایک فون کی گھنٹی بج اٹھی تو ڈین اور جیکارڈ دونوں بے اختیار چونک پڑے۔

" یہ فیکٹری سے کال ہے"...... ڈین نے مسکراتے ہوئے کہا اور جیکارڈ نے بھی مسکراتے ہوئے ایک طویل سانس لیا اور پھر سرخ رنگ کے فون کا رسیور اٹھا لیا۔

" یس چیف اٹنڈنگ"...... ڈین نے کہا۔

" سیکورٹی آفیسر پال بول رہا ہوں چیف"...... دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

" یس کیا بات ہے کیوں کال کی ہے"...... ڈین نے قدرے سرد لہجے میں کہا۔

" چیف فیکٹری کے ففٹی ون نمبر سٹور میں بیرونی دیوار توڑ کر چار افراد اندر داخل ہوئے ہیں اور انہوں نے اندرونی دروازہ کھولنے کی کوشش کی جس کی وجہ سے سائرن بج اٹھے اور سپیشل ریز فائر ہو گئیں اور وہ بے ہوش ہو گئے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور ڈین اور جیکارڈ بے اختیار اچھل پڑے۔

" کیا۔کیا کہہ رہے ہو۔بیرونی دیوار توڑ کر چار افراد۔اوہ۔اوہ ویری

بیڈ یہ تو ہمارے دشمن ہیں ہم انہیں جزیرے پر تلاش کر رہے ہیں انہیں فوراً گولیوں سے اڑادو"۔۔۔۔۔۔ ڈین نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"لیکن باس یہ پورا پورشن تو آٹو میٹک کنٹرولڈ ہے ۔ ہم تو اسے کھول نہیں سکتے ۔ کیونکہ وہاں حساس اسلحہ ہے وہ تو مکمل طور پر سیلڈ ہے ۔اسے کھولنے کے لئے تو سارا نظام ختم کرنا ہوگا اور نظام ختم ہوتے ہی سٹورز میں موجود انتہائی حساس اسلحہ تباہ بھی ہو سکتا ہے اور اگر ایسا ہو گیا تو پھر یہ سارا جزیرہ ہی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے صفحہ ہستی سے مٹ جائے گا"۔۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے پال نے کہا تو ڈین نے بے اختیار جھرجھری لی۔

"تم نے کیسے چیکنگ کی کہ وہ بے ہوش ہیں"۔۔۔۔۔۔ ڈین نے کہا

"جناب مشین کی سکرین پر وہ سٹور کے فرش پر پڑے ہوئے صاف دکھائی دے رہے ہیں"۔۔۔۔۔۔ پال نے جواب دیا۔

"مجھ سے بات کراؤ اور اسے کہہ دو کہ وہ میرے سوالوں کے جواب دے"۔جیکارڈ نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

"سنو پال کرنل جیکارڈ تم سے بات کرے گا۔ تم نے ان کے ہر سوال کا جواب دینا ہے ۔ یہ اس وقت ہیڈ کوارٹر کے چیف سیکورٹی آفیسر ہیں"۔۔۔۔۔۔ ڈین نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس چیف"۔۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو پال میں کرنل جیکارڈ بول رہا ہوں"۔۔۔۔۔۔ جیکارڈ نے رسیور



کہا۔

یس سر"۔۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"یہ افراد کتنی دیر بے ہوش رہیں گے"۔۔۔۔۔۔ جیکارڈ نے کہا۔

"زیادہ سے زیادہ چار گھنٹے جناب"۔۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے پال واب دیتے ہوئے کہا۔

اس کے بعد کیا ہوگا ۔ کیا یہ خود بخود ہوش میں آجائیں گے"۔ نے پوچھا۔

یس سر"۔۔۔۔۔۔ پال نے مختصر سا جواب دیا۔

کیا انہیں اس سیکورٹی نظام کے تحت ہلاک نہیں کیا جا سکتا"۔ نے پوچھا۔

نہیں جناب ایسا کوئی سسٹم رکھا ہی نہیں گیا ۔ یہ بے ہوش والا سسٹم بھی اس لئے رکھا گیا تھا کہ اگر کوئی جانور کسی طرح صے میں داخل ہو جائے ۔ بڑے سے بڑا یا چھوٹے سے چھوٹا میرا ہے کوئی چوہا یا کوئی چھپکلی ۔ تو اسے ختم کر دیا جائے ۔ یہ ریز نوروں کو تو ختم کر دیتی ہیں لیکن انسانوں کو صرف بے ہوش ہیں ۔انسانوں کا تو بہرحال کسی کو تصور تک نہیں تھا کہ وہاں ہیں ۔پہلی بار ایسا ہوا ہے"۔۔۔۔۔۔ پال نے جواب دیا۔

گر اس ٹوٹے ہوئے حصے سے اندر کوئی آدمی جائے تا کہ انہیں کیا جا سکے تو اس آدمی پر کوئی اثرات تو نہیں ہوں گے"۔جیکارڈ

"جناب وہاں انتہائی حساس ترین اسلحہ موجود ہے۔ اس لئے
فائرنگ یا شعلہ انتہائی خطرناک بھی ثابت ہو سکتا ہے۔ اگر آپ
ہلاک کرانا چاہتے ہیں تو پھر آدمی بھیج کر انہیں وہاں سے نکلوائیے
فیکٹری سے دور لے جا کر ان پر فائر کر کے ہلاک کر دیں"...... پا
کہا۔

"او۔کے ٹھیک ہے"...... جیکارڈ نے کہا اور رسیور رکھ
کھڑا ہوا۔

"تم نے دیکھا ڈین کہ یہ لوگ کس قدر خطرناک ہیں۔ انہوں
وہی کریک استعمال کیا جسے ہم نے بند سمجھ کر نظرانداز کر دیا
انہوں نے اس دیوار کو کسی طرح کاٹا یا توڑا یا کسی بم سے تباہ
اندر پہنچ گئے۔ یہ تو تم نے وہاں کا سسٹم ایسا بنایا تھا کہ وہ چکر
ورنہ وہ بڑے اطمینان سے پال یا اس جیسے کسی بھی آدمی کا میک
کر کے فیکٹری سے نکل کر جزیرے پر پہنچ جاتے اور ہم یہاں بیٹھے
آمد کا انتظار ہی کرتے رہ جاتے"...... جیکارڈ نے کہا۔

"ہاں واقعی اب مجھے بھی احساس ہو رہا ہے کہ یہ لوگ تو
انگیز انداز میں کام کرتے ہیں۔ لیکن اب ان کا فوری خاتمہ ضر
ہے"...... ڈین نے کہا۔

"ہمیں چند آدمی ساتھ لے کر خود جانا ہوگا۔ تاکہ اپنی نگرانی
انہیں وہاں سے نکال کر یہاں لے آئیں اور پھر ان کا خاتمہ
دیں"...... جیکارڈ نے کہا۔



"اس کے لئے تو غوطہ خوری کے لباس استعمال کرنے ہوں گے۔
میں بندوبست کرتا ہوں"...... ڈین نے کہا اور رسیور اٹھا لیا اور پھر
دو گھنٹے بعد جیکارڈ اور ڈین کے ساتھ ساتھ تقریباً دس آدمی خار دار
تاروں سے باہر جزیرے کے ساحل پر مسلح حالت میں موجود تھے۔ ان
کے علاوہ بھی چھ افراد تھے جن کے جسموں پر غوطہ خوری کے لباس
موجود تھے اور ڈین انہیں تفصیل سمجھا رہا تھا۔

"آپ فکر نہ کریں چیف۔ ہم ابھی جا کر انہیں لے آتے ہیں"۔
انہوں نے کہا اور دوسرے لمحے وہ پانی میں کود گئے۔ چند لمحوں بعد وہ
سمندر کے پانی میں غائب ہو چکے تھے۔

"تم سب پوری طرح تیار رہنا جیسے ہی ان کے بے ہوش جسم
جزیرے پر پہنچیں تم نے بغیر کوئی وقت ضائع کیے فائر کھول دینا
ہے"...... جیکارڈ نے کہا اور سب مسلح افراد نے جو کہ کرنل جیکارڈ
کے ساتھ تھے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"تم نے اچھی طرح انہیں اس بند کریک کا محل وقوع سمجھا دیا ہے
جس"...... چند لمحوں بعد جیکارڈ نے ساتھ کھڑے ڈین سے مخاطب ہو
کر کہا۔

"ہاں۔ تم فکر نہ کرو۔ وہ پہنچ بھی جائیں گے اور انہیں لے بھی آئیں
گے"...... ڈین نے کہا اور جیکارڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر وقت
آہستہ آہستہ گزرتا چلا گیا لیکن وہ چھ غوطہ خور واپس پانی کی سطح پر نہ
ابھرے تو ڈین اور جیکارڈ دونوں بے چین سے ہونے لگ گئے۔ ان کی

نظریں پانی پر اس طرح جمی ہوئی تھیں ۔ کہ وہ نظریں تک نہ ہٹا رہے تھے ۔

" اتنی دیر کیوں لگ گئی "...... جیکارڈ نے قدرے پریشان سے لہجے میں کہا ۔

" میرا خیال ہے میں سپیشل فون پر پال سے بات کروں اسے معلوم ہو گا کہ کیا یہ لوگ اندر پہنچے بھی ہیں یا نہیں "...... ڈین نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک ریموٹ کنٹرول جیسا آلہ نکالا اور اس پر دو مختلف بٹن دبا دیئے ۔

" ہیلو چیف ڈین کالنگ "...... ڈین نے تیز لہجے میں کہا ۔

" یس چیف ۔ پال اٹنڈنگ "...... سپیشل فون سے پال کی آواز سنائی دی ۔

" تم سٹور کو چیک کر رہے ہو ۔ میں نے ان دشمنوں کے وہاں سے نکالنے کے لئے آدمی بھیجے تھے وہ وہاں پہنچے ہیں یا نہیں "...... ڈین نے کہا ۔

" باس چھ آدمی اس ٹوٹے ہوئے حصے سے اندر آئے تھے اور ان چاروں کو ان کے لباس اور تھیلوں سمیت اٹھا کر باہر لے گئے ہیں اب سٹور خالی ہے "...... دوسری طرف سے پال نے کہا تو ڈین کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے ۔

" او ۔ کے بس اتنا ہی معلوم کرنا تھا "...... ڈین نے کہا اور رسیور رکھ دیا ۔ اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات موجود تھے ۔



" وہ آ رہے ہوں گے "...... ڈین نے اس آلے کو جیب میں رکھتے ہوئے کہا اور جیکارڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا ۔ لیکن جب مزید کچھ وقت گزر گیا اور وہ چھ غوطہ خور واپس نہ آئے تو جیکارڈ کے ہونٹ بھینچ گئے ۔

" ان کے پیچھے دوسرے آدمی بھیجو ڈین ۔ مجھے کوئی بڑی گڑ بڑ لگ رہی ہے "...... جیکارڈ نے تیز لہجے میں کہا اور ڈین نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے جیب سے وہی فون نکالا اور اس کے بٹن پریس کر دیئے ۔

" ڈین چیف بول رہا ہوں الیون پوائنٹ سے ۔ فوراً یہاں چھ غوطہ خور بھیجو فوراً "...... ڈین نے چیختے ہوئے کہا ۔

" یس چیف "...... دوسری طرف سے کہا گیا اور ڈین نے بٹن آف کر کے فون واپس جیب میں رکھ لیا ۔

" میری تو سمجھ میں نہیں آ رہا کہ یہ لوگ کہاں مر گئے ہیں ۔ وہاں سے یہ انہیں نکال لائے ہیں اور وہ لوگ بے ہوش ہیں ۔ چار گھنٹوں سے پہلے انہیں ہوش نہیں آ سکتا لیکن ان میں سے کوئی بھی واپس نہیں آ رہا ۔ آخر یہ چکر کیا ہے "...... ڈین نے حیرت بھرے لہجے میں کہا ۔

تھوڑی دیر بعد ایک جیپ دور سے آتی دکھائی دی اور پھر ان کے قریب آ کر رک گئی ۔ اس میں سے چھ افراد باہر آ گئے جنہوں نے غوطہ خوری کے لباس پہن رکھے تھے ۔

" یس چیف "...... انہوں نے کہا اور ڈین نے انہیں تفصیل سے ساری بات بتا دی اور اس کریک کا محل وقوع بھی بتا دیا ۔

" یس چیف ہم ابھی معلوم کرتے ہیں "...... ان چھ نے کہا اور

اپنا لباس ایڈجسٹ کر کے وہ پانی میں کود گئے ۔ پھر تقریباً بیس پچیس منٹ کے شدید انتظار کے بعد وہ دوبارہ پانی پر نمودار ہوئے تو ڈین اور جیکارڈ چونک کر انہیں دیکھنے لگے ۔ ان سب نے کاندھوں پر ایک ایک آدمی کو اٹھایا ہوا تھا اور پھر ان کاندھوں پر لدے ہوئے افراد کو ساحل پر لے آیا گیا تو ڈین اور جیکارڈ بے اختیار چونک پڑے ۔ یہ وہی غوطہ خور تھے جنہیں پہلے بھیجا گیا تھا اور وہ سب ہلاک ہو چکے تھے ۔ انہیں گولیاں ماری گئی تھیں جب کہ ایک آدمی کی گردن کچلی ہوئی لگ رہی تھی ۔

" یہ ۔ یہ ۔ کیا مطلب ۔ انہیں کس نے ہلاک کیا ہے ۔ وہ عمران اور اس کے ساتھی کہاں ہیں " ...... ڈین نے چیختے ہوئے کہا ۔

" چیف اس کریک پر جہاں پانی نما کیچڑ ہے ۔ ان کی لاشیں بکھری پڑی تھیں ۔ دو تیر رہی تھیں ۔ میں آگے جا کر اس دیوار کے خلا کے اندر بھی جھانک آیا ہوں ۔ وہاں کوئی آدمی موجود نہیں ہے ۔ چنانچہ ہم یہ لاشیں اٹھا کر لے آئے ہیں " ...... ایک غوطہ خور نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا ۔

" اوہ اوہ وہ عمران اور اس کے ساتھی نکل گئے ۔ اوہ ویری بیڈ ۔ اب میں سمجھ گیا ہوں کہ کیا ہوا ۔ انہیں کسی طرح ہوش آ گیا ۔ انہوں نے انہیں ختم کیا اور غوطہ خوری کے لباس پہن کر وہ پانی کے اندر سے کسی دوسرے حصے پر نکل کر جزیرے میں پہنچ گئے وہ ہم نے ایون ایون سپیشل راستہ باہر آنے کے لئے کھولا تھا ۔ وہ وہیں سے اندر گئے ہوں



گے ۔ آؤ میرے ساتھ ۔ آؤ " ...... جیکارڈ نے چیختے ہوئے کہا اور دوڑ کر وہ اس جیپ کی طرف بڑھ گیا جس پر سوار ہو کر وہ یہاں آئے تھے اور ڈین بھی پاگلوں کے سے انداز میں اس کے پیچھے بھاگ پڑا ۔ چند لمحوں بعد جیپ بجلی کی سی تیزی سے مڑ کر واپس دوڑی چلی جا رہی تھی ۔

" وہ ۔ وہ لازماً ۔ سیکشن ٹو میں پہنچیں گے جہاں وہ سائنس دان ہے ۔ ہمیں وہیں جانا ہو گا " ...... جیکارڈ نے کہا ۔

" اگر وہ واقعی جزیرے کے اندر پہنچ گئے ہیں تو پھر کیا ہو گا " ۔ ڈین نے انتہائی خوفزدہ سے لہجے میں کہا ۔

" فکر مت کرو وہ بہر حال پکڑے جائیں گے ۔ وہ اب باہر نہیں جا سکتے اور ہم اس محدود ایریے میں بہر حال انہیں پکڑ لیں گے " ۔ جیکارڈ نے کہا اور ڈین کا ستا ہوا چہرہ اس کی بات سن کر قدرے نارمل ہو گیا ۔

عمران کے ذہن میں پھیلی ہوئی تاریکی اچانک ایک جھماکے سے روشنی میں تبدیل ہوئی اور اس کے ساتھ ہی اسے احساس ہوا کہ اس کا جسم پانی میں بھیگا ہوا ہے۔

"ان کو غوطہ خوری کا لباس پہنا دیں ورنہ تو یہ ساحل تک پہنچتے پہنچتے مرجائیں گے اور ہو سکتا ہے چیف نے ان سے پوچھ گچھ کرنی ہو"۔ ایک آواز عمران کے کانوں سے ٹکرائی۔

"ٹھیک ہے۔ پھر انہیں خشک جگہ پر لٹا کر ایسا کرنا پڑے گا۔ ان کے لباس تو موجود ہیں"...... دوسری آواز سنائی دی اور اب عمران کا ذہن پوری طرح کام کر رہا تھا۔ وہ ایک آدمی کے کاندھے پر لدا ہوا تھا۔ اس آدمی کے جسم پر غوطہ خوری کا لباس تھا اور وہ آدمی پانی کے اندر کھڑا ہوا تھا اور پانی اس کے کاندھوں تک آ رہا تھا جس کی وجہ سے عمران کا نچلا جسم جو کاندھے کے دوسری طرف لٹکا ہوا تھا۔ آدھے سے



زیادہ پانی میں ڈوبا ہوا تھا۔ جب کہ چہرہ سر اور باقی جسم بھی گیلا تھا اور پھر وہ آدمی اوپر کو واپس چڑھنے لگا اور کچھ دور جا کر اس نے کاندھے پر لدے ہوئے عمران کو اتار کر نیچے خشک جگہ پر لٹا دیا۔ عمران نے کن انکھیوں سے ماحول کا جائزہ لیا۔ یہ چھ افراد تھے۔ چھ کے چھ غوطہ خوری کے لباس پہنے ہوئے تھے۔ جبکہ ایک آدمی کے ہاتھ میں پانی میں کام کرنے والی مخصوص انداز کی ٹارچ تھی جس کی تیز روشنی نے پورے ماحول کو روشن کر رکھا تھا جب کہ ایک آدمی نے اپنے جسم کے ساتھ ان کے تھیلے اور غوطہ خوری کے لباس اٹھائے ہوئے تھے۔ باقی چار افراد کے جسموں پر اس کے ساتھی تھے جنہیں وہ نیچے لٹا رہے تھے۔ جب کہ لباس اٹھانے والا لباس نیچے رکھ رہا تھا اور عمران کو اٹھانے والا اس کی طرف متوجہ تھا۔ عمران کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے اپنے لباس کے اندر رینگ گیا۔ اسے یقین تھا کہ انہوں نے اس کی تلاشی نہ لی ہو گی اور دوسرے لمحے اس کا خیال درست ثابت ہوا جب جیب میں موجود مشین پسٹل سے اس کا ہاتھ ٹکرایا۔

"جلدی کرو چیف اوپر ہمارا انتظار کر رہا ہوگا"...... اس آدمی نے کہا جس نے عمران کو اٹھایا تھا۔ اسی لمحے عمران نے مشین پسٹل باہر نکالا اور دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ انسانی چیخوں سے ماحول گونج اٹھا۔ وہ چھ کے چھ افراد چیختے ہوئے اور گھومتے ہوئے نیچے گرے ہی تھے کہ عمران اچھل کر کھڑا ہوا۔ اس آدمی کو جس نے اسے اٹھایا ہوا تھا۔ اس کے کولہے میں اس نے گولی ماری تھی جب کہ

باقی آدمیوں کے سینوں میں اور اچھل کر کھڑے ہوتے ہی اس نے دوبارہ فائرنگ کر دی اور باقی پانچ افراد جو تڑپ رہے تھے دوسری بار گولیاں کھا کر زور دار جھٹکے سے ساکت ہو گئے۔ جب کہ وہ آدمی جس کے لوطے میں گولی تھی بری طرح تڑپ رہا تھا اور اٹھنے کی کوشش کر رہا تھا۔ عمران نے اس کی گردن پر پیر رکھ دیا اور اس کے ساتھ ہی پیر کو موڑا تو اس آدمی کا جھٹکے کھاتا ہوا جسم یکلخت سیدھا ہوا اور اس کے ساتھ اس کے منہ سے خرخراہٹ کی آوازیں نکلنے لگیں۔ اس کا چہرہ یکلخت انتہائی مسخ ہو گیا تھا۔ عمران نے پیر کو واپس موڑا۔

"کیا نام ہے تمہارا"...... عمران نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ج۔ج۔جیمز"...... اس آدمی نے رک رک کر کہا۔

"پوری تفصیل بتاؤ۔ تم یہاں کیسے آئے باہر کون موجود ہے اور کہاں موجود ہے"...... عمران نے پیر کو ذرا سا حرکت دیتے ہوئے کہا۔

"بب بب بتاتا ہوں۔ فار گاڈ سیک یہ پیر ہٹالو۔ میری تو روح کھنچ جا رہی ہے"...... جیمز نے انتہائی تکلیف بھرے لہجے میں کہا۔

"بتاؤ ورنہ"...... عمران کا لہجہ اور سرد ہو گیا اور جیمز نے تفصیل بتا دی۔

"وہ خار دار تاریں تم نے کہاں سے کراس کی ہیں"...... عمران نے پوچھا اور پھر اسی طرح وہ بار بار جیمز سے سوال کرتا رہا اور جیمز کربناک لہجے میں جواب دیتا رہا۔ عمران نے اس سے نہ صرف اس سپیشل راستے کا پوچھ لیا تھا جس کو کھول کر وہ خار دار تاروں کو کراس



کر کے ساحل پر آئے تھے بلکہ اس جزیرے کے اوپر موجود عمارتوں اور دوسری تفصیلات معلوم کر لی تھیں اور اسے معلوم ہو گیا تھا کہ جنوبی سمت جو عمارت ہے۔ جسے سیکشن ٹو کہا جاتا ہے۔ وہاں کسی سائنسدان کو لایا گیا تھا اس طرح کی تفصیلات معلوم کرنے کے بعد عمران نے ایک جھٹکے سے پیر کو موڑا اور دوسرے لمحے جیمز ہلاک ہو چکا تھا۔ عمران اتنی دیر میں اپنے ہوش میں آنے اور اپنے ساتھیوں کے اب تک ہوش میں نہ آنے کی وجہ بھی سمجھ گیا تھا۔ جن ریز کی مدد سے انہیں بے ہوش کیا گیا تھا۔ ان کا تریاق پانی تھا۔ چونکہ جیمز نے عمران کو اٹھایا ہوا تھا اور وہ لیڈر ہونے کی وجہ سے سب سے آگے تھا۔ اس لئے وہ پانی میں پہلے اترا اور جب پانی عمران کے جسم کے اوپر تک آیا تو جیمز کو خیال آیا کہ باہر ساحل تک جاتے جاتے بغیر غوطہ خوری کے لباس کے پانی میں ڈوبنے کی وجہ سے وہ ختم نہ ہو جائیں اس لئے وہ واپس اوپر آیا تھا اور پانی میں ڈوب جانے کی وجہ سے عمران ہوش میں آیا تھا جب کہ اس کے دوسرے ساتھی چونکہ پانی میں نہ ڈوبے تھے اس لئے وہ ابھی تک ہوش میں نہ آئے تھے۔ چنانچہ عمران نے جھک کر پانی کے چلو بھرے اور اپنے ساتھیوں کے منہ اور ناک میں پانی ڈالنا شروع کر دیا اور نتیجہ اس کی توقع کے عین مطابق ہوا۔ وہ تینوں ہی جلد ہوش میں آگئے۔

"یہ یہ سب کیا ہے"...... اس کے ساتھیوں نے ہوش میں آتے ہی حیرت بھرے انداز میں ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا اور عمران نے

مختصر طور پر انہیں تفصیل بتا دی۔

"اب جلدی سے غوطہ خوری کے لباس پہن لو اور اپنے بیگ
اب ہم آسانی سے جزیرے کے اندر داخل ہو سکتے ہیں جلدی کرو۔
ہونے کی صورت میں وہ لوگ دوسرے غوطہ خور بھی بھیج
ہیں"........ عمران نے کہا اور پھر عمران سمیت اس کے سب
تیزی سے حرکت میں آگئے اور تھوڑی دیر بعد وہ ایک بار پھر غوطہ خو
کے لباس میں تھے اور ان کی پشت پر ان کے تھیلے لدے ہوئے تھے
پھر وہ پانی میں اترتے چلے گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ کریک سے با
سمندر میں پہنچ گئے۔ چونکہ عمران انہیں تفصیلی ہدایات دے چکا تھا
لئے وہ عمران کے پیچھے گہرائی میں تیزی سے تیرتے ہوئے آگے بڑھتے
گئے اور کافی دور جانے کے بعد عمران مڑا اور ساحل کی طرف بڑھتے گئے
تھوڑی دیر بعد وہ ایک بار پھر اسی طرح کے کریک میں سے
ہوئے اوپر کی طرف اٹھتے چلے جا رہے تھے اور چند لمحوں بعد وہ
پہنچ گئے یہاں گھنے درخت موجود تھے۔

"غوطہ خوری کے لباس اتار دو اور تھیلوں میں سے اسلحہ نکا
جیبوں میں بھر لو جلدی کرو"........ عمران نے گھنے درختوں کے
میں جاتے ہی کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ چاروں تیزی سے درختوں
اوٹ لیتے ہوئے جزیرے کے اندر کی طرف بڑھے چلے جا رہے
تھوڑا سا فاصلہ طے کرنے کے بعد وہ خار دار تاروں کے قریب پہنچ
اور پھر انہیں ان تاروں کے درمیان ایک جگہ خالی نظر آئی۔



یں موجود نہ تھیں۔ عمران تیزی سے آگے بڑھا اور اس کے ساتھی
ی اس کے پیچھے بڑھتے ہوئے اس خالی جگہ سے تاروں کو کراس کر گئے
یا طرف درختوں کا ایک گھنا جھنڈ نظر آ رہا تھا جس کے ساتھ ہی
یں سی بنی ہوئی تھیں۔ عمران کا رخ اس طرف تھا۔ لیکن وہ اس
ح چل رہا تھا جیسے وہ یہاں کا رہائشی ہو اور چند لمحوں بعد وہ ایک
ک کی عقبی طرف پہنچ گئے۔ عقبی طرف کھڑکیاں تھیں عمران نے دو
کھڑکیوں کو دبایا لیکن وہ بند تھیں۔ تھوڑا آگے جانے کے بعد ایک
وی کے پٹ دبانے سے کھل گئے اور عمران نے اندر جھانکا اور
رے لمحے وہ اچھل کر اس کھڑکی پر چڑھا اور اندر کود گیا۔ اس کے
اس کے ساتھی بھی اندر آگئے اور عمران نے کھڑکی بند کر دی۔ یہ
یک خاصا بڑا کمرہ تھا جس میں چار بیڈز موجود تھے۔ وہاں ایسا سامان
جود تھا جیسے یہاں چار افراد رہتے ہوں۔ ہر بیڈ کے ساتھ الماری تھی
چند لمحوں میں انہوں نے چیک کر لیا کہ الماریوں میں نیلے رنگ کی
وصی یونیفارمز موجود تھیں۔

ایسی ہی یونیفارمز ان غوطہ خوروں نے بھی پہن رکھی تھی۔ دیکھو
ید ان میں سے کوئی ہم میں سے کسی کے سائز کی ہو"........ عمران
نے کہا اور خود بھی اس الماری میں سے ایک یونیفارم نکال لی۔ لیکن یہ
ی کے سائز کی نہ تھی اور پھر صرف ایک یونیفارم ایسی مل سکی جو خاور
پوری آئی تھی اور عمران کی ہدایت پر خاور نے وہ یونیفارم پہن لی۔

"یہ بیرکیں یہاں کے افراد کی رہائش گاہیں ہیں۔ خاور تم جا کر

دوسرے کمرے چیک کرو اور ہمارے سائزوں کی یونیفارم ڈھونڈ
چونکہ یہاں کوئی غیر متعلقہ آدمی نہیں آسکتا۔ اس لئے یقیناً ان
کے دروازے کھلے ہوں گے اور یہاں کوئی محافظ بھی نہ ہوگا۔
کرو"...... عمران نے کہا اور خاور سر ہلاتا ہوا کھلے دروازے سے
نکل گیا۔

"ہم خود بھی ساتھ جاسکتے تھے۔ جب یہاں کوئی آدمی ہی نہیں
تو"...... صفدر نے کہا۔

"احتیاط اچھی چیز ہوتی ہے صفدر۔ کبھی کبھار اندازے غلط بھی
جاتے ہیں"...... عمران نے جواب دیا اور صفدر نے اثبات میں
دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد خاور کی واپسی ہوگئی۔

"یہ ساتھ والے کمرے سے ہی مل گئی ہیں۔ میرا اندازہ ہے
تینوں کے سائز کی ہیں"...... خاور نے کہا۔

"واہ اس کا مطلب ہے کہ اس کمرے میں تنویر کی جسامت کا
بھی رہتا ہے۔ پھر تو اس کمرے سے بھی ڈرنا چاہئے"...... عمران
یونیفارمز لیتے ہوئے کہا۔

"پھر وہی بکواس کا چرخہ شروع کر دیا تم نے۔ اس وقت ہم
سنجیدہ صورت حال میں گھرے ہوئے ہیں"...... تنویر نے غصیلے
میں کہا۔

"عمران صاحب تنویر درست کہہ رہا ہے"...... عمران کے
سے پہلے ہی صفدر نے تنویر کی حمایت کرتے ہوئے کہا۔



ایک آدمی کی گواہی کافی نہیں ہوتی۔ قانوناً دو گواہ ضروری ہوتے
۔ اگر خاور بھی تنویر کی تائید کر دے تو میں تسلیم کر لوں گا۔ کہ
چرخہ میں نے شروع کیا ہے اور آواز تنویر کے حلق سے نکل رہی
وہی گھوں گھوں والی چرخے کی مخصوص آواز"...... عمران نے
رم پہنتے ہوئے کہا مگر دوسرے لمحے وہ سب بے اختیار اچھل
کیونکہ انہیں باہر سے قدموں کی تیز آواز سنائی دے رہی تھی اور
سب تیزی سے دروازے کی سائیڈ دیواروں کے ساتھ سمٹتے چلے
لیکن قدموں کی آوازیں دروازے کے سامنے سے گزر کر آگے بڑھ
اور پھر خاموشی طاری ہوگئی۔

"جلدی یونیفارم پہنو۔ اب مجھے بغیر دوسری گواہی کے یقین آگیا
تنویر درست کہہ رہا ہے"...... عمران نے سرگوشیانہ لہجے میں
اس کے ساتھ ہی ایک بار پھر قدموں کی آوازیں سنائی دینے لگیں
ایک بار پھر وہ دروازے کے سامنے سے گزر گئیں۔ عمران نے
سے آگے بڑھ کر کھلے دروازے سے سر باہر نکال کر جھانکا تو اس
ایک آدمی کو تیز تیز قدم اٹھاتے آگے جاتے دیکھ لیا۔ اس کے جسم پر
نیلے رنگ کی یونیفارم تھی۔ عمران واپس مڑ آیا۔ وہ سمجھ گیا تھا
آدمی آگے کسی کمرے میں رہتا ہوگا اور وہاں سے کوئی چیز اٹھانے
۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب یونیفارمز پہنے مشین گنیں کاندھوں
ئے اس کمرے سے باہر آگئے۔ یونیفارمز کے نیچے ان کے اپنے
لباس موجود تھے۔ البتہ اس لباس کی جیبوں میں موجود سامان

انہوں نے یونیفارمز کی جیبوں میں ڈال لیا تھا۔ دروازے کے سا
بند برآمدہ تھا اور پھر آگے جا کر برآمدے کا اختتام ایک کھلے صحن میں
اور اس صحن کے گرد چار دیواری تھی اور درمیان میں ایک درو
جو کھلا ہوا تھا۔ عمران اس دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"اب ہم نے بالکل اس طرح چلنا ہے جس طرح یہاں کے لو
چلتے ہیں۔ تاکہ واچ ٹاورز سے ہمیں چیک نہ کیا جا سکے"...... ع
نے صحن کے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"اب ہم نے کہاں جانا ہے"...... صفدر نے پوچھا۔

"ہم نے سیکشن نو کی عمارت میں پہنچنا ہے۔ لیکن وہ جزیر
بالکل مخالف سمت میں ہے اور مجھے یقین ہے کہ اب تک ان
خوروں کی لاشیں دریافت ہو چکی ہوں گی یا ہونے والی ہوں گی۔
لئے یہاں شدید گڑبڑ ہو گی اور ہو سکتا ہے کہ یہاں موجود ہر آدمی
چیک کیا جائے اس لئے ہم نے سب سے قریبی واچ ٹاور پر پہنچ
وہاں ہم نسبتاً یہاں کے محفوظ رہیں گے۔ جب حالات کچھ نارمل
گے تو پھر آئندہ کے حالات کے بارے میں سوچا جا سکے گا"......
نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ چند لمحوں بعد عمران
ساتھیوں سمیت اس صحن کے دروازے سے باہر نکلا اور وہ آگے بڑ
رہے تھے کہ اچانک ایک سائیڈ سے چار افراد نمودار ہوئے۔

"خبردار رک جاؤ تم کون ہو۔ تمہارے چہرے اجنبی ہیں۔"
آدمی نے چیختے ہوئے کہا۔



"ہم تو"...... عمران نے مڑ کر مسکراتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

"فائر یہ دشمن ہیں"...... اسی آدمی نے چیخ کر کہا اور اس کے ساتھ
ا مشین گن کے برسٹ اور انسانی چیخوں سے گونج اٹھی۔ مگر یہ
عمران کی طرف سے ہوئی تھی اور چیخیں ان چار افراد کی تھیں۔

"بھاگو سامنے اس جھنڈ کی طرف بھاگو"...... عمران نے چیخ کر کہا
سب بجلی کی سی تیزی سے اس جھنڈ کی طرف بھاگ پڑے۔
کی تیز آوازوں کی وجہ سے پورے جزیرے میں یکلخت چیخ و پکار سی
ئی اور عمران اور اس کے ساتھی انتہائی رفتار سے دوڑتے ہوئے
توں کے اس گھنے جھنڈ کے پاس پہنچے ہی تھے کہ یکلخت دو جیپیں ادھر
سے نکل کر انتہائی رفتار سے اس جھنڈ کی طرف بڑھنے لگیں۔

"درختوں پر چڑھ جاؤ۔ ہم نے ایک جیپ پر قبضہ کرنا ہے"۔
نے تیز لہجے میں کہا اور دوسرے لمحے وہ سب علیحدہ علیحدہ قریب
درختوں پر بندروں کی طرح چڑھتے چلے گئے۔ زیادہ سے زیادہ چند
کا فرق پڑا اور دونوں جیپیں جھنڈ کے سامنے رکیں اور پھر ان میں
مسلح افراد ہتھیار اٹھائے تیزی سے جھنڈ میں داخل ہوئے اور
تے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے۔ ان کی تعداد آٹھ تھی۔

"فائر"...... عمران نے چیخ کر کہا اور اس کے ساتھ ہی جیسے
توں کی شاخوں نے مشین گنوں کی گولیاں اگلنا شروع کر دیں اور
ان کی آواز اپنے عقب سے سن کر وہ آٹھوں افراد بھاگتے بھاگتے ٹھٹکے
تھے کہ دوسرے لمحے گولیاں کھا کر چیختے ہوئے نیچے گرے۔

"جیپ پر چلو"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس
درخت پر سے چھلانگ لگادی اور پھر اس کے باقی ساتھی بھی پکے ہو
پھلوں کی طرح درختوں سے ٹپکے اور وہ سب دوڑتے ہوئے جھنڈ
باہر آگئے ۔ دور سے پانچ مسلح افراد پیدل ہی دوڑتے ہوئے جھنڈ
طرف آرہے تھے ۔

"فائر"...... عمران نے چیخ کر کہا اور اس کے ساتھ ہی ایک با
چار مشین گنیں گونجیں اور آنے والے اس طرح اچھل اچھل کر
گرے جیسے زہریلی دوا سپرے کرنے سے حشرات الارض نیچے گر
ہیں ۔ اس کے ساتھ ہی عمران نے جمپ لگایا اور اچھل کر جیپ
ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا ۔ صفدر ۔ تنویر اور خاور نے بھی اس
پیروی کی ۔

"جو نظر آئے اسے اڑا دو ۔ میزائل ، بم ، مشین گنیں سب
استعمال کرو ۔ ہم نے ہر صورت میں سیکشن نو پہنچنا ہے"...... ع
نے چیخ کر کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیپ کو ایک جھٹکے
بیک کر کے موڑا اور تیزی سے بائیں طرف کو دوڑانے لگا ۔ ابھی
تھوڑی ہی دور آگے گئے ہوں گے کہ اچانک ایک واچ ٹاور سے
میزائل ان کی جیپ سے کچھ دور آکر گرا اور ایک خوفناک دھماکہ ہو
مگر عمران نے بجلی کی سی تیزی سے جیپ کو سائیڈ پر کاٹا اور سائیڈ
کاٹتے ہی اس نے اسے ایک بار پھر پہلے والی سمت پر کاٹ دیا اور
لمحے عین اسی جگہ ایک اور میزائل گرا جہاں ایک لمحہ پہلے جیپ تھی



ایک اور خوفناک دھماکہ ہوا ۔ جیپ اچھلی ضرور لیکن پھر جم کر دوڑنے
لگی اسی لمحے تنویر کی طرف سے اس واچ ٹاور پر میزائل گن سے میزائل
فائر کیا گیا اور تیزی سے ڈولتی اور دوڑتی ہوئی کھلی جیپ میں سے فائر
کرنے کے باوجود تنویر کا پہلا نشانہ ہی کارگر ثابت ہوا اور واچ ٹاور کے
ایک خوفناک دھماکے سے پرخچے اڑ گئے ۔ عمران جیپ پوری رفتار سے
دوڑائے چلا جا رہا تھا ۔ اس کی کوشش تھی کہ وہ جزیرے پر پھیلے ہوئے
درختوں کی اوٹ لے کر جیپ کو آگے بڑھائے لیکن تھوڑی دور آگے
جیسے ہی جیپ درختوں کے ایک جھنڈ کے قریب پہنچی اچانک فضا
انتہائی خوفناک دھماکوں سے گونج اٹھی ۔ یوں لگ رہا تھا جیسے دو
انتہائی طاقتور فوجوں کے درمیان انتہائی خوفناک جنگ شروع ہو گئی
ہو یہ دھماکے بموں کے تھے اور یہ بم نجانے کس طرح سے پھینکے گئے
تھے کہ اس جھنڈ کے قریب ہی گرے اور جیپ ان خوفناک دھماکوں
کی وجہ سے کئی فٹ فضا میں اچھل کر آگے بڑھی ۔

"کود جاؤ"...... عمران کی چیختی ہوئی آواز فضا میں لہرائی اور پھر اس
سے پہلے کہ جیپ اچھل کر درختوں سے ٹکراتی وہ چاروں جیسے پرندوں
کی طرح اڑتے ہوئے سائیڈوں پر گرے اور قلابازیاں کھاتے ہوئے
سیدھے ہوئے ہی تھے کہ جیپ ایک درخت کے موٹے تنے سے ایک
خوفناک دھماکے سے ٹکرائی اور اس کے ساتھ ہی نہ صرف اس کے
پرخچے اڑ گئے بلکہ اس میں آگ بھڑک اٹھی ۔

"دائیں طرف بھاگو دائیں طرف"...... عمران نے چیخ کر کہا اور وہ

سب زگ زیگ کے انداز میں دوڑتے ہوئے درختوں کے درمیان جنگلی خرگوشوں کی طرح دوڑتے ہوئے ۔بجائے سامنے جانے کے دائیں طرف کو دوڑتے چلے گئے ۔اسی لمحے بم درختوں کے اندر گرنے لگے اور دھماکوں سے جیسے کان پڑی آواز سنائی نہ دے رہی تھی ۔ لیکن عمران اور اس کے ساتھی درختوں کے درمیان دائیں طرف مسلسل بھاگے چلے جا رہے تھے اور پھر اچانک درختوں کا یہ جھنڈ ختم ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی عمران رک گیا اور اس کے پیچھے آنے والے ساتھی بھی رک گئے وہ سب بری طرح ہانپ رہے تھے ۔

" ہمیں فوری طور پر جزیرے سے نکلنا ہو گا ۔ ورنہ ہم چوہوں کی طرح مار ڈالے جائیں گے ۔یہاں ایک کریک ہے میں اسے تلاش کرتا ہوں ۔ تم مجھے کور دینا ۔ کیونکہ یہاں اونچی جھاڑیاں ہیں اور وہ م[illegible] وجہ سے ہلنے لگیں گی "........ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ جھکے جھکے انداز میں کچھ دور تک پھیلی ہوئی جھاڑیوں میں گھستا چلا گیا ۔ وہ[illegible] خار دار تار نظر آ رہی تھی ۔ صفدر ، تنویر اور خاور تینوں تیزی سے سائیڈوں پر ہٹ کر کھڑے ہو گئے تھے اور ان کی نظریں سرچ لائٹس کی طرح ہر طرف گھوم رہی تھیں ۔ اب ان کے عقب میں بھی بموں کے دھماکے رک گئے تھے ۔چند ہی لمحوں بعد عمران کا ہاتھ جھاڑیوں [illegible] سے باہر نکلا ۔

"آجاؤ میں نے اسے تلاش کر لیا ہے "........ عمران کی آواز سنائی [illegible] اس نے ہاتھ اس لئے باہر نکالا تھا تاکہ وہ اس جگہ کو شناخت کر سکے



جہاں عمران موجود تھا اور وہ تینوں تیزی سے آگے بڑھے اور پھر جھکے جھکے انداز میں جھاڑیوں میں گھستے چلے گئے ۔چند لمحوں بعد وہ عمران کے پاس پہنچ چکے تھے ۔ وہاں واقعی دو بڑی جھاڑیوں کے درمیان ایک کریک کا دہانہ تھا ۔ لیکن یہ صرف اتنا بڑا تھا کہ اس میں ایک آدمی اندر داخل ہو سکتا تھا ۔ اس پر شاید پہلے جھاڑیوں کی لمبی شاخیں پھیلی ہوئی تھیں جنہیں عمران نے ہاتھ سے ہٹا دیا تھا ۔

" آؤ "........ عمران نے کہا اور تیزی سے اس دہانے کے اندر اتر کر غائب ہو گیا ۔اس کے پیچھے صفدر ، تنویر اور خاور اترے اندر اندھیرا تھا لیکن یہ سرنگ نما کریک کچھ نیچے جانے کے بعد ٹیڑھا ہو کر آگے بڑھتا چلا جا رہا تھا ۔وہ سب اندازے سے نیچے اتر رہے تھے اور ان کے پیر بار بار پھسل رہے تھے لیکن کریک کی دیواروں پر ان کے ہاتھ دبا کر رکھنے کی وجہ سی وہ گرنے سے بچے ہوئے تھے ۔

" رک جاؤ آگے یہ بند ہے "...... اچانک عمران کی آواز سنائی دی اور وہ سب جہاں تھے وہیں رک گئے چند لمحوں بعد انہوں نے عمران کا سایہ اوپر آتے ہوئے دیکھا ۔ اندھیرے میں ان کی آنکھیں اب کسی حد تک دیکھنے کے قابل ہو چکی تھیں ۔ اس لئے سائے کی حرکت کا احساس انہیں ہو رہا تھا ۔

" کریک کسی زمینی تبدیلی کی وجہ سے بند ہو چکا ہے اس لئے اب ہم واپس سمندر میں نہیں جا سکتے "...... عمران کی آواز سنائی دی ۔

" میرا خیال ہے ۔ اب ہمارا اوپر جانا بھی حماقت ہو گا کیونکہ انہوں

نے ہمیں اس جھنڈ میں داخل ہوتے دیکھ لیا ہوگا اور اب وہاں ہر طرف مسلح آدمی چھپے ہوئے ہوں گے جو ایک ایک چپے کی تلاشی لے رہے ہوں گے"...... صفدر نے کہا۔

"اور یقیناً وہ ان جھاڑیوں میں بھی ہماری تلاش کریں گے اور ہمارے قدموں کے نشانات یا جھاڑیوں کے کھلے جانے اور بیٹھنے کی وجہ سے وہ اس کریک کے دہانے پر پہنچ جائیں گے اور پھر صرف ایک بم انہیں اندر پھینکنا ہوگا"...... خاور نے کہا۔

"ہم واقعی چوہے دان میں پھنس گئے ہیں"..... تنویر نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"بات درست ہے۔ نہ ہم باہر جاسکتے ہیں اور نہ آگے اور یہاں رکنے کا مطلب بھی بے بسی کی موت ہے۔ اس لئے تیسرا اور آخری راستہ یہ ہے کہ ہمیں یہاں کوئی اور سوراخ تلاش کرنا ہوگا۔ میں واپس جاتا ہوں تم بھی پیچھے آجاؤ۔ جہاں یہ کریک بند ہوا ہے۔ وہاں لازماً کوئی نہ کوئی اور کریک بن گیا ہوگا۔ اسے ہاتھوں سے ٹٹول کر تلاش کرنا ہوگا"...... عمران نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔ باقی ساتھی بھی دوبارہ نیچے اترنے لگے۔

"آجاؤ۔ دائیں طرف آجاؤ۔ ایک اور دہانہ موجود ہے لیکن یہ بے حد تنگ ہے۔ ہمیں گھسٹ کر اس کے اندر جانا ہوگا"...... عمران کی آواز سنائی دی اور وہ سب نیچے اترتے چلے گئے۔ اندھیرا اور بڑھ گیا تھا اور اب انہیں عمران کا سایہ بھی نظر نہ آرہا تھا لیکن آواز سے انہوں نے اس



جگہ کا اندازہ کر لیا تھا جہاں عمران موجود تھا۔

"ایک دوسرے کو ہاتھ لگا کر چیک کر لو"...... عمران نے کہا اور پھر چند لمحوں بعد وہ ایک دوسرے کو اندھوں کی طرح ٹٹول رہے تھے

"میں اب اس دہانے میں گھسٹ کر جا رہا ہوں"......... عمران نے کہا لیکن اب انہیں گہرے اندھیرے کے باوجود کچھ کچھ آئیڈیا سا ہونے لگا تھا اور پھر وہ سب ایک ایک کر کے عمران کے پیچھے اس دہانے میں گھستے چلے گئے۔ یہ کریک اس قدر تنگ تھا کہ انہیں گھسٹنے میں بھی بے حد تکلیف ہو رہی تھی لیکن کسی نہ کسی طرح کرالنگ کے انداز میں گھسٹتے ہوئے وہ آگے بڑھتے چلے جا رہے تھے۔ لیکن ظاہر ہے یہاں آکسیجن کی شدید کمی تھی اور انہیں اب سانس لینے میں تنگی محسوس ہونے لگی تھی۔

"آجاؤ آجاؤ یہاں کسی حد تک ہوا موجود ہے۔ یہ کریک اب اوپر جا رہا ہے"........ عمران کی آواز سنائی دی اور وہ سب آگے گھسٹتے چلے گئے اور پھر واقعی انہیں ہلکی سی تازہ ہوا کا احساس ہونے لگا اور وہ گھٹن ختم ہو گئی جو چند لمحے پہلے ان کے اعصاب کو توڑے دے رہی تھی۔ اسی لمحے اچانک انہیں اپنے عقب میں ایک خوفناک دھماکے کی آواز سنائی دی اور ایک لمحے کے لئے تو انہیں یوں محسوس ہوا جیسے یہ تنگ سا کریک آپس میں مل گیا ہو۔ زمین بری طرح لرز رہی تھی وہ دم سادھے اس طرح اپنی اپنی جگہوں پر پڑے ہوئے تھے جیسے انسانوں کی بجائے مجسمے ہوں۔ لیکن جب چند لمحوں بعد زمین کی لرزش ختم ہوئی اور اس

کے باوجود انہوں نے اپنے آپ کو زندہ سلامت محسوس کیا تو ان سب کے منہ سے بے اختیار طویل سانس نکل گئے۔

" یہ صریحاً موت تھی جو قدرت کی رحمت سے رخ بدل گئی ہے"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ان سب نے چابی والے کھلونوں کی طرح میکانکی انداز میں سر ہلا دیئے۔ کیونکہ عمران نے جو کچھ کہا تھا وہی کچھ وہ بھی محسوس کر رہے تھے۔ بیس پچیس گز پیچھے خوفناک بم کے دھماکے کے باوجود اس تنگ سے کریک کی دیواروں کا نوٹ کر ایک دوسرے سے نہ ملنا اور ان کا کچھ دیر پہلے اس چوہے دان سے نکل آنا۔ یہ سب کچھ واقعی اس قدر حیرت انگیز تھا کہ ان کے ذہن اسے فوری طور پر قبول نہ کر پا رہے تھے۔ گو زمین کی لرزش تو ختم ہو گئی تھی لیکن ان کے جسم یہ سوچ کر ہی خود بخود لرز رہے تھے کہ اگر وہ اسی بم والے کریک میں ہوتے اور بم اندر پھینکا جاتا یا اس دھماکے سے اس کریک کی دیواریں مل جاتیں تو پھر کیا ہوتا۔ لیکن ان کا زندہ وجود انہیں نفسیاتی طور پر سہارا دے رہا تھا۔ چند لمحوں تک اس کیفیت سے گزرنے کے بعد ان کے ذہنوں نے اس سچوئیشن کو قبول کر لیا۔

" اب یہاں کھدائی شروع ہو گی اور ہماری لاشیں دریافت نہ جائیں گی اور پھر یہ کریک بھی انہیں نظر آجائے گا۔ اس لئے اب ہمیں فوری اوپر پہنچنا ہے"....... عمران کی آواز سنائی دی اور وہ سب بغیر کوئی جواب دیئے خود بخود دوبارہ حرکت میں آگئے اور پھر کچھ دیر بعد ایک ایک کر کے وہ دہانے سے باہر آگئے۔ عمران پہلے ہی باہر آچکا تھا اور ب



نظر نہ آرہا تھا۔ نجانے وہ کہاں چلا گیا تھا۔ بہرحال وہ عمارت کی سائیڈ میں موجود تھے اور وہ درختوں کا گھنا جھنڈ یہاں سے عمارت کے سامنے آجانے کی وجہ سے انہیں نظر نہ آرہا تھا اور شاید اس عمارت کی وجہ سے ہی وہاں موجود افراد کو وہ نظر نہ آرہے تھے ورنہ تو کھلے میدان میں وہ فوراً نظر آجاتے۔

" یہ عمران کہاں گیا ہے"........ تنویر نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا اور اسی لمحے انہیں بائیں طرف سے عمران آتا دکھائی دیا۔

" آؤ لیکن احتیاط سے یہ عمارت فون روم ہے۔ یہاں کافی افراد موجود ہیں"........ عمران نے قریب آکر سرگوشیانہ انداز میں کہا اور واپس مڑ گیا اور وہ سب اس کے پیچھے پیچھے چلتے ہوئے اس طرف کو بڑھ گئے جدھر سے عمران آکر واپس لوٹ رہا تھا اور چند لمحوں بعد وہ عمارت کے سامنے کے رخ پر پہنچ گئے۔ وہاں ساتھ ہی ایک دروازہ تھا جو کھلا ہوا تھا۔ عمران آہستہ سے آگے بڑھا اور دروازے کے اندر داخل ہو گیا اس کے پیچھے ایک ایک کر کے باقی ساتھی بھی اندر داخل ہو گئے۔ یہ ایک چھوٹا سا صحن تھا جس میں ایک بند برآمدہ تھا۔ صرف اس کا ایک پورشن کھلا ہوا تھا اور وہاں اندر روشنی نظر آرہی تھی لیکن عمران اس کھلے پورشن کی طرف بڑھنے کی بجائے اس بند پورشن کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا اور پھر اس بند پورشن کی سائیڈ سے ہوتے ہوئے وہ اس عمارت کی عقبی طرف چھوٹے سے صحن میں پہنچ گئے۔ یہاں ایک بڑی کھڑکی نظر آرہی تھی جو کھلی ہوئی تھی لیکن اپنی ساخت سے وہ کسی باتھ

روم کی کھڑکی دکھائی دے رہی تھی۔ عمران اس کے قریب پہنچ کر رکا
اور پھر اس نے اندر جھانکا اور دوسرے لمحے وہ اچھل کر اس کھڑکی پر
چڑھا اور آہستہ سے اندر اتر گیا۔ یہ واقعی باتھ روم تھا جس کا دروازہ بند
تھا۔ عمران احتیاط سے اس بند دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ دوسری
طرف خاموشی تھی۔ عمران نے دروازے کو آہستہ سے کھولا تو وہ کھلتا
چلا گیا۔ عمران نے سر باہر نکال کر دیکھا تو وہ ایک بیڈ روم کے انداز
میں سجے ہوئے کمرے میں تھے۔ فرنیچر بتا رہا تھا کہ یہ بیڈ روم یقیناً اس
عمارت کے انچارج کے زیر استعمال رہتا ہے۔ عمران دروازہ کھول
کر اندر کمرے میں آیا۔ اس کے ساتھی اس کے عقب میں تھے۔ اب
عمران کا رخ اس بیڈ روم کے بیرونی دروازے کی طرف تھا لیکن اسی
لمحے دروازے کی طرف تیز تیز قدموں کی آوازیں سنائی دیں اور وہ سب
بجلی کی سی تیزی سے سائیڈوں میں ہٹتے چلے گئے۔ چند لمحوں بعد دروازہ
ایک جھٹکے سے کھلا اور ایک آدمی اندر داخل ہوا۔ لیکن اس سے پہلے
کہ وہ سنبھلتا۔ عمران بھوکے عقاب کی طرح اس پر جھپٹ پڑا اور پلک
جھپکنے میں وہ آدمی اوغ کی ہلکی سی آواز نکال کر اس کے بازوؤں میں
لٹک گیا تھا۔ عمران نے آہستہ سے اسے ایک طرف کر کے لٹا دیا اور
خود ایک بار پھر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ دروازہ کھلا ہوا تھا۔ اس
نے دروازے سے باہر جھانکا تو ایک گیلری تھی جس کی ایک سائیڈ بند
تھی جبکہ دوسری سائیڈ ایک بڑے سے ہال تک جا رہی تھی جہاں سے
مشینری کی آوازیں اور مختلف افراد کے بولنے کی آوازیں سنائی دے رہی



۔ عمران نے اپنے ساتھیوں کو اشارہ کیا اور تیزی سے اس
سے نکل کر گیلری کی دیوار کے ساتھ لگ کر آگے بڑھتا چلا گیا
وہ ہال کے دہانے پر پہنچا تو رک گیا۔ اب ہال میں موجود مشینری
کے سامنے تھی۔ یہ فون روم تھا۔ اس میں ایسی مشینری نظر آ رہی
جس سے پتہ چلتا تھا کہ اس جزیرے کا رابطہ کسی سٹیلائٹ سے ہے
اس سٹیلائٹ کے ذریعے یہاں سے فون کا رابطہ پوری دنیا سے قائم
۔ اس ہال کمرے میں چھ افراد تھے اور وہ سب مشینوں کے سامنے
سیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ عمران نے اپنی پشت پر لدے ہوئے تھیلے
ایک جھٹکے سے آگے کیا اس کی زپ کھولی اور تھیلے میں ہاتھ ڈال دیا
رے لمحے اس کا ہاتھ باہر آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹی نال کا
ل تھا۔ اس نے ایک نظر مڑ کر اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھا اور پھر
ل کا رخ ہال کے فرش کی طرف کر کے اس نے ٹریگر دبانا شروع کر
۔ ٹھک ٹھک کی آوازوں کے ساتھ ہی پلک جھپکنے میں پستول سے
ول سے نکل کر فرش پر گرے اور پھٹ گئے اور اس کے ساتھ ہی
سفید رنگ کا دھواں تیزی سے ہال میں پھیلتا چلا گیا۔ چار کیپسول
کرنے کے بعد عمران نے ٹریگر سے انگلی ہٹا لی اور اس کے ساتھ ہی
نے اپنا سانس بھی روک لیا۔ پستول اس نے واپس تھیلے میں ڈالا
اس کی زپ بند کی اور پھر مخصوص انداز میں اسے جھٹکا دے کر اس
سے واپس اپنی پشت کی طرف کر دیا۔ دھواں ایک دو منٹ تک
آیا پھر غائب ہو گیا۔ لیکن عمران اسی طرح سانس روکے کھڑا رہا۔

اس نے کلائی پر موجود گھڑی دیکھی اور ہاتھ نیچے کر لیا۔
"آجاؤ"........ تقریباً دو منٹ بعد عمران نے سانس لیتے ہوئے کہا اور آگے ہال میں بڑھ گیا۔ کیونکہ اسے معلوم تھا کہ ان کیپسولوں سے نکلنے والی بے ہوش کر دینے والی گیس کے اثرات جس قدر تیز رفتاری سے اثر پذیر ہوتے تھے اتنی ہی تیز رفتاری سے ختم بھی ہو جاتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ عمران نے زیادہ سے زیادہ دو منٹ بعد ہی سانس لینا شروع کر دیا تھا........ ہال میں پہنچنے کے بعد انہیں معلوم ہوا کہ سامنے پر ایک شفاف شیشے کا کیبن موجود ہے جس میں کنٹرولنگ مشینری نصب تھی۔

"اس آدمی کو اٹھا کر لے آؤ۔ تنویر"........ عمران نے کہا اور تیزی سے واپس گیلری کی طرف بڑھ گیا۔

"میں نے انہیں ہلاک کرنے کی بجائے بے ہوش اس لئے کیا ہے کہ ان میں سے اپنے قدوقامت کے آدمی تلاش کر کے اپنے پر ان کا میک اپ کر سکیں۔ کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ جب ہماری لاشیں اس کمرے سے نہیں ملیں گی اور دوسرا کریک انہیں ملے گا تو پھر وہ سیدھے یہاں آئیں گے۔ اس لئے ہمیں جلد از جلد یہ کام نمٹانا ہے"........ عمران نے کہا اور صفدر اور خاور نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے کرسیوں پر بے ہوش بیٹھے ہوئے افراد کو اٹھا کر فرش پر لٹانا شروع کر دیا۔ تاکہ ان میں سے اپنے جیسے افراد کا انتخاب کر سکیں۔ تنویر بھی اس دوران کمرے میں بے ہوش پڑے ہوئے آدمی کو بھی



ہال میں لے آیا تھا۔

"میں اس کا میک اپ کر لوں گا"........ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تیزی سے پشت پر لدا ہوا تھیلا اتار کر لباس اتارنا شروع کر دیا۔ صفدر۔ تنویر اور خاور نے بھی اپنی اپنی جسامت کے آدمی منتخب کر لئے تھے۔

"ایک ایک کر کے تیزی سے باتھ روم جائیں اور منہ ہاتھ دھو کر میک اپ صاف کر لیں۔ ہمیں اس میک اپ پر ان کا میک اپ کرنا ہو گا کیونکہ یہ میک اپ آسانی سے صاف نہیں ہو سکتا جلدی کرو وہاں کھدائی مکمل ہوتے ہی خطرہ نزدیک پہنچ جائے گا"........ عمران نے کہا اور ان سب کی حرکات میں تیزی پیدا ہو گئی اور پھر تقریباً نصف گھنٹے کے اندر وہ سب نئے لباسوں اور نئے میک اپ میں آ چکے تھے۔ اپنا اور اپنے ساتھیوں کا میک اپ عمران نے خود کیا تھا۔

"صفدر اور خاور تم دونوں یہاں تہہ خانے تلاش کرو۔ لازماً یہاں تہہ خانہ ہو گا۔ ان سب کو وہاں پہنچنا ہو گا"........ عمران نے کہا اور صفدر اور خاور تیزی سے ایک سائیڈ پر موجود عمارت کی طرف بڑھ گئے۔

"تم اس آدمی کو اٹھا کر کرسی پر بٹھاؤ۔ اس پر گیس کے اثرات نہیں ہیں۔ اس لئے یہ جلد ہوش میں آ سکتا ہے اور پھر انچارج بھی یہی ہے"........ عمران نے اس آدمی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جسے تنویر کمرے سے اٹھا لایا تھا اور تنویر نے جھک کر اس آدمی کو اٹھایا اور ایک پڑی ہوئی کرسی پر بٹھا دیا۔ عمران نے آگے بڑھ کر ایک ہاتھ اس

کے سر پر اور دوسرا اس کی گردن پر رکھا اور پھر دونوں ہاتھوں کو ہ
نے مخصوص انداز میں جھٹکا دیا تو اس آدمی کے حلق سے ہلکی سی کـ
نکلی اور عمران پیچھے ہٹ گیا۔

" کیا نام ہے تمہارا"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور اس کی
آواز سن کر اس آدمی کی بند آنکھیں ایک جھٹکے سے کھلیں اور ان م
شعور کی چمک بیدار ہوئی۔

" کیا نام ہے تمہارا"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

" مم۔ مم۔ مکاف۔ مگر۔ تم۔ تم تو بالکل میری طرح ہو۔ یہ۔ یہ
کیا ہے۔ یہ میرے ساتھ یہ"...... مکاف نے انتہائی حیرت بھرے ل
میں کہا اور تیزی سے اٹھنے لگا۔ لیکن تنویر نے اس کے سینے پر ہاتھ رکھ

" خبردار اگر حرکت کی تو ایک لمحے میں گردن توڑ دوں گا"۔ تن
نے غراتے ہوئے کہا اور مکاف نے دوبارہ کرسی کی عقبی نشست ع
پشت لگا دی۔

" اس عمارت کو کیا کہتے ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

" فون روم۔ مگر تم کون ہو"...... مکاف نے جواب دیتے ہوئے
کہا۔ اسی لمحے صفدر اور خاور واپس آ گئے۔

" یہاں کوئی تہہ خانہ نہیں ہے۔ ہم نے پوری طرح چیک کر
ہے"...... صفدر نے کہا مکاف انتہائی حیرت بھرے انداز میں
تنویر۔ صفدر اور خاور کو دیکھ رہا تھا۔

" یہ تمہارے ساتھی ہیں"۔ عمران نے کہا



" نہیں۔ نہیں مگر چیف۔ لارسن اور جیمز تو یہاں فرش پر پڑے
"...... مکاف نے بے اختیار ہو کر کہا اور پھر اس سے پہلے کہ
ن مزید کوئی بات کرتا اچانک اس کیبن میں پڑے ہوئے فون کی
ٹی بج اٹھی۔

" اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دو تنویر"...... عمران نے کہا اور تیزی
دوڑتا ہوا وہ کیبن میں گیا۔ میز پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج رہی
اس نے ایک جھٹکے سے رسیور اٹھایا۔

" یس مکاف بول رہا ہوں فون روم سے"...... عمران کے منہ
مکاف کی آواز سنائی دی۔

" چیف ڈین سپیکنگ"...... دوسری طرف سے چند لمحوں کی
شی کے بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

" یس چیف"...... عمران نے لہجے کو مؤدبانہ بناتے ہوئے کہا۔

" فون روم کی کیا پوزیشن ہے مکاف"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

" او۔ کے چیف"...... عمران نے جواب دیا۔

" تم اپنے سب آدمیوں سمیت فون روم سے نکل کر باہر آجاؤ۔ فوراً
ے اور اس کے آدمی تمہیں چیک کرنے آ رہے ہیں ان سے پورا
کرو"...... دوسری طرف سے انتہائی کرخت لہجے میں کہا گیا اور
ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور عمران نے رسیور رکھا اور باہر آ گیا۔

" ان سب کو آف کر دو اور میرے پیچھے آجاؤ۔ اب ہم نے آنے
کو اندر لے آنا ہے اور ان کو ختم کر کے یہاں سے نکلنا ہے جلدی

کر دو"...... عمران نے کہا اور تیزی سے اس دروازے کی طرف بڑھ
جو کھلا ہوا تھا اور باہر اس بند برآمدے کا کھلا ہوا حصہ نظر آ رہا تھا۔
لمحوں بعد وہ کھلے صحن میں پہنچا ہی تھا کہ اچانک چار دیواری
دروازے سے ایک لمبا تڑنگا آدمی اندر داخل ہوا اس کے پیچھے چار
افراد تھے جو بے حد چوکنا نظر آ رہے تھے۔

"مکاف یہاں کوئی اجنبی لوگ تو نہیں آئے"...... سب سے
آنے والے نے عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"نہیں یہاں تو کوئی نہیں آیا"...... عمران نے مکاف کے
میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"تمہارے باقی ساتھی کہاں ہیں۔ یہ صرف تین کیوں
ہیں"...... اسی لمبے تڑنگے آدمی نے قدرے مشکوک انداز میں کہا۔

"وہ اندر ہیں آؤ۔ ابھی چیف کا فون آیا تھا۔ ہم تو تمہیں لینے
تھے"...... عمران نے بڑے مطمئن لہجے میں کہا۔

"ہونہہ چلو"...... اسی لمبے تڑنگے آدمی نے جس کا نام یقیناً
تھا ہنکارہ بھرتے ہوئے کہا اور کھلے حصے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے
ساتھی اس کے پیچھے تھے جبکہ عمران اور اس کے ساتھی اب
سائیڈوں میں چل رہے تھے۔ رابرٹ اور اس کے ساتھی بے
اور محتاط نظر آ رہے تھے لیکن چند قدم اٹھانے کے بعد جب انہو
عمران اور اس کے ساتھیوں کو مطمئن دیکھا تو لاشعوری طور پر
تنے ہوئے اعصاب بھی ڈھیلے ہو گئے۔



"ہوا کیا ہے رابرٹ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"انتہائی خطرناک ترین دشمن ایجنٹ جزیرے میں گھس آئے
"۔ رابرٹ نے جواب دیا۔

"اوہ۔ لیکن یہاں تو کوئی اجنبی کسی طرح داخل ہی نہیں ہو
تا"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور رابرٹ نے کوئی
ب دینے کی بجائے صرف کندھے اچکانے پر ہی اکتفا کیا۔ اب وہ
دے کے قریب پہنچ چکے تھے۔ عمران نے اپنے ساتھیوں کی طرف
ھا اور اس کا ہاتھ کوٹ کی جیب میں رینگ گیا۔ جہاں مشین پسٹل
ود تھا۔

"ارے یہ کیا"۔ رابرٹ نے ہال میں داخل ہوتے ہی بے اختیار
ے ہوئے کہا۔ کیونکہ سامنے فرش پر لاشیں پڑی ہوئی تھیں۔ لیکن
اس کا فقرہ ختم بھی نہ ہوا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے
ین پسٹل چل پڑے اور پھر گولیوں کی تڑتڑاہٹ کے ساتھ ہی رابرٹ
اس کے ساتھی چیختے ہوئے نیچے گرے اور صرف چند لمحے تڑپنے کے
ساکت ہو گئے۔

"آؤ اب چلیں۔ یہ عمارت سیکشن ٹو سے قریب ہے اور اب ہم نے
ورت میں سیکشن ٹو پر پہنچنا ہے"...... عمران نے کہا اور واپس مڑ

"ان کے پاس مشین گنیں ہیں۔ میرے خیال میں مشین گنیں
لی جائیں"...... خاور نے کہا۔

"ہاں ٹھیک ہے۔ایک مجھے دے دو"........ عمران نے کہا اور
مشین گنیں ہاتھ میں پکڑے وہ دوبارہ صحن میں آئے اور تیزی سے
بیرونی دروازے کی طرف بڑھتے چلے گئے۔یہ ایک کھلا میدان تھا
وہاں اسی طرح کی یونیفارم پہنے مختلف مسلح ٹولیاں ادھر ادھر آتی جا
دکھائی دے رہی تھیں۔دس بارہ جیپیں بھی آجا رہی تھیں۔یوں
تھا جیسے جزیرے پر ہنگامی حالات ہوں اچانک دور جاتی ہوئی ایک
جیپ کا رخ بدلا اور وہ انتہائی تیز رفتاری سے ان کی طرف آنے لگی
عمران اور اس کے ساتھیوں کے اعصاب تن سے گئے۔جیپ میں
مسلح افراد موجود تھے۔

"تم۔تم مکاف اور یہ مشین گنیں اور یہاں"........ ڈرائیور
ساتھ بیٹھے ہوئے مسلح آدمی نے حیرت بھرے لہجے میں عمران
مخاطب ہو کر کہا۔

"چیف کا حکم ہے"........ عمران نے مکاف کے لہجے میں مسکر
ہوئے کہا۔

"لیکن تم جا کہاں رہے ہو اپنے ساتھیوں کے ساتھ"........
آدمی نے پوچھا۔

"فون روم کی ایک مشین میں گڑبڑ ہے۔اس کا بیس چیک کر
جارہے ہیں"........ عمران نے جواب دیا۔

"اوہ اچھا۔او۔کے"........ اس آدمی نے مطمئن لہجے میں کہ
اس کے ساتھ ہی اس نے ڈرائیور کو آگے بڑھنے کے لئے کہا اور جی



تیزی سے ذرا سی آگے بڑھی اور پھر گھوم کر واپس اس طرف کو چل پڑی
جدھر سے آئی تھی اور عمران نے بے اختیار اطمینان بھرا طویل سانس لیا
ظاہر ہے ایک یقینی خطرہ ٹل گیا تھا۔ورنہ یہاں انہیں ایک بار پھر
فائرنگ کرنی پڑتی اور پھر وہی پہلے والا کھیل دوبارہ شروع ہو جاتا جو
کسی بھی لمحے ان کے لئے بھی موت کا باعث بن سکتا تھا۔جب کہ اب
انہیں بظاہر کوئی خطرہ نہ تھا اور وہ سیکشن ٹو کی عمارت سے کافی قریب
پہنچ چکے تھے۔

ڈین انتہائی بے چینی کے عالم میں ایک واچ ٹاور کی سائیڈ میں بنے ہوئے کمرے میں ٹہل رہا تھا۔ جیکارڈ اپنے ساتھیوں کے ساتھ عمران اور اس کے ساتھیوں کو ٹریس کرتا پھر رہا تھا۔ جزیرے پر ہنگامی حالات کا اعلان کر دیا گیا تھا اور ہر آدمی کو ہر صورت چوکنا کر دیا گیا تھا لیکن ابھی تک عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں کوئی اطلاع نہیں ملی تھی اور ڈین سوچ رہا تھا کہ جزیرے میں داخل ہونے کے بعد وہ زیادہ دیر تک تو کسی طرح بھی نہیں چھپ سکتے اور اگر جزیرے میں داخل نہیں ہوئے تو پھر کہاں چلے گئے۔ اتنی دیر وہ سمندر میں بھی رہ نہیں سکتے۔ اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا۔ آخر یہ سب کہاں غائب ہو گئے ہیں کہ اچانک دور سے فائرنگ کی تیز آوازیں سنائی دینے لگیں اور ڈین بے اختیار اچھل پڑا۔ وہ تیزی سے دوڑتا ہوا اس علیحدہ کمرے سے نکلا اور واچ ٹاور کے بڑے ہال نما کمرے کے اس حصے کی طرف بڑھ گیا



جو جزیرے کے اندرونی طرف تھا۔ اس کے کٹہرے سے اس نے دیکھا کہ دور درختوں کے ایک بڑے جھنڈ کی طرف چار افراد بے تحاشا انداز میں دوڑے چلے جا رہے تھے اور وہاں زمین پر بھی چند لوگ پڑے تڑپ رہے تھے اور دو جیپیں انتہائی رفتار سے دوڑتی ہوئی ان کے پیچھے جا رہی تھیں۔

"اب یہ بچ کر نہیں جا سکتے"...... ڈین نے ہونٹ چباتے ہوئے بڑبڑا کر کہا۔ لیکن پھر اس نے جھنڈ کے اندر سے فائرنگ کی تیز آوازیں سنیں اور ایک بار پھر ان چار افراد کو جھنڈ سے نکل کر ایک جیپ میں بیٹھتے ہوئے دیکھا اور اس کے ساتھ ہی جھنڈ کی طرف دوڑ کر آنے والے افراد پر ان جیپ میں بیٹھنے والوں نے فائر کھول دیا اور اس کے ساتھ ہی جیپ انتہائی رفتار سے دوڑنے لگی لیکن اسی لمحے وہاں سے قریب ایک واچ ٹاور سے اس جیپ پر میزائل فائر کیا گیا اور خوفناک دھماکے کے ساتھ ہی جیپ اچھلی ضرور لیکن وہ الٹی نہیں۔ اسی لمحے دوسرا میزائل فائر ہوا لیکن جیپ پھر بھی بچ گئی۔

"کمال ہے۔ یہ جیپ چلانے والا آدمی ہے یا جن"...... ڈین کے منہ سے بے اختیار نکلا ہی تھا کہ ایک اور خوفناک دھماکہ ہوا اور اس نے واچ ٹاور کے پرزے فضا میں اڑتے ہوئے دیکھے۔

"اوہ اوہ۔ یہ لوگ۔ یہ لوگ"...... ڈین نے بے اختیار دونوں ہاتھوں سے اپنے سر کے بال نوچتے ہوئے چیخ کر کہا۔

جیپ اسی طرح انتہائی رفتار سے دوڑتی ہوئی ساحل کے قریب

درختوں کے ایک بڑے جھنڈ کی طرف دوڑی چلی جا رہی تھی اسی لمحے خوفناک دھماکے شروع ہو گئے۔ مختلف پوائنٹس سے اب اس جیپ پر فائر کیے جا رہے تھے اور پھر اس نے جیپ کو فضا میں اٹھتے اور اچھل کر جھنڈ کے درختوں کی طرف بڑھتے دیکھا اس میں سوار افراد بھی فضا میں اڑتے ہوئے درختوں کے اندر جا گرے تھے۔ بموں کے دھماکے مسلسل ہو رہے تھے۔

"وہ مارا۔ چلو یہ ختم تو ہوئے"...... ڈین نے اچانک بچوں کی طرح خوش ہوتے ہوئے کہا اور تیزی سے واپس اس طرف کو بڑھ آیا جہاں سپیشل ٹرانسمیٹر موجود تھا۔ اس نے جلدی سے ٹرانسمیٹر پر جیکارڈ کی مخصوص فریکونسی ایڈجسٹ کی اور پھر بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو ڈین کالنگ اوور"...... ڈین نے بار بار کال دینا شروع کر دی۔

"یس کرنل جیکارڈ اٹنڈنگ اوور"...... چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے کرنل جیکارڈ کی آواز سنائی دی۔

"وہ عمران اور اس کے ساتھی مارے گئے ہیں۔ میں نے واچ ٹاور سے خود دیکھا ہے۔ کیا تم نے دیکھا ہے اوور"...... ڈین نے بچوں کی طرح خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں اور میں وہیں جا رہا ہوں تم بھی آ جاؤ اوور"...... کرنل جیکارڈ نے کہا۔

"میں آ رہا ہوں اوور اینڈ آل"...... ڈین نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر



کے وہ تیزی سے اس لفٹ کی طرف بڑھ گیا جو واچ ٹاور پر آنے جانے کے لئے استعمال ہوتی تھی۔ چند منٹوں بعد وہ نیچے پہنچ چکا تھا۔ اس کی خاص جیپ باہر موجود تھی اور اس کا ڈرائیور آرتھر بھی موجود تھا۔

"چلو آرتھر اس جھنڈ کی طرف جہاں دشمنوں کو ہٹ کیا گیا ہے"۔ ڈین نے اچھل کر جیپ کی فرنٹ سائیڈ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"چیف یہ تو انتہائی خطرناک لوگ ہیں۔ انہوں نے تو یہاں تباہی مچا دی ہے"...... آرتھر نے جیپ کو آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔

"ہاں لیکن آخر کار ان کا خاتمہ ہو ہی گیا"...... ڈین نے مسرت بھرے لہجے میں جواب دیا اور آرتھر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد جیپ اسی جھنڈ کے پاس پہنچ گئی۔ وہاں پہلے سے مسلح افراد موجود تھے۔ کرنل جیکارڈ کی جیپ بھی کھڑی تھی۔ ڈین جیسے ہی جیپ سے اترا۔ جھنڈ کے اندر سے کرنل جیکارڈ باہر آتا دکھائی دیا۔

"مل گئیں ان کی لاشیں۔ کہاں پڑی ہیں"...... ڈین نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"وہ غائب ہیں"...... کرنل جیکارڈ نے کہا تو ڈین بے اختیار اچھل پڑا۔

"غائب ہیں وہ کیسے"...... ڈین نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے کرنل جیکارڈ کی بات پر یقین نہ آ رہا ہو۔

"آؤ میرے ساتھ"...... کرنل جیکارڈ نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔ سامنے ہی اس جیپ کا جلا ہوا ڈھانچہ پڑا ہوا تھا جس میں عمران اور

اس کے ساتھی سوار ہو کر آئے تھے اور پھر واقعی ڈین کرنل جیکارڈ کے ساتھ سارے جھنڈ کو کراس کر گیا مگر اسے وہاں کوئی لاش نظر نہیں آئی

"درختوں کو چیک کرایا ہے۔ کہیں وہ اوپر نہ چھپے ہوئے ہوں"۔ ڈین نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہاں ایک ایک درخت کو چیک کر لیا گیا ہے"...... کرنل جیکارڈ نے جواب دیا۔ اب وہ جھنڈ سے دوسری طرف دور دور تک پھیلی ہوئی قد آدم جھاڑیوں کے قریب کھڑے ہوئے تھے۔ جھاڑیوں میں بیس کے قریب مسلح افراد گھسے ہوئے تھے اور وہ ایک ایک جھاڑی کو اس طرح چیک کر رہے تھے جیسے عمران اور اس کے ساتھی پرندے ہوں جو جھاڑیوں کی شاخوں سے چمٹ گئے ہوں۔

"ان جھاڑیوں میں وہ کیسے اتنی دیر چھپ سکتے ہیں"...... ڈین نے کہا۔

"میں نے سارے جزیرے پر ان کی تلاش کا حکم دے دیا ہے۔ ویسے ہر طرف میرے آدمی پہلے سے موجود تھے۔ اگر وہ کسی بھی طرف جاتے تو لازماً مل جاتے۔ لیکن وہ انہی جھاڑیوں میں غائب ہوئے ہیں اور چونکہ یہ ساحل کے قریب کا علاقہ ہے۔ اس لئے مجھے ایک اور شک پڑ رہا ہے"...... کرنل جیکارڈ نے کہا۔

"کیا شک"...... ڈین نے چونک کر پوچھا۔

"ہو سکتا ہے۔ ان جھاڑیوں میں کسی کریک کا دہانہ موجود ہو اور وہ لوگ اس میں اتر کر سمندر میں چلے گئے ہوں۔ اس لئے میں نے سب



کو ایسا دہانہ تلاش کرنے کا حکم دیا ہے"...... کرنل جیکارڈ نے کہا۔

"لیکن وہ غوطہ خوری کے لباسوں میں تو نہ تھے۔ پھر سمندر میں زیادہ دیر کیسے رہ سکتے ہیں اور اگر وہ اوپر آتے تو یقیناً کسی نہ کسی واچ ٹاور سے چیک ہو چکے ہوتے"...... ڈین نے کہا۔

"دیکھو بہر حال تلاش تو کرنا ہے انہیں"...... کرنل جیکارڈ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"کرنل کرنل یہاں ایک دہانہ ہے اور یہاں جھاڑیاں بھی سمٹی ہوئی ہیں اور کچلی ہوئی ہیں"...... اچانک جھاڑیوں میں سے ایک آدمی نے سیدھے کھڑے ہو کر چیختے ہوئے کہا اور کرنل جیکارڈ اور ڈین دونوں دوڑ کر جھاڑیوں میں گھسے اور انہیں چیرتے ہوئے اس آدمی کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ ادھر ادھر بکھرے ہوئے باقی مسلح افراد بھی اسی طرف کو آنے لگے۔

"ہاں بالکل یہ لوگ اس کے اندر اترے ہیں۔ یہ دیکھو ان کے قدموں کے نشانات"...... جیکارڈ نے کہا اور پھر اس نے زمین پر لیٹ کر اپنا کان اس دہانے کے ساتھ لگا دیا۔

"نہیں اندر سے کوئی آواز سنائی نہیں دے رہی یا تو وہ لوگ دوسری طرف سمندر میں اتر گئے ہیں یا پھر کافی گہرائی میں ہیں اور بے حس و حرکت ہیں"...... جیکارڈ نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"اندر فائرنگ کرو"...... ڈین نے چیخ کر کہا۔

"نہیں پیچھے ہٹ جاؤ میں اندر طاقتور بم پھینک کر اس سارے

کریک کو کھولتا ہوں ۔ اگر یہ لوگ اندر ہوئے تو ان کی بوٹیاں اڑ جائیں گی اور اگر نہ ہوئے تو کم از کم سمندر تک یہ کریک بھی کھل جائے گا"۔۔۔۔۔۔ کرنل جیکارڈ نے کہا اور پھر اس نے ایک طرف کھڑے ہوئے ایک آدمی کو اشارے سے بلایا۔

"ٹرپل ٹرپل بم ہوگا تمہارے پاس اسے اس دہانے میں فائر کرو اور سب افراد دور ہٹ جائیں"۔۔۔۔۔۔ کرنل جیکارڈ نے کہا اور خود بھی وہ ڈین کا ہاتھ پکڑے پیچھے ہٹتا چلا گیا۔ کچھ دور جانے کے بعد وہ رک گیا تو ڈین بھی اس کے ساتھ ہی رک گیا ۔ اس کے آدمی نے اپنی پشت پر لدے ہوئے تھیلے میں سے ایک بیضوی ساخت کا بم نکالا ۔ اس کے ایک حصے پر ہاتھ سے کچھ کیا اور پھر تیزی سے اس نے بم کو اس دہانے میں اچھالا اور دوڑ کر دور بھاگنے لگا ۔ چند لمحوں بعد اس قدر خوفناک دھماکہ ہوا کہ زمین لرز اٹھی ۔ یوں لگ رہا تھا جیسے وہاں خوفناک زلزلہ آگیا ہو ۔ کرنل جیکارڈ اور ڈین دونوں بے اختیار زمین پر لیٹ گئے تھے ۔ زمین واقعی بری طرح لرز رہی تھی اور پھر چند منٹوں بعد جب یہ لرزش ختم ہوئی تو کرنل جیکارڈ ایک جھٹکے سے اٹھا اور تیزی سے اس دہانے کی طرف دوڑ پڑا جہاں بم پھینکا گیا تھا ۔ ظاہر ہے ڈین بھی اس کے ساتھ تھا ۔ انتہائی طاقتور بم نے واقعی اس پورے حصے کو توڑ پھوڑ کر رکھ دیا تھا اور جہاں سرنگ کا دہانہ تھا وہاں ساحل تک زمین اس طرح پھٹتی چلی گئی تھی کہ جیسے کسی نے باقاعدہ نہر کھودی ہو ۔ باقی مسلح افراد بھی وہاں پہنچ گئے تھے ۔ کرنل جیکارڈ تیزی سے اس ٹوٹے



ہوئے حصے میں اترا اور پھر آگے ہی آگے دوڑتا چلا گیا ڈین نے بھی اس کے پیچھے چھلانگ لگائی اور وہ بھی دوڑتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا ۔ لیکن کچھ آگے جا کر وہ دونوں رک گئے ۔ وہاں ایک بڑی چٹان ریزہ ریزہ ہو کر پھٹی ہوئی جگہ پر بکھری ہوئی تھی ۔

"اوہ اوہ ۔ یہ چٹان اب ٹوٹی ہے ۔ اس نے یقیناً اس کریک کو ڈھک کر رکھا ہوگا ۔ لیکن پھر وہ لوگ کہاں گئے"۔۔۔۔۔۔ کرنل جیکارڈ نے کہا اور جھک کر وہیں بیٹھ گیا ۔

"اوہ اوہ ادھر یہ ایک اور کریک ہے ۔ لیکن یہ تو اوپر کو جا رہی ہے"۔۔۔۔۔۔ کرنل جیکارڈ نے جھک کر اس کریک کے ادھڑے ہوئے دہانے میں جھانکتے ہوئے کہا ۔

"ہاں اور اس میں گھسٹنے کے نشانات بھی موجود ہیں ۔ اوہ اوہ واقعی وہ اس کریک میں گھس گئے ہیں"۔۔۔۔۔۔ ڈین نے کہا اور پھر اٹھ کر اس نے چیخنا شروع کر دیا ۔

"مشین گن لے آؤ مشین گن"۔۔۔۔۔۔ ڈین نے چیخ کر کہا تو ایک آدمی نے اوپر سے مشین گن نیچے پھینک دی ۔ ڈین نے اسے جھپٹا اور پھر اس کا رخ دہانے کی طرف کر کے اس نے ٹریگر دبا دیا اور ریٹ ریٹ کی تیز آوازوں سے فضا گونج اٹھی ۔

"یہ کریک جزیرے پر ہی نکلتا ہے ۔ اس کا دوسرا دہانہ تلاش کرو"۔۔۔۔۔۔ کرنل جیکارڈ نے چیخ کر اپنے آدمیوں سے کہا اور ساتھ ہی ہاتھ سے اشارہ بھی کر دیا اور اس کے آدمی تیزی سے اس طرف کو دوڑ پڑے

" میگ زیرو تھری میزائل گن مجھے دو"...... کرنل جیکارڈ نے ایک
طرف کھڑے ہوئے اپنے آدمی سے کہا اور اس نے کندھے سے لٹکی
ہوئی میزائل گن اتار کر کرنل جیکارڈ کے حوالے کر دی ۔ کرنل جیکارڈ
نے گن کا رخ اس دہانے کے اندر کر کے ٹریگر دبا دیا ۔ ایک دھماکہ
ہوا اور سرر کی تیز آواز کے ساتھ ہی میزائل اندر کی طرف سرر کی تیز
نکلتا دور جاتا سنائی دیا ۔ جیکارڈ دوڑ کر کریک سے باہر آگیا اور پھر
ایک عمارت کی سائیڈ سے دھماکے کی آواز سنائی دی ۔ اسی لمحے
بھی اوپر آگیا تھا۔

" ادھر ادھر ۔ وہ دور عمارت کی سائیڈ میں دہانہ ہے ۔ وہاں جا کر
چیک کرو"...... جیکارڈ نے چیخ کر کہا اور وہاں موجود سب افراد ادھر
دوڑ پڑے ۔

" یہ عمارت فون روم ہے ناں"...... کرنل جیکارڈ نے ڈین سے
مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں"...... ڈین نے جواب دیا اور جیکارڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" ہمیں خود وہاں جانا چاہئے"...... ڈین نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

" نہیں جب تک ان کی لاشیں سامنے نہ آجائیں ۔ ان کے قریب
جانا خطرناک ہو سکتا ہے اور اگر ہم ہی مارے گئے تو پھر اس جزیرے
تسخیر ہونا کوئی مشکل نہ ہوگا"...... کرنل جیکارڈ نے کہا اور ڈین نے
اثبات میں سر ہلا دیا ۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد ایک آدمی دوڑتا
واپس آتا دکھائی دیا۔



"کیا ہوا"...... کرنل جیکارڈ نے چیخ کر کہا۔

" باس وہاں کوئی آدمی نہیں ہے ۔ ہم نے ادھر ادھر سب دیکھ لیا
...... اس آدمی نے قریب آکر کہا۔

" دیکھا تم نے وہ لوگ ابھی زندہ ہیں ۔ اس عمارت کا انچارج کون
وہاں آدمی بھیجو اور معلوم کرو"...... کرنل جیکارڈ نے ڈین سے
مخاطب ہو کر کہا۔

" مکاف انچارج ہے ۔ میں پہلے اس سے بات کرتا ہوں ۔ اگر کوئی
ہوگی تو فون پر ہی پتہ چل جائے گا"...... ڈین نے کہا۔

" ہاں یہ ٹھیک ہے ۔ یہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں"...... کرنل
جیکارڈ نے کہا۔

" سپیشل فون جیپ میں موجود ہے ۔ آؤ میرے ساتھ"...... ڈین
نے کہا اور تیزی سے واپس جھنڈ کی طرف بڑھ گیا ۔ کرنل جیکارڈ بھی
اس کے ساتھ تھا اور پھر وہ تقریباً آگے پیچھے دوڑتے ہوئے اس جھنڈ سے
نکل کر دوسری طرف موجود جیپ کے پاس پہنچ گئے ۔ ڈین نے جلدی
سے فرنٹ سیٹ اٹھائی اور نیچے بنے ہوئے باکس میں سے وہ سپیشل
ساخت کا فون پیس نکال لیا جس کی مدد سے وہ جزیرے میں موجود کسی
بھی فون پر کہیں سے بھی بات کر سکتا تھا ۔ اس نے اس کا بٹن آن کیا
اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" یس مکاف بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد فون پیس کے رسیور
سے ایک آواز سنائی دی اور ڈین کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات

بھیلتے چلے گئے مکاف کی طرف سے کال اٹنڈ کرنے کا مطلب تھ
وہاں یہ لوگ نہیں داخل ہوئے۔
" صرف آواز سننے پر اکتفا مت کرو وہاں آدمی بھیجو".....
کھڑے کرنل جیکارڈ نے کہا اور ڈین نے اثبات میں سر ہلا دیا۔
"چیف ڈین بول رہا ہوں"....... ڈین نے کہا۔
"یس چیف"...... مکاف نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔
"فون روم کی کیا پوزیشن ہے"...... ڈین نے کہا۔
"او۔کے چیف"....... مکاف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
" تم اپنے سب آدمیوں سمیت فون روم سے نکل کر باہر آجا
رابرٹ اور اس کے آدمی تمہیں چیک کرنے آرہے ہیں ۔ان سے
تعاون کرو"...... ڈین نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا اور اس کے
ہی اس نے رابطہ آف کر کے فون پیس کو جیب میں ڈال کر
رکھا اور اندر سے ایک چھوٹا سا ٹرانسمیٹر اٹھا کر اس نے اس پر فری
ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔
" ہیلو ہیلو چیف ڈین کالنگ اوور"...... ڈین نے
ایڈجسٹ کر کے ایک بٹن دباتے ہوئے کال دینی شروع کر دی
" یس چیف ۔ رابرٹ اٹنڈنگ یو اوور"....... چند
ٹرانسمیٹر سے ایک سخت سی آواز سنائی دی۔
" رابرٹ تم اس وقت کہاں ہو۔اوور"....... ڈین نے تیز
کہا۔



سکسٹی پوائنٹ پر چیف اوور"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔
ہو۔کے تم اپنے ساتھیوں کے ساتھ فوراً فون روم میں جاؤ۔ میں
مکاف کو کہہ دیا ہے کہ وہ اپنے ساتھیوں سمیت باہر آجائے ۔ تم
ہاں اچھی طرح چیکنگ کرنی ہے کہ کہیں دشمن ایجنٹ فون روم
تو چھپے ہوئے نہیں ہیں ۔ فون روم کے سارے کمرے ۔ ساری
ت کی تم نے اچھی طرح تلاشی لینی ہے ۔ سمجھ گئے ہو اور اگر وہاں وہ
ہوں تو تم نے فوری طور پر انہیں ہلاک کر دینا ہے ۔ بغیر کوئی
ضائع کیے ۔وہ انتہائی خطرناک ترین لوگ ہیں اوور"....... ڈین
لہجے میں کہا۔
یس چیف اوور"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔
ہے فوراً مجھے اس ٹرانسمیٹر پر رپورٹ دینا اوور اینڈ آل"....... ڈین
ور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔
رابرٹ بے حد ہوشیار آدمی ہے ۔ ویسے تو مجھے یقین ہے کہ یہ
فون روم میں نہیں گئے ورنہ مکاف اس طرح اطمینان سے بات
لیکن اگر گئے ہیں تو وہ لازماً وہاں کسی جگہ چھپے ہوئے ہوں گے
ان معاملات میں بے حد ہوشیار ہے"....... ڈین نے سیٹ
کر کے ٹرانسمیٹر کو سیٹ پر رکھتے ہوئے کہا۔
رابرٹ کتنی دیر میں وہاں پہنچے گا"........ کرنل جیکارڈ نے
چباتے ہوئے کہا۔
اس کی ڈیوٹی پوائنٹ سکسٹی پر ہے اور پوائنٹ سکسٹی فون روم

ے قریب ہے ۔ اس لئے وہ زیادہ سے زیادہ چار پانچ منٹ تے
جائے گا"...... ڈین نے کہا اور جیکارڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔
" یہ عمران آواز بدلنے اور آواز کی نقل کرنے کا بھی ماہر ہے
میک اپ میں بھی ۔ اب تم نے دیکھا کہ یہ کس طرح جزیرے
داخل ہوئے اور اب جب یہ بھاگ رہے تھے تو ان کے جسم
جزیرے کے محافظوں کی ہی یونیفارم تھی"...... چند لمحوں کی خ
کے بعد کرنل جیکارڈ نے کہا۔
" ہاں میں ان کی صلاحیتوں پر واقعی دنگ رہ گیا ہوں ۔ یہ ت
انسان کی بجائے مافوق الفطرت لگنے لگ گئے ہیں انہیں جزیرے
پہنچنے سے روکنے کے لئے ہم نے کیا کیا نہیں کیا۔ لیکن اس کے ب
جزیرے تک نہ صرف صحیح سلامت پہنچ گئے بلکہ اندر بھی
گئے"...... ڈین نے کہا۔
" اگر رابرٹو جزیرے کے اس تمہارے آدمی سے بات نہ ہوتی
بے خبر رہ جاتے ۔ پھر تو یہ لوگ یہاں سے ہر صورت میں فرا
جاتے اوہ ۔ اوہ"...... بات کرتے کرتے اچانک کرنل جیکا
پڑا۔
" کیا ہوا"...... ڈین نے بھی چونکتے ہوئے کہا۔
" یہ جہاں بھی ہوں گے بہرحال سیکشن ٹو پر ہی پہنچیں گے
سب سے زیادہ توجہ بہرحال وہیں دینی چاہئے"...... کرنل جی
کہا۔



فکر نہ کرو میں نے وہاں فل فورس لگا دی ہے ۔ یہ وہاں کسی
رت بھی داخل نہیں ہو سکتے اور دوسری بات یہ کہ انہیں کیسے
لوم ہو سکتا ہے کہ وہاں ان کا فارمولا موجود ہے اور پھر انہیں تو یہ
معلوم نہیں ہو سکتا کہ سیکشن ٹو کون سی عمارت ہے"...... ڈین
کہا۔
"انہیں کسی نہ کسی طرح سب کچھ معلوم ہو جاتا ہے ۔ کس طرح
ہے ۔ یہ کوئی بھی نہیں بتا سکتا ۔ لیکن بہرحال ہو جاتا ہے ۔
ے اس رابرٹ کی رپورٹ آجائے ۔ پھر میں خود وہیں جاتا
"...... کرنل جیکارڈ نے کہا اور ڈین نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر
رح انہیں باتیں کرتے ہوئے دس پندرہ منٹ گزر گئے ۔ لیکن
کی طرف سے کوئی کال نہ آئی ۔
رابرٹ سے بات کرو ۔ کافی دیر ہو گئی ہے"...... جیکارڈ نے بے
لہجے میں کہا۔
ں"...... ڈین نے کہا اور سیٹ پر پڑا ہوا ٹرانسمیٹر اٹھا کر اس
دبا دیا۔
ہیلو چیف ڈین کالنگ اوور"...... ڈین نے بار بار کال دینا
ر دی ۔ لیکن جب کافی دیر تک کال کے باوجود دوسری طرف
اٹنڈ نہ کی گئی تو ڈین کے چہرے پر سراسیمگی کے تاثرات پھیلتے

وہ یہ کیا ہوا رابرٹ کال اٹنڈ نہیں کر رہا ۔ میں فون کرتا

ہوں"...... ڈین نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور ٹرانسمیٹر آف
کے اس نے جلدی سے سیٹ اٹھائی اور نیچے بنے ہوئے باکس
موجود فون پیس اٹھا کر اس نے ٹرانسمیٹر اندر رکھا اور فون پیس کو
کرکے اس نے تیزی سے بٹن دبانے شروع کر دیئے۔
"بیل جا رہی ہے۔ لیکن وہاں سے کوئی اٹنڈ نہیں کر رہا۔
ہو سکتا ہے"...... ڈین نے کہا۔
"آؤ وہاں یقیناً کوئی گڑ بڑ ہے۔ آؤ"...... کرنل جیکارڈ نے
بھاگ کر اپنی جیپ کی طرف بڑھ گیا۔ ڈین نے سیٹ سیدھی
اچھل کر اس پر بیٹھ گیا۔ ڈرائیور آرتھر پہلے ہی ڈرائیونگ سیٹ پر
ہوا تھا۔
"فون روم چلو جلدی"...... ڈین نے کہا اور آرتھر نے ایک
انجن سٹارٹ کر کے جیپ کو ایک جھٹکے سے آگے بڑھا کر موڑا اور
اسے فون روم کی طرف بڑھانے لئے گیا۔ کرنل جیکارڈ کی جیپ
کے عقب میں تھی۔ تھوڑی دیر بعد دونوں جیپیں فون روم کے
دروازے کے سامنے پہنچ کر رک گئیں اور ڈین جیپ رکتے ہی
نیچے اترا اور دوڑتا ہوا کھلے دروازے سے اندر داخل ہو گیا۔ اس کے
کرنل جیکارڈ بھی دوڑتا ہوا آگیا اور پھر وہ دونوں چند لمحوں بعد جب
روم کے ہال میں پہنچے تو اس طرح ٹھٹک کر رک گئے جیسے چابی
کھلونوں کی چابی ختم ہو جانے پر وہ یکلخت رک جاتے ہیں۔ وہاں
اس کے ساتھیوں اور مکاف اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں



تھیں مکاف اور اس کے تین ساتھیوں کے لباس بھی غائب تھے
"اوہ اوہ۔ یہ لوگ یہاں آئے تھے اور انہوں نے مکاف اور اس کے
ساتھیوں کا میک اپ کر لیا ہے۔ رابرٹ اور اس کے ساتھی بھی اسی
لئے دھوکہ کھا گئے ہوں گے"...... ڈین نے تیز لہجے میں کہا۔
"اوہ اب ہمیں لازماً سیکشن ٹو کی حفاظت کرنی چاہئے اور کوئی
صورت نہیں ہے"...... کرنل جیکارڈ نے کہا اور مڑ کر واپس بیرونی
دروازے کی طرف دوڑ پڑا۔ ڈین بھی اس کے پیچھے تھا۔

سیکشن ٹو خاصی وسیع عمارت تھی اور یہ عمارت اس انداز میں بنائی گئی تھی کہ جیسے قدیم زمانے میں کوئی جنگی قلعہ بنایا جاتا تھا۔ چاروں طرف انتہائی مضبوط۔ ٹھوس اور اونچی فصیل نما دیوار تھی اور اس دیوار کے اوپر جگہ جگہ روزن بنے ہوئے نظر آرہے تھے اور یہ روزن تاریک تھے۔ اس کا مطلب تھا کہ یہ ان کی دوسری طرف بھی بند جگہ ہے۔ عمارت کے گرد مسلح افراد تقریباً بیس بیس گز کے فاصلے پر دو دو کی تعداد میں موجود تھے اور وہ اس طرح چوکنا نظر آرہے تھے جیسے انہیں کسی بھی لمحے کسی طرف سے حملے کا خطرہ ہو۔ فصیل کے درمیان ایک بڑا سا پھاٹک تھا جو فولادی تھا اور بند تھا اور اس کے باہر آٹھ مسلح افراد موجود تھے۔

" واہ یہ تو پورا قلعہ ہے "...... عمران نے سیکشن ٹو کی عمارت کا جائزہ لیتے ہوئے کہا۔ وہ اس وقت اس عمارت سے کچھ فاصلے پر گھنی



جھاڑیوں کی اوٹ میں موجود تھے۔ فون روم سے نکلنے کے بعد وہ سیکشن ٹو کی عمارت کی طرف اس طرح بڑھ رہے تھے جیسے ان کا تعلق بھی یہاں کے حفاظتی دستے سے ہو۔ چونکہ یہاں موجود سب افراد ایک ہی رنگ اور قسم کی یونیفارم استعمال کرتے تھے۔ اس لئے اس یونیفارم کی وجہ سے دور سے ان پر شک نہ کیا جا سکتا تھا اور صرف نزدیک آکر ہی پہچانا جا سکتا تھا اور انہیں راستے میں صرف ایک جیپ میں سوار مسلح افراد نے چیک کیا تھا لیکن عمران جو فون روم کے انچارج مکاف کے میک اپ میں تھا اس نے انہیں یہ کہہ کر مطمئن کر دیا تھا کہ فون روم کی مشین میں ہونے والی خرابی کی وجہ سے وہ بیس چیک کرنے جا رہے ہیں اور مشین گنوں کی وضاحت کے لئے عمران نے اس سے یہ کہہ دیا تھا کہ چیف ڈین کے حکم پر وہ مسلح ہیں اور جیپ میں سوار افراد مطمئن ہو کر چلے گئے تھے۔ اس کے بعد انہیں یہاں پہنچنے تک کسی نے چیک نہ کیا تھا اور جس جگہ وہ موجود تھے وہاں سے فون کا خصوصی ٹاور قریب ہی تھا۔ یہاں چونکہ اونچی جھاڑیاں تھیں اس لئے وہ ان کی اوٹ میں ہو کر اطمینان سے سیکشن ٹو کی عمارت کا جائزہ لینے میں مصروف تھے۔

" ہو سکتا ہے انہوں نے فارمولا اور اس سائنس دان کو یہاں سے شفٹ کر دیا ہو "...... صفدر نے کہا۔

" اگر ایسا ہوتا تو اس کی حفاظت اس انداز میں نہ کی جا رہی ہوتی اور دوسری بات یہ کہ انہیں یہ معلوم نہیں ہو سکتا کہ ہمیں اس بات کا

علم ہو چکا ہے کہ سائنس دان سیکشن ٹو کی عمارت میں ہے اور سیکشن ٹو کی عمارت کون سی ہے ۔ ظاہر ہے اس پر کوئی بورڈ تو لگا ہوا نہیں ہے"...... عمران نے وضاحتی انداز میں تجزیہ کرتے ہوئے کہا۔

" لیکن عمران صاحب ۔ اس عمارت کی اس انداز میں حفاظت ہی بتا رہی ہے کہ انہیں خطرہ ہے کہ ہم اس عمارت پر ریڈ کریں گے"...... خاور نے کہا۔

" ہاں ہو سکتا ہے ۔ بہرحال ہم نے اس عمارت کے اندر جانا ہے ۔ اگر وہ سائنس دان وہاں موجود ہے تو ٹھیک ورنہ پھر اسے کہیں اور تلاش کریں گے"...... عمران نے کہا۔

" تو پھر سوچ کیا رہے ہو ۔ چلو پھاٹک کی طرف ۔ جو ہو گا دیکھا جائے گا"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" نہیں اس طرح کے حالات میں ایسا اقدام صریحاً خودکشی کے مترادف ہے"...... عمران سے پہلے صفدر بول پڑا۔

" عمران صاحب ۔ اتنی بڑی عمارت میں یقیناً ڈریج سسٹم ہو گا ۔ جسے انہوں نے سمندر کے ساتھ لنک کیا ہوا ہو گا ۔ اگر ہم اس سسٹم کو تلاش کر لیں تو اندر جانے کا سکوپ بن سکتا ہے"...... خاور نے کہا۔

" نہیں میں ایسے گندے راستے سے نہیں جا سکتا ۔ ہمارے پاس بم موجود ہیں مشین گنیں ہیں ۔ اگر تم نہیں جانا چاہتے تو یہیں رکو ۔ میں جاتا ہوں اندر"...... تنویر نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی ۔ اچانک دو جیپیں انتہائی تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی پھاٹک کے



سامنے آکر رکیں اور پھاٹک پر موجود مسلح افراد اس طرح اٹن شن ہو گئے جیسے آنے والے ان کے لئے بے حد اہمیت رکھتے ہوں ۔ دونوں جیپوں سے ایک ایک آدمی اترا اور انہوں نے ادھر ادھر دیکھا اور محافظوں کے ساتھ باتیں کرنے لگے ۔

" اوہ اوہ میں پہچان گیا یہ درمیانے قد والا جیکارڈ ہے ۔ اسے میں نے اسرائیل میں ایک مشن کے دوران دیکھا تھا ۔ کاش ہمارے پاس میک اپ باکس ہوتا تو اس جیکارڈ کے روپ میں ہم آسانی سے اندر پہنچ جاتے"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا ۔ اسی لمحے وہ دونوں افراد ایک بار پھر جیپوں میں بیٹھے اور جیپیں آگے بڑھیں دونوں جیپوں نے عمارت کے گرد راؤنڈ کیا اور پھر تیزی سے بائیں ہاتھ پر آگے بڑھتی ہوئی ان کی نظروں سے غائب ہو گئیں ۔

" میک اپ باکس تو اس فون روم میں ہیں یا تو وہاں چلیں" ۔ صفدر نے کہا۔

" نہیں اب تک وہاں لاشیں چیک ہو چکی ہوں گی اور دوسری بات یہ کہ وہاں سے ایک بار تو ہم یہاں پہنچ گئے ہیں دوسری بار نہیں پہنچا جا سکتا اور جہاں تک ڈریج سسٹم کو تلاش کرنے والی بات ہے تو اس کا دہانہ بہرحال ساحل کے آخری کنارے پر ہو گا اور ہم باہر نہیں جا سکتے ۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ تنویر والی بات درست ہے ۔ اس کے سوا دوسری کوئی صورت نہیں"...... عمران نے کہا۔

" لیکن عمران صاحب"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کچھ

کہنا چاہا۔

"نہیں صفدر بعض اوقات لمبی سوچ نقصان پہنچا دیتی ہے۔ مکاف اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں دریافت کرنے کے بعد پورے جزیرے پر ہماری انتہائی منظم طریقے سے تلاش شروع ہو چکی ہو گی اور کسی بھی لمحے یہاں بھی مسلح افراد آسکتے ہیں اور اس وقت ہماری جو صورت حال ہے۔ ہم اندھی دلدل میں کندھوں تک پھنسے ہوئے ہیں۔ ایک ایک لمحہ ہماری موت کو ہمارے قریب کر رہا ہے اور جو صورت حال سیکشن ٹو کی عمارت کی ہے۔ وہ ہمارے حق میں ہے۔ اس قدر سخت انتظام کے بعد ان کا خیال یہی ہو گا کہ ہم یہاں ریڈ نہیں کر سکیں گے۔ کیونکہ بظاہر یہ واقعی خود کشی کے مترادف ہے۔ اسی نفسیات سے ہم نے فائدہ اٹھانا ہے"...... عمران نے کہا تو تنویر کا چہرہ کھل اٹھا۔

"ٹھیک ہے عمران صاحب جیسے آپ کہیں"...... صفدر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"اب میری بات سن لو۔ ہم یہاں سے نکل کر اس طرح پھاٹک کی طرف چلیں گے جیسے ہم کسی خاص مقصد کے تحت وہاں جا رہے ہوں ہماری چال میں اطمینان اور اعتماد ہونا چاہئے۔ تاکہ جب تک ہم پھاٹک تک نہ پہنچ جائیں۔ وہ لوگ ہمیں نہ روکیں۔ وہاں پہنچنے کے بعد ہم نے دو اطراف میں فوری کام کرنا ہو گا۔ میں وہاں موجود مسلح افراد کا خاتمہ کروں گا۔ تنویر پھاٹک پر بم مارے گا۔ صفدر اور خاور دائیں بائیں موجود مسلح افراد پر فائر کھولیں گے۔ یہ سب کچھ بیک وقت



اور چند لمحوں میں ہو جانا چاہئے۔ جو بھی ذرا سا ڈھیلا پڑا تو پھر ہماری موت یقینی ہے۔ مطلب ہے کہ ان کے سنبھلنے سے پہلے ہمیں عمارت کے اندر پہنچ جانا چاہئے۔ عمارت کے اندر اول تو اس طرح کے حفاظتی انتظامات نہ ہوں گے اور اگر ہوں گے تو اندر کوریج ہو سکتی ہے"۔ عمران نے کہا

"لیکن عمران صاحب ہم اس طرح اندر بری طرح پھنس بھی جائیں گے۔ واپسی کس طرح ہو گی"...... خاور نے کہا۔

"واپسی کا ایک امکانی راستہ تو وہی گٹر ہو سکتا ہے۔ باقی راستوں کے متعلق وہیں جا کر سوچیں گے"...... عمران نے کہا اور سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"او۔ کے پھر بسم اللہ پڑھ کر چلتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری حفاظت بھی کرے گا اور ہمارا حامی و ناصر بھی ہو گا"...... عمران نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے ساتھ ہی باقی ساتھی بھی کھڑے ہو گئے اور پھر وہ چاروں انتہائی اطمینان سے سیکشن ٹو کی عمارت کی طرف بڑھنے لگے۔

"اوہ مکاف تم۔ تم یہاں"...... اچانک سب سے قریب دو مسلح افراد میں سے ایک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں ایک تکنیکی کام کی وجہ سے آنا پڑا ہے"...... عمران نے مکاف کے لہجے میں مسکراتے ہوئے کہا اور اس آدمی نے اثبات میں سر ہلا دیا پھاٹک کے سامنے کھڑے ہوئے آٹھ مسلح افراد حیرت سے انہیں آتے دیکھ رہے تھے۔

"اوہ اوہ یہ مکاف ہے اور مکاف تو ہلاک ہو چکا ہے یہ دشمن ہیں"........ اچانک ان میں سے ایک نے چیختے ہوئے کہا۔

"فائر"........ عمران نے چیخ کر کہا اور پھر تو جیسے اس جگہ قیامت سی ٹوٹ پڑی۔ عمران کی مشین گن نے انتہائی برق رفتاری سے راؤنڈ برسٹ مارتے ہوئے ان آٹھوں کو اڑا دیا۔ جب کہ خاور اور صفدر کی مشین گنوں نے دائیں بائیں موجود افراد کا خاتمہ کیا اور تنویر نے باوجود فاصلہ ہونے کے پوری قوت سے بازو گھما کر بم پھاٹک پر مارا اور اس کے ساتھ ہی وہ سب پھاٹک کی طرف دوڑ بھی رہے تھے اور دوڑتے ہوئے یہی عمل مسلسل جاری تھا۔ جب کہ اب عمران بھی خاور اور صفدر کی طرف دوڑتے ہوئے فائرنگ کر رہا تھا۔ کیونکہ دونوں طرف زیادہ مسلح افراد تھے۔ جب تک وہ پھاٹک تک پہنچے۔ تنویر تین بم پھاٹک پر مار چکا تھا اور پھاٹک کا ایک حصہ ان بموں سے اڑا دیا تھا اور پھر وہ سب اچھل کر چھلانگیں لگاتے ہوئے پھاٹک کے ٹوٹے ہوئے حصوں سے اندر جا پہنچے۔

"فائر"........ عمران نے اندر پہنچ کر قلابازی کھا کر سیدھے ہوتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر عمارت کی اندرونی فضا فائرنگ کی تیز آوازوں کے ساتھ ساتھ بموں کے خوفناک دھماکوں سے گونج اٹھی۔ اندر موجود افراد کی چیخیں فائرنگ اور بم دھماکوں میں دب کر رہ گئی تھیں اور پھر اسی طرح بے تحاشا اور اندھا دھند فائرنگ کرتے ہوئے وہ بجلی کی سی تیزی سے صحن کراس کرتے ہوئے برآمدے میں جا پہنچے اور



برآمدے سے نکل کر پھاٹک کی طرف آتے ہوئے چار مسلح افراد پہلے ہی چند لمحوں میں ڈھیر ہو گئے تھے۔ ان میں سے ایک نے پھرتی دکھانے کی کوشش کی تھی لیکن تنویر کے پھینکے ہوئے بم نے اسے بھی چاٹ لیا تھا اس سارے ہنگامے میں انہیں صرف ایک یا دو منٹ لگے تھے۔ اسی لمحے یکلخت خوفناک تیز فائرنگ شروع ہو گئی اور یہ فائرنگ عمارت کے اوپر والے حصے سے پھاٹک کی طرف ہو رہی تھی اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ عمارت کے اوپر موجود محافظوں نے اب سنبھل کر اندھا دھند فائرنگ شروع کر دی تھی اور یہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے نقطہ نظر سے ان کی حمایت میں تھی کہ اس طرح باہر سے اندر کوئی نہ آ سکتا تھا۔ عمران اور اس کے ساتھی دوڑتے ہوئے عمارت کے اندر داخل ہوئے ہی تھے کہ اچانک ایک سائیڈ کا دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر آدمی بوکھلائے ہوئے انداز میں باہر نکلا ہی تھا کہ عمران نے یکلخت اس کے سینے پر مشین گن رکھی اور پھر اسے دھکیلتے ہوئے کمرے کے اندر لے گیا۔ دوسرے لمحے اس کا ہاتھ گھوما اور وہ ادھیڑ عمر آدمی چیختا ہوا اچھل کر پہلو کے بل گرا۔

"کہاں ہے وہ سائنس دان جو ایکریمیا سے آیا ہے"........ عمران نے اس کی پسلیوں میں پیر مارتے ہوئے کہا۔

"نیچے نیچے تہہ خانے میں"........ اس آدمی نے انتہائی کربناک لہجے میں کہا اور عمران نے جھک کر اسے گردن سے پکڑا اور ایک جھٹکے سے کھڑا کر دیا۔

"لے چلو ہمیں ۔ورنہ"....... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"آؤ۔آؤ۔ مجھے مت مارو۔ میں لے چلتا ہوں"....... اس آدمی
انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا۔اس کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ فیلڈ کا آدمی
ہے۔

"کہاں سے ہے راستہ جلدی بتاؤ ورنہ"....... عمران نے غر
ہوئے لہجے میں کہا۔

"یہیں یہیں اسی کمرے سے ہے"....... اس آدمی نے خوف
کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"آجاؤ اندر آجاؤ"....... عمران نے چیخ کر اپنے ساتھیوں سے
باہر ہی رک گئے تھے اور دوسرے لمحے وہ تینوں تیزی سے اندر
ہوئے۔

"دروازہ بند کر کے لاک کر دو"....... عمران نے کہا اور
دروازہ بند کر کے لاک کر دیا۔

"چلو جلدی کرو۔ کیا نام ہے تمہارا"....... عمران نے اس
مخاطب ہو کر کہا۔

"ڈ۔ ڈیوک ۔ ڈیوک ۔ مم ۔ مم ۔ میں انچارج ہوں"
آدمی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ دیوار میں موجود ایک
طرف بڑھا اور اس نے الماری کھول کر اس کے اندر ہاتھ ڈالا۔
اور تنویر اس کے دائیں بائیں تھے ۔ کھٹاک کی آواز کے ساتھ
موجود خانے سائیڈ میں ہٹ گئے اور نیچے جاتی ہوئی سیڑھیاں



۔ عمران ڈیوک کو بازو سے پکڑے اسے تیزی سے دھکیلتا ہوا ان
یوں سے اترتا نیچے پہنچ گیا۔ کیونکہ وہ جانتے تھے کہ ان کا ایک ایک
تہائی قیمتی ہے ۔ یہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا۔ جس کے آگے سرنگ نما
نیچے جا رہا تھا اور وہ سب ڈیوک کے ساتھ اس سرنگ میں دوڑتے
ئے آگے بڑھتے چلے گئے ۔ سرنگ کا اختتام ایک فولادی دروازے پر
بند تھا اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی کچھ کہتا۔ تنویر کا ہاتھ گھوما اور
ے خوفناک دھماکے کے ساتھ ہی وہ فولادی دروازہ ٹوٹ کر اندر
رف جا گرا اور وہ سب تیزی سے دوڑتے ہوئے اندر داخل ہو گئے ۔
یک لیبارٹری نما ہال تھا۔ جس کی سائیڈ میں ایک بڑا سا کیبن تھا
ب وہ اندر داخل ہوئے تو اس کیبن سے ایک ایکریمین ادھیڑ عمر
کل رہا تھا۔

"یہ ۔ یہ ۔ کیا ہے ۔ یہ دھماکے ۔ یہ کون ہو تم"....... اس ادھیڑ
ی نے حیران ہو کر کہا۔

"تم ہی وہ سائنس دان ہو جسے چیف نے ایکریمیا سے بلوایا ہے
مکمل کرنے کے لئے"....... عمران نے تیزی سے اس کی طرف
ہوئے کہا۔

"ہاں ۔ ہاں میں ڈاکٹر چارلس ہوں ۔ مگر"....... ادھیڑ عمر سائنس
نے حیران ہو کر کہا۔

"ڈاکٹر چارلس وہ فارمولا جو تمہیں دیا گیا تھا وہ کہاں ہے"۔ عمران
کہا۔

"مگر۔ مگر کیوں۔ تم کیوں پوچھ رہے ہو"...... ڈاکٹر چار
کہا لیکن اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ ختم ہوتا۔ تنویر کا ہاتھ گھوما
چارلس بری طرح چیختا ہوا اچھل کر دو فٹ دور فرش پر جا گرا۔
"جلدی بتاؤ کہاں ہے ورنہ"...... تنویر نے اس کی پسلی
ضرب لگاتے ہوئے غرا کر کہا۔
"رک جاؤ یہ سائنس دان ہے"...... عمران نے تنویر سے
دوسری ضرب لگانے ہی والا تھا اور تنویر ایک قدم پیچھے ہٹ گیا۔
"دیکھو ڈاکٹر چارلس۔ اگر تم مرنا نہیں چاہتے تو وہ فارمو
حوالے کر دو ورنہ"...... عمران نے جھک کر اٹھتے ہوئے ڈاکٹر
کو گردن سے پکڑ کر ایک جھٹکے سے کھڑا کرتے ہوئے کہا۔
"وہ۔ وہ سیف میں ہے۔ سیف میں"...... ڈاکٹر چارلس نے
رک کر کہا وہ انتہائی خوفزدہ نظر آ رہا تھا۔
"چلو میرے ساتھ اور نکلوا سے۔ تم یہاں کا خیال رکھنا او
ڈیوک ذرا بھی غلط حرکت کرے تو گولیوں سے اڑا دینا۔ تنویر
خاور دونوں سرنگ کے دہانے پر پہنچو اور آنے والوں کو ہر صو
وہاں روکنا تمہارا کام ہوگا۔ یہاں ڈیوک کے پاس صرف صفد
گا"...... عمران نے جلدی جلدی ہدایات دیں اور ڈاکٹر چارلس
سے پکڑ کر وہ گھسیٹتا ہوا اس کیبن میں لے گیا اور چند منٹوں
میں موجود ایک خفیہ سیف سے وہ فارمولا برآمد کرانے میں کامیا
گیا جو کرنل سعید سے حاصل کیا گیا تھا۔



تم نے جو کچھ تحقیق کی ہے۔ وہ کاغذات"...... عمران نے
ہوئے کہا اور ڈاکٹر چارلس نے وہ فائل بھی ایک الماری سے
کر دے دی۔ اسی لمحے دور سے فائرنگ اور دھماکوں کی آوازیں
دینے لگیں۔ عمران نے ایک نظر دونوں فائلوں کو دیکھا اور پھر
موڑ کر اس نے اندرونی جیب میں ڈالا اور اس کے ساتھ ہی وہ
پیچھے ہٹا اور دوسرے لمحے اس نے جیب سے مشین پسٹل نکالا
کٹر چارلس پر فائر کھول دیا۔ ڈاکٹر چارلس چیختا ہوا الٹ کر گرا ہی
عمران تیزی سے دوڑتا ہوا باہر آ گیا۔ اب دھماکوں اور فائرنگ
رت آ گئی تھی اور باہر موجود صفدر کے چہرے پر بے پناہ بے چینی
ثرات نمایاں تھے۔
یہاں سے گٹر کا دہانہ کہاں ہے جو باہر سمندر میں گندہ پانی گراتا
ی بتاؤ"...... عمران نے باہر نکل کر چیخ کر ڈیوک سے کہا۔
ادھر ادھر راہداری میں ہے"...... ڈیوک نے کہا۔
چلو صفدر اسے لے کر اور جیسے ہی دہانہ کھلے ہمیں آواز دے دینا۔
تنویر اور خاور کی طرف جا رہا ہوں"...... عمران نے کہا اور تیزی
راہداری کی طرف دوڑ پڑا۔ جہاں اوٹ لے کر خاور اور تنویر
کل سامنے فائر کیے جا رہے تھے۔
پیچھے آ جاؤ دونوں اور تنویر تمہارے پاس تھری تھری ایکس بم ہے
فائر کر کے یہ سرنگ بند کر دو"...... عمران نے چیخ کر کہا اور
رے لمحے وہ دونوں اوٹ سے نکل کر اچھل کر پیچھے آئے اور پھر

دوڑتے ہوئے تنویر کا ہاتھ گھوما اور خوفناک اور کان پھاڑ دھماکے
ساتھ ہی جیسے پوری عمارت میں زلزلہ سا آگیا اور اس کے ساتھ
عمران خاور اور تنویر تینوں نے لمبی چھلانگیں لگائیں اور وہ سب پر
کی طرح اڑتے ہوئے جیسے ہی ہال میں آکر گرے خوفناک دھما
کے ساتھ ہی سرنگ کی چھت اور سائیڈ کی دیواریں ٹوٹ کر
دوسرے سے مل گئیں۔

"عمران صاحب ادھر"...... اسی لمحے ایک سائیڈ سے صفدر
کر واپس آتے ہوئے کہا اور وہ تینوں ہی صفدر کی طرف دوڑ پڑے۔

"وہ ڈیوک"...... عمران نے دوڑتے ہوئے کہا۔

"میں نے اسے ہلاک کر کے گٹر میں پھینک دیا ہے"......
نے کہا اور چند لمحوں بعد وہ گٹر کے بڑے سے کھلے ہوئے دہانے
آنے والی سیڑھیاں اترتے چلے گئے۔ ڈیوک کی لاش گٹر کے اند
ہوئی تھی۔ سب سے آخر میں عمران اترا اور اس کے ساتھ ہی
گٹر کا بڑا سا اور بھاری ڈھکنا دونوں ہاتھوں سے کھسکا کر اس دہانے
اوپر رکھا اور پھر نیچے اترتا چلا گیا۔ گٹر کافی بڑا تھا اور پانی
درمیان میں نالی کی صورت میں بہہ رہا تھا لیکن گھپ اندھیرا او
کی تیز بو نے انہیں ایک لمحے میں بتا دیا تھا کہ یہاں ان کے
ہو سکتا ہے۔

"فائرنگ کرو اس سے روشنی ہو گی اور بھاگو دائیں طرف
طرف سمندر ہے"...... عمران نے نیچے اترتے ہوئے چیخ کر کہ



مشین گن کی ریٹ ریٹ شروع ہو گئی اور واقعی مشین گن کی
رنگ سے ہونے والے شعلوں نے انہیں راستہ سجھا دیا اور دوسرے
وہ بے تحاشا اور اندھا دھند دوڑتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے۔

"بھاگو بھاگو گٹر کی لمبائی کافی ہے اور ہم کسی بھی لمحے گیس کی وجہ
ہاں گر سکتے ہیں"...... عمران نے کہا اور وہ سب واقعی اپنی پوری
ر سے بھاگ پڑے۔ گٹر چونکہ بڑی عمارت کے لئے بنایا گیا تھا اس
کافی بڑا بھی تھا اور بالکل سیدھا تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد انہیں دور
ہلکی سی روشنی کا احساس ہونے لگا اور ان کے پہلے ہی مشین کی
ح دوڑتے ہوئے قدم اور زیادہ تیزی سے اٹھنے لگ گئے اور چند لمحوں
ہی وہ اس دہانے تک پہنچ گئے اور اب انہیں دور دور تک پھیلا ہوا
ر صاف دکھائی دے رہا تھا۔ دہانہ سمندر سے تقریباً آٹھ دس فٹ
ئی پر تھا۔

"سمندر میں کود جاؤ اور تیرتے ہوئے بائیں ہاتھ پر تقریباً سو گز دور
کر دوبارہ ساحل پر چڑھ جانا"...... عمران نے ہانپتے ہوئے لہجے میں
اور اس کے ساتھی ایک ایک کر کے گٹر کے کھلے دہانے سے سمندر
کودتے چلے گئے۔ جب کہ عمران وہیں دہانے پر ہی رک گیا۔ اس
بجلی کی سی تیزی سے یونیفارم کی اندرونی جیب سے وہ دونوں
ں نکال کر یونیفارم کی جیکٹ کی بیرونی جیب میں رکھیں اور
ٹ اتار دی۔ اس کے بعد اس نے اندر پہنے ہوئے اپنے لباس کی
جیب سے نیلے رنگ کا ایک لفافہ نکالا۔ دونوں فائلیں اس نے

اس لفافے میں ڈالیں اور پھر اس کے سرے پر لگی ہوئی مخصوص زپ
بند کر کے اس نے یہ لفافہ بھی اندرونی لباس کی اندرونی جیب میں
منتقل کر دیا۔ اب اس مخصوص لفافے کی وجہ سے کاغذات ہر قسم کی
نمی سے مکمل طور پر محفوظ ہو چکے تھے اور پھر جیکٹ دوبارہ پہن کر
نے اس کے بٹن بند کیے اور تیزی سے دہانے کی طرف بڑھ گیا چند
بعد وہ پانی کی تہہ میں اترتا چلا جا رہا تھا۔ کچھ گہرائی میں جانے کے
اس نے تیزی سے بائیں ہاتھ پر پانی کے اندر ہی تیرنا شروع کر دیا۔
اس فاصلے پر پہنچ کر جو اس نے اپنے ساتھیوں کو بتایا تھا اس نے
ہی سر باہر نکال کر سانس لیا۔ صفدر کی آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی

" اوپر آجائیں عمران صاحب"....... صفدر نے کہا اور عمران
تیزی سے سر موڑ کر ادھر دیکھا اور پھر تیرتا ہوا ادھر کو بڑھ گیا۔
لمحوں بعد وہ صفدر کی طرف سے ساحل پر پہنچ چکا تھا۔ یہاں بھی جھاڑیاں
موجود تھیں اور سب ساتھی انہی جھاڑیوں میں چھپے ہوئے تھے۔

" اب کیا کرنا ہے۔ یہاں تک تو آ گئے لیکن آگے"....... صفدر نے
کہا۔

" آگے سمندر ہے اور پیچھے موت"....... عمران نے مسکراتے
ہوئے کہا۔

" عمران صاحب اس بار ہم نے واپسی کا کوئی بندوبست ہی نہیں کیا
ہم کب تک یہاں چھپے رہیں گے۔ لازماً وہ لوگ سمجھ جائیں گے
گٹر کے راستے فرار ہوئے ہیں ابھی وہ اندر مصروف ہیں لیکن جیسے



سنبھلے انہوں نے واچ ٹاوروں سے باہر کی چیکنگ شروع کر دینی
ہے"...... خاور نے کہا۔

" میں نے اب سانس لے لیا ہے۔ گھبراؤ نہیں۔ کم از کم اتنا تو ہو
گیا کہ ہم بہرحال وہ فارمولا ان کے قبضے سے نکال لائے ہیں۔ اب
ہمیں وہاں پہنچنا ہو گا جہاں ہمارے جدید غوطہ خوری والے لباس موجود
ہیں۔ اس لئے میں نے تمہیں بائیں ہاتھ جانے کے لئے کہا تھا۔ لیکن ہم
نے پانی کے اندر تیر کر جانا ہے۔ آؤ"...... عمران نے کہا اور ایک بار
پھر اٹھ کر وہ سمندر کی طرف بڑھ گیا اور دوسرے لمحے اس نے پانی کے
اندر چھلانگ لگا دی۔ اس کے پیچھے اس کے ساتھی بھی تھے اور پھر وہ
پانی کے اندر ہی تیزی سے تیرتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے۔ سانس
لینے کے لئے وہ ایک لمحے کے لئے سطح پر جاتے اور پھر غوطہ لگا کر آگے
بڑھتے چلے جا رہے تھے۔

ڈین اب اپنے دفتر میں کرسی پر بیٹھا بے چینی سے پہلو بدل رہا تھا۔ سیکشن ٹو کے محافظوں کو پوری طرح ہوشیار رہنے کا کہہ کر وہ یہاں اپنے دفتر آگیا تھا جب کہ جیکارڈ کسی اور طرف کو نکل گیا تھا۔ لیکن یہاں جیسے جیسے وقت گزر رہا تھا اس کی بے چینی اسی رفتار سے بڑھتی چلی جارہی تھی کہ اچانک میز پر موجود ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی تیز آواز نکلی اور ڈین اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے جھپٹ کر ٹرانسمیٹر آن کیا۔

"ہیلو ہیلو لوتھر کالنگ چیف اوور"...... ٹرانسمیٹر سے ایک وحشت بھری چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور ڈین کا دل بے اختیار زور سے دھڑکنے لگا۔

"یس چیف اٹنڈنگ اوور"...... ڈین نے تیز لہجے میں کہا۔

"چیف سیکشن ٹو پر حملہ ہو رہا ہے۔ وہاں خوفناک فائرنگ ہو رہی ہے اور بم مارے جارہے ہیں۔ میں یہاں اوپر ٹاور سے دیکھ رہا ہوں



چار افراد وہاں پہنچے اور پھر ہر طرف قیامت ٹوٹ پڑی اور وہ چاروں ہی گیٹ توڑ کر اور محافظوں کو ہلاک کر کے اندر داخل ہو گئے ہیں ویسے اندر بھی مسلسل فائرنگ ہو رہی ہے اوور"...... دوسری طرف سے چیختے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"اوہ اوہ تو وہی ہوا۔ اوور اینڈ آل"...... ڈین نے چیختے ہوئے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے وہ پاگلوں کے سے انداز میں دوڑتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا اور چند لمحوں بعد اس کی جیپ طوفانی انداز میں دوڑتی ہوئی سیکشن ٹو کی عمارت کی طرف بڑھی چلی جارہی تھی۔ اب وہاں فائرنگ ختم ہو گئی تھی۔ گیٹ کے آس پاس ہر طرف لاشیں ہی لاشیں بکھری ہوئی نظر آرہی تھیں۔ جیسے ہی ڈین کی جیپ وہاں پہنچی اسی لمحے جیکارڈ کی جیپ بھی وہاں پہنچ گئی۔

"یہ کیا ہوا۔ یہ لوگ اس طرح اندھا دھند کارروائی بھی کر سکتے ہیں"...... ڈین نے جیپ سے اترتے ہوئے تقریباً رو دینے والے لہجے میں کہا۔ لیکن جیکارڈ جس کا چہرہ ٹماٹر کی طرح سرخ ہو رہا تھا اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے تقریباً دوڑتا ہوا ٹوٹے ہوئے پھاٹک سے اندر کی طرف دوڑ گیا اور اس کے پیچھے ڈین بھی دوڑا اور اندر بھی لاشیں موجود تھیں اور برآمدے میں چار مسلح افراد سہمے ہوئے کھڑے تھے۔

"وہ۔ وہ ڈیوک کہاں ہے"...... ڈین نے چیخ کر کہا۔

"اس کے کمرے کا دروازہ اندر سے بند ہے۔ لیکن آپ کے حکم کے بغیر"...... ان میں سے ایک نے چیختے ہوئے کہا۔

"توڑ دو۔ اسے توڑ دو"...... جیکارڈ نے چیختے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اوہ اوہ وہ تہہ خانے میں ہوں گے۔ ڈاکٹر چارلس کے پاس"...... ڈین نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"تم فکر نہ کرو۔ وہ اب کہیں نہیں جاسکتے۔ اب پہلی بار تو وہ چوہے دان میں پھنسے ہیں"...... جیکارڈ نے پہلی بار قدرے مطمئن انداز میں کہا اور اسی لمحے دو آدمیوں نے کندھوں کی ضربوں سے دروازہ توڑ دیا۔ پھر وہ سب تیزی سے اندر داخل ہوئے تو سامنے الماری کے پٹ کھلے ہوئے تھے۔

"ہاں وہ تہہ خانے میں ہیں"...... ڈین نے چیخ کر کہا۔

"اور آدمیوں کو بلا لاؤ۔ اب یہ کہیں نہیں بھاگ سکتے۔ جلدی کرو"...... ڈین نے چیخ کر کہا اور اس کے ساتھیوں میں سے ایک دوڑتا ہوا باہر نکل گیا اور پھر چند لمحوں بعد چھ آدمی دوڑتے ہوئے اندر آگئے۔ ڈین نے جلدی سے آگے بڑھ کر الماری کے اندر ہاتھ ڈال کر کسی بٹن کو کھینچا تو الماری کے خانے ایک سائیڈ میں ہٹ گئے اور دوسری طرف نیچے جاتی ہوئی سیڑھیاں نظر آنے لگیں۔

"فائرنگ کھول دو اور اندر جاؤ۔ جو نظر آئے اڑا دو"...... جیکارڈ نے کہا اور دو مسلح آدمی تیزی سے اس الماری میں گھسے اور تیزی سے سیڑھیاں اترتے ہوئے نیچے اترنے ہی لگے تھے کہ اندرونی طرف سے تیز فائرنگ کی آوازیں سنائی دیں اور اس کے ساتھ ہی وہ دونوں چیختے ہوئے دہانوں سے نیچے جا گرے۔



"بم مار کر اس ساری دیوار کو توڑ دو اور اندر بم پھینکو"۔ جیکارڈ نے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا اور پھر چند لمحوں بعد الماری سمیت دیوار کا کافی زیادہ حصہ ایک دھماکے سے اڑ گیا۔ اس کے ساتھ ہی اندر سے فائرنگ کے ساتھ ساتھ ایک بم وہاں سیڑھیوں پر گرا اور پھر تو جیسے اندر سے گولیوں کی بارش سی شروع ہو گئی اور ڈین جیکارڈ اور دوسرے مسلح افراد تیزی سے سائیڈوں میں سمٹتے چلے گئے۔

"اندر ہاتھ گھما کر بم پھینکو"...... جیکارڈ نے چیخ کر کہا لیکن کوئی بھی برستی ہوئی گولیوں کے سامنے جا کر بم پھینکنے کی ہمت نہ کر پا رہا تھا۔ اچانک فائرنگ رک گئی اور ایک آدمی نے بجلی کی سی تیزی سے سامنے آتے ہوئے ہاتھ گھما کر اندر بم پھینک دیا۔ ایک خوفناک دھماکہ ہوا لیکن اندر کی طرف سے کوئی جواب نہ آیا۔

"اندر بڑھو۔ بم پھینکتے جاؤ اور فائرنگ کرتے جاؤ"...... جیکارڈ نے چیخ کر کہا لیکن اسی لمحے اندر کی طرف سے انتہائی خوفناک دھماکہ ہوا۔ اس قدر خوفناک کہ جیسے قیامت ٹوٹ پڑی ہو۔ البتہ مسلح افراد اندرونی طرف چلے گئے تھے۔ وہ واقعی انتہائی تیزی سے فائرنگ کرتے اور بم پھینکتے ہوئے آگے بڑھتے چلے جا رہے تھے۔

"انتہائی خطرناک ترین لوگوں سے واسطہ پڑ گیا ہے۔ وہ ڈاکٹر چارلس نجانے اس کا کیا حال ہوگا"...... ڈین نے قدرے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

"اس کی زندگی کی اب کوئی ضمانت نہیں دی جاسکتی۔ ویسے مجھے

بھی اندازہ نہ تھا کہ یہ لوگ ایسے انتظامات کو دیکھنے کے باوجود اس قدر اندھا اقدام کریں گے ۔ بہرحال فکر نہ کرو ۔ اب ان کی لاشیں بھی سامنے آئیں گی"...... ڈین نے جواب دیا۔ فائرنگ کی آوازیں اب کافی دور سے اور گہرائی سے سنائی دے رہی تھیں اور پھر آوازیں سنائی دینی بند ہو گئیں۔

" میرے خیال میں وہ ختم کر دیئے گئے ہیں"...... جیکارڈ نے آگے بڑھتے ہوئے کہا اور ڈین بھی سر ہلاتا ہوا آگے کی طرف بڑھا۔ لیکن جیسے ہی وہ ٹوٹے ہوئے حصے کے سامنے آئے دوسری طرف سے ایک مسلح آدمی دوڑ کر آتا دکھائی دیا۔

" چیف چیف ۔ اندر ایک ادھیڑ عمر آدمی کی لاش پڑی ہوئی ہے ۔ نہ ڈیوک ہے اور نہ وہ دشمن"...... دوڑ کر آنے والے نے چیخ کر کہا۔

" اوہ اوہ وہ کہاں جا سکتے ہیں اور تو کوئی راستہ بھی نہیں ہے"۔ ڈین کے حلق سے انتہائی حیرت بھری چیخ نما آواز نکلی ۔ جیکارڈ کے چہرے پر بھی شدید حیرت کے تاثرات نمایاں تھے اور پھر وہ دونوں ہی تیزی سے آگے بڑھے اور اکٹھی کئی کئی سیڑھیاں اترتے وہ نیچے پہنچ کر بے تحاشا اندرونی طرف کو دوڑ پڑے کہ اچانک خوفناک دھماکہ ہوا۔ یہ دھماکہ اس قدر شدید تھا کہ پوری عمارت لرز اٹھی تھی اور پھر تو جیسے دھماکوں کا سلسلہ شروع ہو گیا۔

" چیف چیف ۔ وہ سرنگ ٹوٹ گئی ہے ۔ راستہ بند ہو گیا ہے"...... اندر سے ایک آدمی نے واپس دوڑ کر آتے ہوئے کہا۔



جیکارڈ اور ڈین دوڑتے ہوئے مزید آگے بڑھ آئے ۔ لیکن اندر واقعی گرد و غبار کی وجہ سے کچھ نظر نہ آ رہا تھا اور دوسرے مسلح آدمی بھی واپس آ رہے تھے۔

" یہ ۔ یہ کیا ہوا۔ اوہ اوہ انہوں نے راستہ بند کر دیا ہے ۔ لیکن اب وہ خود باہر کیسے آئیں گے"...... ڈین نے حیرت اور پریشانی کی شدت سے تقریباً ناچتے ہوئے کہا۔

" اندر سے کوئی خفیہ راستہ تو باہر نہیں نکلتا"...... جیکارڈ نے چیخ کر پوچھا۔

" اوہ نہیں کوئی خفیہ راستہ نہیں ہے ۔ کوئی راستہ نہیں ہے ۔ یہ سب کیا ہوا۔ اس کا کیا مطلب ۔ وہ اندر ہیں اور انہوں نے کوئی طاقتور بم مار کر راستہ بھی خود بلاک کر دیا ہے ۔ کیوں کیوں"...... ڈین اس طرح خود ہی چیخے چلا جا رہا تھا جیسے اس کا ذہن پلٹ گیا ہو۔

" کوئی نہ کوئی راستہ ہو گا ڈین ۔ جلدی سوچو کوئی راستہ"۔ جیکارڈ نے بھی چیختے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں ہذیانی پن اور بے بسی تھی۔

" میں کہہ رہا ہوں کوئی راستہ نہیں ہے ۔ راستہ ہو تو سوچوں ۔ کوئی راستہ نہیں ہے"...... ڈین نے اس بار غصیلے لہجے میں کہا۔

" اوکے ۔ پھر آدمی بلاؤ اور یہ ملبہ صاف کراؤ ۔ اوہ اوہ ایک منٹ اندر سے کوئی گٹر لائن تو باہر نہیں جاتی"...... جیکارڈ نے بات کرتے کرتے چونک کر کہا۔

" گٹر لائن اوہ اوہ ہاں جاتی ہے ۔ اندر سے جاتی ہے ۔ لیبارٹری کے

کیمیکلز کی وجہ سے ایک بڑا دہانہ بھی وہاں ہے ۔ تاکہ گٹر کی بروقت صفائی ہوسکے "...... ڈین نے جواب دیا۔

" یہ گٹر کہاں جانکلتا ہے ۔ کتنا بڑا ہے "...... جیکارڈ نے لمبا سانس لیتے ہوئے کہا۔

" کافی بڑا ہے اور سمندر میں جانکلتا ہے ۔ مگر ۔ مگر "...... ڈین نے جواب دیا ۔ وہ بے حد الجھا ہوا نظر آرہا تھا۔

" تو آؤ میرے ساتھ ۔ انہوں نے اسی لئے یہ راستہ بلاک کیا ہے کہ وہ اس گٹر کے راستے باہر جارہے ہوں گے ۔ انہوں نے وقت حاصل کرنے کے لئے ایسا کیا ہے ۔ آؤ میرے ساتھ ہمیں فوراً اس دہانے پر پہنچنا ہے "...... جیکارڈ نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔

" کمال ہے ۔ یہ آدمی ہیں یا جن "...... ڈین نے کہا اور جیکارڈ کے پیچھے دوڑ پڑا اور تھوڑی دیر بعد وہ بیرونی پھاٹک کو کراس کرتے ہوئے اپنی جیپوں کے پاس پہنچ گئے۔

" جہاں یہ گٹر نکلتا ہے ۔ اس کے قریب واچ ٹاور پر چلیں ۔ ہم وہاں سے انہیں آسانی سے چیک کر سکتے ہیں "...... جیکارڈ نے کہا اور تیزی سے اپنی جیپ کی طرف بڑھ گیا ۔ جب کہ ڈین اپنی جیپ پر سوار ہو گیا اور پھر دونوں جیپیں ایک دوسرے کے پیچھے دوڑتی ہوئی ساحل کی طرف بڑھتی چلی گئیں ۔ آگے ڈین کی جیپ تھی اور اس کے پیچھے جیکارڈ کی جیپ تھی اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ دونوں ایک واچ ٹاور پر پہنچ گئے۔

" چیف دو آدمیوں کو میں نے ساحل سے نیچے سمندر میں کودتے



ے دیکھا ہے "...... ٹاور پر موجود ایک آدمی نے ان کے وہاں پہنچتے
لیا۔

"کہاں کدھر "...... جیکارڈ اور ڈین نے کہا اور اس آدمی نے ہاتھ سے
سمت اشارہ کیا۔

"وہ لوگ فارمولا تو بہرحال لے گئے ہوں گے اب ہم نے انہیں
ی جانے سے روکنا ہے اور اس کے لئے اب ہمیں ہوش وحواس سے
اپڑے گا "...... جیکارڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہم انہیں یہاں تک آنے میں نہیں روک سکے تو واپس جانے سے
روک سکیں گے ۔ کمال ہے ۔ ہماری اتنی منظم اور باوسائل تنظیم
ہمارا ہیڈ کوارٹر ہے ۔ ہمارے پاس بے پناہ اسلحہ ہے ۔ ہم یہاں
ہنے والے ہیں اور وہ صرف چار افراد ہیں اجنبی ہیں ۔ اس کے
وہ ہمیں کھلی اور شرمناک شکست دے کر اب واپس بھی زندہ جا
ہیں ۔ میرا خیال ہے اب ہمیں خودکشی کر لینی چاہئے "...... ڈین
جائی مایوسانہ لہجے میں کہا۔

مسٹر ڈین ۔ تمہارا واسطہ ان حالات سے پہلی بار پڑا ہے ۔ اب
تم نے صرف چیف بن کر احکامات دیئے ہیں اور ان احکامات کی
ہوتی رہی ہے ۔ لیکن ہمارا واسطہ ایسے ہی حالات سے پڑتا رہتا
یہ چار افراد بھی اس قدر تربیت یافتہ ہیں کہ تمہارے پاس تو
خط ہیں ۔ یہ لوگ اسرائیل جیسی طاقتور حکومت کے اندر پہنچ کر
فوجوں ، خفیہ ایجنسیوں اور تربیت یافتہ ایجنٹوں کے منہ سے

بھی نوالہ چھین کر لے جاتے ہیں اس لئے اپنے حواس قائم رکھو"
جیکارڈ نے پہلی بار تلخ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

" میں نے تمہیں اور تمہارے گروپ کو انتہائی بھاری معاوضہ
دے کر یہاں اس لئے بلایا تھا کہ تم اس فارمولے کی حفاظت کر
لیکن مجھے افسوس ہے کہ تم بھی کچھ نہیں کر سکے"...... ڈین نے
غصیلے لہجے میں کہا۔

" تم فکر نہ کرو میں ان کا خاتمہ بھی کر دوں گا اور ان سے فارمولا
واپس لے آؤں گا۔ تمہارا اسپیشل ہیلی کاپٹر کہاں ہے"...... جیکارڈ
کہا۔

" تم کیا کرنا چاہتے ہو"...... ڈین نے چونک کر پوچھا۔

" دیکھو۔ یہ بات طے ہے کہ یہ لوگ صرف تیر کر یہاں سے
بھی جزیرے تک نہیں پہنچ سکتے۔ اب انہوں نے اگر وہ فارمولا حا
کر لیا ہے تو اب ان کے لئے سب سے بڑا مسئلہ واپسی کا ہے اور ا
معلوم ہے کہ رابرٹو جزیرے تک پہنچنے کے لئے انہیں یا تو لانچ چاہ
ہیلی کاپٹر اگر وہ لانچ پر گئے تو لازماً وہ میزائل سے ہٹ ہو سکتے ہیں او
انہوں نے ہیلی کاپٹر حاصل کر لیا تو پھر شاید تمہارا یہ فائرنگ نظام
انہیں نہ روک سکے گا۔ اس لئے سب سے پہلی بات اس ہیلی کاپٹر
اپنے قبضہ میں لینا ہے"...... جیکارڈ نے کہا۔

" اوہ ہاں واقعی اب بھی ہم انہیں ختم کر سکتے ہیں۔ آؤ میرے
...... ڈین نے کہا اور تیزی سے واچ ٹاور سے نیچے جانے کے لئے



کی طرف بڑھ گیا۔

" ہمیں اب ہر صورت میں ہیلی کاپٹر کو ان سے محفوظ رکھنا ہے۔ کیا
یہاں کوئی ایسا ہینگر ہے جہاں ہیلی کاپٹر کو چھپایا جا سکے"۔ جیکارڈ نے
جیپوں کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

" یہاں ایک انڈر گراؤنڈ ہینگر موجود ہے۔ لیکن کیا ہم اس ہیلی کاپٹر
کو فضا میں لے جا کر اس سے ان پر فائرنگ نہیں کر سکتے"۔ ڈین نے
کہا۔

" اس طرح ہمیں حفاظتی نظام آف کرنا پڑے گا اور یہ ان کے
فائدے میں جائے گا۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ اس سپیشل ہیلی کاپٹر کو
کسی خفیہ جگہ چھپا دیا جائے اور اس کی باقاعدہ حفاظت کی جائے۔
چیکنگ سسٹم کو انتہائی سخت کرنا ہو گا۔ جزیرے پر موجود تمام افراد کو
عمارتوں کے اندر بھجوا دو اور ساری چیکنگ واچ ٹاورز اور مشینوں کے
ذریعے کراؤ تاکہ جزیرے پر جہاں بھی وہ لوگ نظر آئیں ہم فوری طور پر
سمجھ جائیں کہ یہ ہمارے دشمن ہیں۔ پہلے بھی وہ ہمارے آدمیوں کے
ہاتھ مل جانے کی وجہ سے اپنی کارروائی کر لینے میں کامیاب رہے
ہیں"...... جیکارڈ نے اپنی جیپ پر بیٹھتے ہوئے کہا اور ڈین سر ہلاتا ہوا
اپنی جیپ پر سوار ہو گیا۔

عمران اور اس کے ساتھی تیرتے ہوئے اسی جگہ پہنچے جہاں انہوں
نے اپنے غوطہ خوری کے لباس چھوڑے تھے لیکن وہاں پہنچ کر وہ سب
حیرت سے دنگ رہ گئے کہ لباس کے چند ٹکڑے تو وہاں موجود تھے
لیکن مکمل لباس موجود نہ تھے اور یہ ٹکڑے بھی جگہ جگہ پھیلے ہوئے تھے
یوں لگتا تھا جیسے کسی نے انہیں کاٹ کاٹ کر ٹکڑوں میں تبدیل کیا ہو
اور پھر انہیں ادھر ادھر بکھیر دیا ہو۔

"اوہ اوہ۔ ان میں موجود مخصوص کیمیکل ریشوں کی وجہ سے آبی
جانوروں نے ان کی تکہ بوٹی کر دی ہے۔ ویری بیڈ"...... عمران نے
ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"یہ تو بہت برا ہوا عمران صاحب اب واپسی کیسے ہو گی"۔ صفدر
نے بھی انتہائی پریشان لہجے میں کہا۔

"تو تمہارا کیا خیال تھا کہ ہماری واپسی ایسے ہو گی جیسے بارات



نکاح کے بعد ہوتی ہے کہ لڑکی والے دھاڑیں مار مار کر رو رہے ہوتے
ہیں اور دولہا صاحب مونچھوں کو تاؤ دیئے لڑکی کو ساتھ کار میں بٹھائے
واپس جا رہے ہوتے ہیں۔ اگر تمہارے ذہن میں کوئی ایسا منظر تھا تو
اسے ذہن سے نکال دو۔ یہ لباس اگر ہمیں صحیح سالم بھی مل جاتے تب
بھی ہم اتنا طویل فاصلہ اس کی مدد سے طے نہ کر سکتے تھے۔ کروپر کی
بیٹری بھی ایک حد تک کام دیتی ہے اور کافی کام ہم اس سے لے بھی
چکے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن واپسی تو بہرحال ہونی ہی ہے"...... صفدر نے قدرے
جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہاں بالکل ہونی ہے۔ کیونکہ جو بھی ذی روح اس دنیا میں بھیجی
جاتی ہے۔ اس کی واپسی مقدر کر دی جاتی ہے۔ ویسے واپسی ٹارزن کی
واپسی کی طرح ہونی چاہئے۔ فاتحانہ واپسی"...... عمران نے مسکراتے
ہوئے کہا۔

"اس کا دماغ خراب ہو گیا ہے شاید یہاں جان پر بنی ہوئی ہے اور
یہ ٹارزن کی باتیں کر رہا ہے"...... تنویر نے انتہائی جھلائے ہوئے لہجے
میں کہا۔

"دماغ کی واپسی بھی ہوتی ہے اسی لئے تو کہتے ہیں کہ زیادہ عقلمندی
بھی نہیں ہوتی۔ ورنہ واپسی پاگل خانے میں ہی ہوتی ہے"۔ عمران
نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے۔ عمران صاحب کو ان لباسوں کو اس حالت میں

دیکھ کر خاصا صدمہ پہنچا ہے۔ لیکن اس میں اتنی گھبرانے والی بات نہیں ہے۔ ہم دوبارہ جزیرے میں داخل ہو کر وہاں سے کوئی لانچ یا سپیشل ہیلی کاپٹر بھی حاصل کر سکتے ہیں"...... خاور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ ہاں واقعی۔ ٹھیک ہے۔ آؤ میرے ساتھ۔ ابھی وہ لوگ پوری طرح سنبھلے نہ ہوں گے۔ ہم یہ کام آسانی سے کر سکتے ہیں"...... تنویر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"لیکن جزیرے میں داخل کیسے ہوں گے۔ پہلے کی طرح اب سپیشل وے تو کھلا ہوا نہ ہوگا"...... صفدر نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا اور تنویر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"وہ لازماً ہمیں تلاش کرنے کے لئے باہر آئیں گے اس طرح وہ اپنے ہی نظام کو خود اوپن کریں گے ہمیں انتظار کرنا چاہئے"...... خاور نے کہا تو وہ سب چونک پڑے۔

"اوہ اسی لئے عمران صاحب ایسی باتیں کر رہے تھے"...... صفدر نے چونک کر کہا۔

"نہیں بلکہ میں تو سوچ رہا ہوں کہ اگر میرے پاس عمرو عیار کی زنبیل ہوتی تو ان سب بکھیڑوں سے میری جان چھوٹ جاتی۔ زنبیل سے اڑن قالین نکالتا اس پر بیٹھتا۔ سلیمانی ٹوپی پہنتا اور مزے سے ہوا واپس پہنچ جاتا اور تنویر جن بھی میرا کچھ نہ بگاڑ سکتا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو صفدر اور خاور دونوں بے اختیار ہنس



دیے۔

"تم ہو بھی جدید دور کے عمرو عیار۔ بلکہ اگر اس دور میں عمرو عیار ہوتا تو تمہارا شاگرد ہوتا"...... تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں کیسے عمرو عیار ہو سکتا ہوں۔ عمرو عیار کے پاس تو بے پناہ دولت تھی۔ ہر جادوگر ہر جن ہر شہزادہ ہر شہزادی اور ہر بادشاہ سے وہ خزانے حاصل کر کے زنبیل میں ڈالتا رہتا تھا اور میرے پاس کیا ہے۔ سلیمان پاشا کی تنخواہیں اوور ٹائم الاؤنسز اور بونسز کے بل۔ قرضداروں کے ادھار کھاتے۔ پھر عمرو عیار تو جنوں اور دیوؤں کا خاتمہ کر کے شہزادوں اور شہزادیوں کی شادیاں کرا دیتا تھا اور یہاں۔ اب کیا فرق بتاؤں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور غار بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا۔

"عمران صاحب کیا واقعی آپ ان لوگوں کی آمد کے انتظار میں ہیں آپ چاہتے ہیں کہ رات تک ہم یہاں چھپے رہیں"...... اچانک خاور نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"سچی بات تو یہ ہے کہ مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ اب مجھے کیا کرنا چاہئے۔ فارمولا ہم نے حاصل کر لیا۔ لیکن واپسی کا واقعی کوئی ذریعہ نہیں ہے یہاں سے قریب ترین جزیرہ بھی کم از کم دو ڈھائی سو کلو میٹر کے فاصلے پر ہے۔ لانچ بھی ہٹ کر دی جائے گی اور سپیشل ہیلی کاپٹر ان کے قبضے میں ہے۔ اگر ان کے قبضے سے حاصل بھی کر لیا جائے تب بھی اسے آسانی سے ہٹ کیا جا سکتا ہے اور یہ بات ان کے ذہنوں

میں بھی بہر حال ہو گی کہ ہماری واپسی ناممکن ہے اور بظاہر واقعی ناممکن ہی نظر آ رہا ہے"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور س ساتھیوں کے چہروں پر سنجیدگی اور انتہائی تشویش کے آثار پھیلتے گئے۔

"میرے ذہن میں ایک پلاننگ ہے"...... چند لمحوں کی خ کے بعد خاور نے کہا تو عمران سمیت باقی ساتھی چونک پڑے۔

"کون سی"...... عمران نے پوچھا۔

"اگر ہم کسی طرح اس اسلحہ بنانے والی فیکٹری پر قبضہ کر اسے تباہ کرنے کی دھمکی سے ہم انہیں مجبور کر سکتے ہیں کہ وہ ہ یہاں سے بھجوانے کے انتظامات کریں"...... خاور نے کہا۔

"مگر کس طرح ایک تو وہ سوراخ بند ہو چکا ہو گا۔ اگر نہ بھی ہو ہم دوسری بار بھی پکڑے جائیں گے اور پہلی بار تو قسمت سے بچ تھے لیکن دوبارہ بچ نکلنے کا چانس تو ہرگز نہیں ہو گا"...... صفدر نے ک

"میں نے وہاں اسلحے کی پیٹیاں دیکھی ہیں۔ ہو سکتا ہے ان کے ہمارے مطلب کا کوئی ایسا اسلحہ ہو جس کی مدد سے ہم اس پر قبضہ کر سکیں"...... خاور نے کہا۔

"اوہ ویری گڈ خاور۔ رئیلی ویری گڈ۔ تمہاری ذہانت کا جواب نہ میرا تو ذہن ہی سوچ سوچ کر ماؤف ہو گیا تھا لیکن کوئی امکانی راستہ نہ سوجھ رہا تھا۔ لیکن بہر حال یہاں بیٹھ کر مایوس ہونے سے بہتر کہ جدوجہد تو کی جائے نتیجہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے"...... عم



نے کہا اور خاور کے چہرے پر مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"لیکن عمران صاحب"...... صفدر نے کہا۔

"خاور ٹھیک کہہ رہا ہے صفدر یہاں بیٹھ کر کیا ملے گا ہمیں۔ بلکہ ہو سکتا ہے کہ کسی بھی وقت وہ کسی سائنسی آلے سے ہمارا سراغ لگا کر ہم پر میزائلوں کی بارش کر دیں۔ وہاں بہر حال کام کرنے کا کوئی امکان تو ہے"...... تنویر نے صفدر کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے"...... صفدر نے مسکرا کر کاندھے اچکاتے ہوئے کہا۔

"آؤ پھر۔ لیکن اس کریک کو کراس کرتے وقت ہمیں پوری قوت سے سانس روکنا ہو گا"...... عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر ایک ایک کر کے وہ پانی میں اتر گئے۔ ساحل کے ساتھ ساتھ تیرتے ہوئے وہ تیزی سے آگے بڑھتے چلے گئے۔ سب سے آگے عمران تھا۔

"یہاں کریک ہے۔ سانس پھیپھڑوں میں اچھی طرح بھر لو"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک لمبا سانس لیا اور پانی غوطہ لگا لیا اور تیزی سے تیرتا ہوا آگے بڑھتا ہوا اس کریک کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس کے ساتھی اس کے پیچھے آ رہے تھے لیکن کریک میں داخل ہونے سے پہلے جب اس نے مڑ کر اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھا تو اس نے تنویر اور خاور دونوں کو ایسی حرکتیں کرتے دیکھا جیسے ان کے لئے اتنی دیر سانس روکنا بھی محال ہو رہا ہو۔ جب کہ صفدر کی

حالت قدرے درست تھی ۔ عمران نے ہاتھ سے انہیں آگے بڑھنے کا اشارہ کیا اور پھر تنویر اس کے پیچھے صفدر اور آخر میں خاور اس کریک میں داخل ہوئے اور عمران اس کے پیچھے تھا۔ کریک میں اندھیرا تھا۔ عمران نے ان تینوں کی حالت دیکھ لی تھی ۔ اسے محسوس ہو گیا تھا کہ یہ تینوں وہاں تک سانس نہ روک سکیں گے جہاں جا کر پانی ختم ہوتا ہے اس لئے اس نے انہیں اپنے سے آگے جانے کا کہا تھا ۔ لیکن تھوڑی ہی دور جا کر اس کے ہاتھ پانی میں تڑپتے ہوئے خاور کے جسم سے ٹکرائے ۔ خاور سانس روکنے کی شدید ترین جدوجہد میں مصروف تھا اور ابھی کریک کا خالی حصہ دور تھا۔ عمران نے دونوں ہاتھ اس کے جسم پر رکھے اور پھر پوری قوت سے دباؤ ڈال کر وہ اسے آگے کی طرف دھکیلتا چلا گیا۔ گو اس طرح اس کے اپنے جسم پر بے پناہ دباؤ پڑ رہا تھا لیکن وہ خاور کو دھکیلتا ہوا آگے لئے چلا جا رہا تھا اور چونکہ خاور آگے صفدر کے جسم سے نہ ٹکرا رہا تھا۔ اس لئے عمران سمجھ گیا کہ صفدر سنبھلا ہوا ہے اور اگر اس سے آگے تنویر کی حالت خراب بھی ہو گی تو صفدر اسے سنبھالے ہوئے ہو گا ۔ کیونکہ صفدر اس کا اشارہ سمجھ گیا تھا اس لئے اس نے تنویر کو پہلے آگے کیا تھا اور خود اس کے پیچھے کریک میں داخل ہوا تھا ۔ خاور کا جسم اچانک ڈھیلا پڑ گیا اور عمران سمجھ گیا کہ وہ بے ہوش ہو چکا ہے ۔ اس نے اس کے جسم کو دونوں ہاتھوں میں سنبھالا اور پھر تیزی سے دھکیلتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ اس کی اپنی حالت اب خراب ہوتی جا رہی تھی ۔ لیکن بہر حال وہ اپنے آپ کو شدید جدوجہد کر



کے سنبھالے ہوئے تھا اور پھر اچانک خاور کا جسم پانی سے باہر نکلا اور اس کے ساتھ ہی عمران کا سر بھی باہر آگیا اور عمران نے دونوں پیر کریک کی دیواروں سے لگائے اور لمبے لمبے سانس لینے شروع کر دیئے۔

" عمران صاحب " ۔ اچانک اندھیرے میں صفدر کی آواز سنائی دی۔

" تنویر کی کیا پوزیشن ہے "...... عمران نے پوچھا۔

" وہ بے ہوش ہو گیا ہے ۔ میں بھی بس آخری کنارے پر ہی تھا "...... صفدر کی آواز سنائی دی ۔

" خاور کی بھی یہی حالت ہے ۔ تم تنویر کو اٹھا کر آگے لے چلو میں خاور کو لے آتا ہوں ۔ ہم سب سے مشکل راستہ کاٹ آئے ہیں " ۔ عمران نے کہا اور پھر اس نے پیر کو جھٹکے سے آگے کیا اور خاور کو دونوں ہاتھوں سے اٹھا کر اپنے کاندھے پر لادا اور اس کے بعد آگے پیر رکھ دیئے اسے گو پیر جمانے میں کافی مشکل پیش آئی لیکن وہ اپنے آپ کو سنبھالنے میں کامیاب ہو گیا اور پھر وہ خشک جگہ پر پہنچ کر تیزی سے آگے بڑھا ہی تھا کہ اچانک اوپر سے تیز روشنی آتی دکھائی دی اور عمران چونک پڑا۔

" عمران صاحب ۔ سوراخ بھی موجود ہے اور اندر کمرے میں روشنی بھی ہو رہی ہے "...... صفدر کی دبی دبی سی آواز سنائی دی ۔

" ٹھیک ہے بڑھے چلو "...... عمران نے کہا اور چند فٹ آگے بڑھنے کے بعد اسے صفدر کا سایہ نظر آگیا وہ تنویر کو کاندھے پر لادے ہوئے تھا اور پھر وہ سوراخ کے پاس پہنچ گئے ۔ اب روشنی کی وجہ سے یہ ساری جگہ

منور ہو رہی تھی۔

عمران نے کاندھے پر لدے ہوئے خاور کو منہ کے بل زمین پر لٹایا اور مخصوص انداز میں اس کے بازوؤں اور ٹانگوں کو حرکت دے کر اس کے پیٹ میں موجود پانی نکالنے لگا۔ صفدر بھی تنویر کے ساتھ یہی عمل دوہرا رہا تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد ہی وہ دونوں کراہتے ہوئے ہوش میں آگئے۔

"اوہ اوہ یہ روشنی تو کیا۔ کیا"...... اچانک تنویر کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"تم ہوش میں آگئے ہو۔ فی الحال اسی روشنی کو غنیمت سمجھو"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب میرا تو دل ڈوب گیا تھا۔ توبہ۔ کس قدر دباؤ تھا"...... خاور نے بھی اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"تم لوگوں نے واقعی ہمت سے کام لیا ہے۔ اب اٹھو۔ ابھی تو عشق کے امتحان اور بھی ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور وہ اس سوراخ کی طرف بڑھ گیا۔ سوراخ ویسے ہی موجود تھا۔ عمران نے اندر جھانکا تو چھت پر سے تیز روشنی نکل رہی تھی۔ کمرے میں پیٹیاں بھی موجود تھیں۔ عمران اچھل کر اس سوراخ پر چڑھا اور پھر آہستہ سے اندر کود گیا۔ اس کے پیچھے باقی ساتھی بھی اندر آنے لگے۔

"رک جاؤ۔ میں ان میں سے کسی پیٹی کو ہاتھ لگاتا ہوں۔ اگر مجھ پر ریز فائر ہوں تو مجھے باہر نکال لینا اور پہلے ہمیں ان کا علاج بھی معلوم ہو



چکا ہے۔ پانی"...... عمران نے کہا اور سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ وہ سوراخ کی بیرونی طرف کھڑے ہو گئے۔ عمران اسلحے کی ایک پیٹی کی طرف بڑھا۔ اس نے آہستہ سے پیٹی کو ہاتھ لگایا لیکن جب کچھ نہ ہوا تو اس نے جلدی سے اس پیٹی کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر ایک جھٹکے سے اٹھایا اور تیزی سے سوراخ کی طرف بڑھ گیا۔

"اسے باہر رکھو باہر ہی اسے چیک کریں گے"...... عمران نے کہا اور صفدر اور خاور نے پیٹی سنبھال لی۔ عمران جمپ لگا کر سوراخ سے باہر آگیا اور پھر تھوڑی دیر کی کوششوں کے بعد آخر کار وہ پیٹی کھول لینے میں کامیاب ہو گئے اور اس کے ساتھ ہی عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ کیونکہ پیٹی میں ایک جدید ساخت کی میزائل گن موجود تھی۔ جو پارٹس کی صورت میں تھی۔

"یہ کمپیوٹر کنٹرول گن ہے"...... عمران نے اس کے مختلف پارٹس کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے یہ لوگ اسی قسم کا ہی اسلحہ بناتے ہوں گے۔ تاکہ عالمی مارکیٹ میں اسے فروخت کیا جاسکے"...... صفدر نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"لیکن اس اسلحے سے ہم کیا فائدہ اٹھا سکتے ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"ہو سکتا ہے۔ دوسری پیٹی میں اس کا میگزین بھی موجود ہو۔ تو اس کی مدد سے اس ریز پھینکنے والے سسٹم اور دروازے کو اڑایا جا سکتا ہے"...... خاور نے کہا۔

"چلو یہ بھی چیک کر لیں۔ اب صرف ایک آدمی باہر رہے گا"۔ عمران نے کہا اور خاور اور تنویر دونوں اس کے پیچھے اندر آگئے اور اب انہوں نے پیٹیاں اٹھا اٹھا کر فرش پر رکھنے اور کھول کھول کر دیکھنا شروع کر دیں۔ لیکن سب میں وہی گنیں ہی تھیں ان کا میگزین کسی میں بھی نہ تھا۔

"تم بھی آجاؤ بھائی اب تو کچھ اور سوچنا پڑے گا اور بہتر یہ ہے کہ سب مل کر سوچیں"......... عمران نے صفدر سے کہا اور صفدر بھی اس سوراخ سے اندر آگیا۔

"میرا خیال ہے۔ عمران صاحب ہم سوراخ کے باہر رک کر اگر گن یا اس کا کوئی پارٹس اس دروازے پر ماریں تو لازماً یہاں کا سسٹم اوپن ہو جائے گا لیکن ہم چونکہ باہر ہوں گے اس لئے جب چیکنگ کرنے والوں کو یہاں کوئی نظر نہ آئے گا اور یہ پیٹیاں بھی فرش پر پڑی نظر آئیں گی تو وہ ذہنی طور پر الجھ جائیں گے اور ہو سکتا ہے کہ وہ مزید چیکنگ کے لئے یہاں آئیں اس طرح کوئی سکوپ پیدا ہو جائے گا"......... صفدر نے کہا۔

"یہ سوراخ عقلمندی کا تو نہیں ہے کہ جیسے ہی تم نے اسے کراس کیا ہے عقلمندوں والی باتیں شروع کر دی ہیں تم نے"......... عمران نے کہا اور صفدر کے سوا باقی سب ہنس پڑے۔

"تو کیا میری یہ تجویز غلط ہے"۔ صفدر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں۔ سو فیصد درست ہے"......... عمران نے کہا اور



صفدر بھی اس بار ہنس پڑا اور پھر صفدر کی تجویز کے مطابق ہی انہوں نے کارروائی کی۔ میزائل گن کا پارٹس دروازے سے ایک دھماکے سے جا کر ٹکرایا اور تیز سائرن کی آوازوں کے ساتھ ہی چھت سے روشنی کے دھارے سارے کمرے میں پڑنے لگے۔ لیکن عمران اور اس کے ساتھی سوراخ کے باہر ہونے کی وجہ سے ان ریز سے محفوظ تھے۔ دھارے صرف چند سیکنڈز تک رہے پھر غائب ہو گئے۔ البتہ چھت سے نکلنے والی روشنی پہلے کی نسبت کافی تیز ہو گئی اور عمران کے اشارے پر سب ساتھی سائیڈوں میں ہو گئے۔ عمران خود بھی ایک سائیڈ پر ہو گیا تھا۔ تاکہ اگر کسی مشین کے ذریعے کمرے کو چیک کیا جا رہا ہو تو وہ سوراخ کی دوسری طرف کھڑے ہوئے نظر نہ آئیں۔ چند لمحوں بعد جیسے ہی روشنی کی تیزی ختم ہوئی۔ عمران سوراخ کے سامنے آگیا۔ لیکن کمرہ اسی طرح بدستور بند تھا۔ صفدر کچھ بولنے ہی لگا تھا کہ عمران نے ہاتھ اٹھا کر اسے بولنے سے روک دیا۔ پھر تقریباً پانچ منٹ کے بعد اچانک سرر کی تیز آواز فرش کے ایک حصے سے سنائی دی اور وہ سب چونک کر دیکھنے لگے۔ دوسرے لمحے انہوں نے فرش کے ایک حصے کو غائب ہوتے دیکھا اور اس میں سے ایک مشین سی نکل کر باہر آگئی۔ یہ روبوٹ نما مشین تھی جس کے باقاعدہ دو ہاتھ تھے۔ اس مشین نے بڑی تیزی سے فرش پر بکھری پڑی پیٹیوں کو اٹھا اٹھا کر واپس اپنی جگہوں پر رکھنا شروع کر دیا۔ مشین کی حرکات بتا رہی تھیں کہ اسے کمپیوٹر سے کنٹرول کیا جا رہا ہے۔ جب سب پیٹیاں واپس اپنی جگہ پر پہنچ گئیں

تو مشین اسی خالی جگہ پر پہنچی اور پھر نیچے اتر کر غائب ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی سرر کی آواز کے ساتھ ہی فرش کا وہ حصہ برابر ہو گیا۔

"آؤ اب ہم اسے کھول سکتے ہیں"....... عمران نے کہا اور باہر موجود پیٹی میں سے اس نے میزائل کا ایک پارٹس اٹھایا جس کی ایک سائیڈ چھری کی طرح تھی اور سوراخ پر چڑھ کر اندر کود گیا۔ اس نے فرش کے اس حصے کو جہاں سے فرش دیوار کے قریب سے غائب ہوا تھا کھودنا شروع کر دیا اور چند لمحوں بعد ایک باریک سی تار جس پر سرخ رنگ کا ربڑ نما میٹریل چڑھا ہوا تھا نظر آنے لگ گیا۔ عمران نے اس چھری نما حصے کو تار کے نیچے ڈالا اور دوسرے لمحے ہاتھ کو ایک مخصوص انداز میں جھٹکا دیا تو کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی فرش تیزی سے ہٹ گیا اور نیچے ایک لفٹ نما لکڑی کا فرش نظر آنے لگا جس پر وہ روبوٹ نما مشین موجود تھی۔ لیکن وہ ساکت تھی۔ عمران نے ہاتھ اٹھا کر سب کو اندر آنے کا اشارہ کیا اور وہ سب تیزی سے سوراخ کو کراس کر کے اندر آ گئے عمران نے انہیں اس پلیٹ فارم پر اترنے کا اشارہ کیا اور پھر سب سے پہلے وہ اس پلیٹ فارم پر اتر گیا۔ اس کے پیچھے صفدر۔ خاور اور تنویر بھی نیچے اترے۔ اب عمران ادھر ادھر دیکھ رہا تھا کہ یکلخت چھت سے ایک بار پھر ریز کا دھارا سا نکلا اور سیدھا ان کے جسموں پر پڑا اور اس کے ساتھ ہی عمران کے احساسات جیسے گھپ اندھیرے میں ڈوبتے چلے گئے۔ پھر جس طرح انتہائی گہرے بادلوں سے بجلی چمکتی ہے اس طرح عمران کے ذہن میں بھی روشنی کی لکیر سی دوڑی اور اس کے بعد آہستہ



ہتہ یہ روشنی پھیلتی چلی گئی اور اس کے ساتھ ہی عمران کی آنکھیں یک جھٹکے سے کھل گئیں۔ دوسرے لمحے وہ بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو یا اس نے ادھر ادھر دیکھا تو وہ سٹیل جیسی دھات کے بنے ہوئے یک کمرے میں موجود تھا۔ جس کے سامنے کا حصہ شفاف شیشے کا تھا۔ کے ساتھی اس کے ساتھ ہی بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ لیکن اب ی کسمسا رہے تھے اور پھر چند لمحوں کے وقفے کے بعد ایک ایک کر ہوش میں آ گئے۔ شیشے کی دوسری طرف ایک کمرہ نظر آ رہا تھا جس ایک طرف ایک مستطیل شکل کی میز تھی۔ جس کے پیچھے ایک ی رکھی ہوئی تھی لیکن کمرہ خالی تھا۔

"یہ۔ یہ ہم کہاں پہنچ گئے ہیں"........ صفدر نے ہوش میں آتے ہی ت بھرے لہجے میں کہا۔

"مقصد تو پہنچنا ہی تھا کہیں نہ کہیں۔ بہرحال پہنچ ہی گئے ہیں"۔ ن نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان کوئی بات ہوتی۔ شیشے کی دوسری طرف نظر آنے والے خالی کمرے وازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس نے ایک لمحہ رک مران اور اس کے ساتھیوں کی طرف دیکھا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا وہ پر آ کر بیٹھ گیا۔

"چلو کسی انسان کی شکل تو دیکھی"......... عمران نے مسکراتے ئے کہا اسی لمحے کمرے کی چھت سے ٹچ کی آواز سنائی دی۔

"تم میری آواز سن رہے ہو"....... ایک کرخت سی آواز سنائی دی۔

"جناب نہ صرف آواز سن رہے ہیں بلکہ جناب کو دیکھ رہے ہیں
وجاہت اور مردانگی واقعی آپ کی شخصیت میں کوٹ کوٹ کر بھری
ہے۔ بلکہ کچھ زیادہ ہی کوٹ دی گئی ہے۔ اس لئے کہیں کہیں
بھی پڑ گئے ہیں"...... عمران کی زبان رواں ہو گئی۔
"تم وہی پاکیشیائی ایجنٹ ہو"...... اس آدمی نے اسی طرح
لہجے میں کہا۔
"تم پہلے اپنا تعارف کرا دو تو مذاکرات میں آسانی رہے"
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"میرا نام پال ہے اور میں اس فیکٹری کا انچارج ہوں۔ مجھے
ہے کہ تم پاکیشیائی ایجنٹ ہو اور پہلے بھی تم کسی طرح دیوار
سوراخ کر کے سٹور روم میں داخل ہوئے لیکن تمہیں بے ہوش کر
گیا۔ پھر میں نے چیف کو کال کیا۔ اس نے آدمی بھیجے اور وہ تم
کر لے گئے۔ لیکن اس کے بعد تمہارے متعلق معلوم نہ ہوا۔
پھر واپس آئے ہو اور تم نے انتہائی ذہانت سے روبوٹ مشین
فارم کھول لیا۔ لیکن میں یہاں بیٹھا سب کچھ چیک کر رہا تھا اور
میں نے فیصلہ کیا تھا کہ تمہیں پہلے یہاں منگواؤں اور تم سے
بات معلوم کر کے پھر تمہیں چیف کے حوالے کروں۔ اس لئے تم
یہاں نظر آ رہے ہو۔ یہاں سے تم کسی صورت بھی نہیں نکل سکتے
میرے ایک بٹن دبانے پر اس کمرے میں انتہائی زہریلی گیس پھ
سکتی ہے۔ اس کا نتیجہ تم خود سمجھ سکتے ہو"...... پال نے اسی ط



ت لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔
"بے حد شکریہ کہ تم نے ہمیں دوبارہ اس پانی سے گزرنے کی
شقت سے بچا لیا۔ لیکن اب تم کیا جاننا چاہتے ہو"...... عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا۔
"صرف یہ بات کہ تم نے روبوٹ پلیٹ فارم کیسے اوپن کر لیا
ونکہ ایسا ہونا میرے خیال میں ناممکن تھا"...... پال نے کہا۔
"جب تم یہاں بیٹھے ہمیں چیک کر رہے تھے تو تمہیں خود ہی
علوم ہو جانا چاہئے تھا"...... عمران نے جواب دیا۔
"میں نے تمہیں اسی سوراخ سے اندر آتے دیکھا اور پھر تم دیوار کے
جھکے ہوئے نظر آئے۔ میں تمہاری پشت دیکھ رہا تھا لیکن مجھے
علوم نہیں ہو سکا کہ تم نے کیا کیا کہ پلیٹ فارم اوپن ہو گیا"۔ پال
نے کہا تو عمران مسکرا دیا۔ وہ اب سمجھ گیا تھا کہ پال نے کیوں انہیں
ر کھا ہوا تھا اور یقیناً ابھی تک اس نے چیف کو بھی اطلاع نہ دی
گی کیونکہ اس طرح اس سسٹم کو آف کر دینے کی وجہ سے چیف اس
ے ناراض بھی ہو سکتا ہے اور یہ بات بھی سامنے آ گئی تھی کہ فیکٹری
موجود افراد بیرونی واقعات سے لاتعلق ہیں۔ انہیں علم ہی نہیں
ہے کہ باہر کیا ہو رہا ہے۔
"مسٹر پال تم فیکٹری انچارج ہو۔ لیکن میں حیران ہوں کہ تمہاری
فیکٹری جو اسلحہ بنا رہی ہے وہ ناکارہ ہے۔ تمہیں اصل توجہ تو اسلحے کی
طرف دینی چاہئے تھی کہ تم ان چکروں میں پڑ گئے ہو"...... عمران نے

مسکراتے ہوئے کہا۔

"ناکارہ ہے۔ کیا مطلب۔ کیا تم مجھے احمق سمجھ رہے ہو۔ یہاں تمام کام کمپیوٹرائز مشینیں سرانجام دیتی ہیں۔ یہاں انسان تو صرف چند ہیں اور وہ بھی میرے ساتھ صرف چیکنگ کے لئے ہیں ورنہ یہ ساری فیکٹری آٹو میٹک ہے۔ اس لئے یہاں ناکارہ اسلحہ کیسے بن سکتا ہے"...... پال نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تو پھر تمہارے کسی ساتھی نے چکر چلایا ہوگا۔ اس نے ٹی۔ تھرٹی میگنم گن کے زیرو پوائنٹ کی میگنا فائرنگ کو ڈبل کوٹڈ کر دیا ہے۔ اب اگر تم انجنیئر ہو تو تمہیں خود سمجھ جانا چاہیئے کہ ڈبل کوٹنگ سے یہ گن استعمال کے وقت قطعی بے کار ثابت ہوگی"...... عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ اوہ یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ مجھے چیک کرنا ہوگا۔ ایسا ہونا ناممکن ہے"...... پال نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا اور دوسرے لمحے تیزی سے اٹھا اور دوڑتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے ایک جھٹکے سے دروازہ کھولا اور باہر چلا گیا۔

"اب کیا ہوگا"...... صفدر نے کہا۔

"کچھ وقت مل گیا ہے یہاں سے نکلنے کا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور تیزی سے شیشے کی دیوار کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے شیشے کو انگلی کی مدد سے کھٹکھٹا کر دیکھا اور اس کے ساتھ ہی اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔



"اوہ یہ تو عام سا شیشہ ہے۔ ویری گڈ"...... عمران نے کہا اور تیزی سے اس نے ایک پیر سے بوٹ اتارنا شروع کر دیا۔ بوٹ اتار کر اس نے اس کی ایڑی کو مخصوص انداز میں فرش پر مارا تو بوٹ کی ٹو کے اگلے حصے سے ایک تیز چھری نما پھل باہر کو آگیا۔ عمران نے بوٹ اٹھایا اور تیزی سے شیشے کی دیوار کی طرف بڑھا دوسرے لمحے اس کا ہاتھ گھوما اور ایک دھماکے کے ساتھ ہی شیشے کی یہ دیوار کرچیوں میں تبدیل ہو کر ٹوٹتی چلی گئی اور پھر بوٹ سے اس نے کچھ اور کرچیاں علیحدہ کیں اور بوٹ پہن کر وہ دوسری طرف کمرے میں آگیا۔ اس کے پیچھے صفدر تنویر اور خاور بھی اس کمرے میں آگئے۔

"حیرت ہے کہ انہوں نے یہاں عام سا شیشہ لگا رکھا ہے"۔ صفدر نے کہا۔

"یہ کمرہ دراصل زہریلی گیس کی طاقت کو چیک کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ جانوروں پر اس گیس کو فائر کر کے ان کی چیکنگ کی جاتی ہوگی۔ یہ فیکٹری کیمیائی اسلحہ بھی تیار کرتی ہوگی اور بڑے چھوٹے جانور تو بہرحال یہ شیشہ نہیں توڑ سکتے"۔ عمران نے کہا اور باقی ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوئی۔ اچانک دروازے کی دوسری طرف سے قدموں کی تیز آواز سنائی دی اور وہ سب تیزی سے دروازے کی سائیڈوں میں ہو گئے۔ دوسرے لمحے دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور پال تیزی سے اندر داخل ہوا ہی تھا کہ یکلخت تنویر اس پر

بھوکے عقاب کی طرح جھپٹا اور پال کے حلق سے بے اختیار ہلکی سی
نکلی اور پھر وہ تنویر کے ہاتھوں میں ہی ڈھیلا پڑتا چلا گیا۔
"اسے فرش پر لٹا دو پہلے ہمیں باہر کی چیکنگ کرنی ہوگی"۔ عمر
نے کہا اور تنویر نے اسے فرش پر لٹا دیا۔ عمران نے دروازہ کھولا اور
جھانکا تو یہ ایک راہداری تھی جس کا اختتام ایک بڑے سے کمرے
ہو رہا تھا۔ عمران دروازہ کھول کر باہر راہداری میں آیا اور پھر دیوار
ساتھ چلتا ہوا اسی ہال نما کمرے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس کے سا
بھی اس کے عقب میں اس کے انداز میں چلتے ہوئے آگے بڑھے
رہے تھے۔ عمران نے ہال کے قریب پہنچ کر اپنا ہاتھ اٹھا کر پیچھے
والے ساتھیوں کو روکا اور پھر خود آہستہ آہستہ کھسکتا ہوا آگے بڑھتا
گیا۔ بالکل کنارے پر پہنچ کر اس نے ایک نظر ہال میں ڈالی تو پو
ہال کی دیواروں کے ساتھ مشینیں نصب تھیں لیکن ان میں سے صر
چار مشینوں کے سامنے دو دو آدمی موجود تھے۔ باقی مشینیں خامو
تھیں۔ ان آٹھ افراد نے خاکی رنگ کی یونیفارم پہنی ہوئی تھی۔ عم
نے مڑ کر اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھا اور سر کو جھٹک کر مخصو
اشارہ کیا اور پھر وہ تیزی سے چلتا ہوا ہال میں داخل ہو گیا۔
"خبردار ہاتھ اٹھا دو ورنہ گولی سے اڑا دوں گا"....... یکلخت عم
نے چیخ کر کہا تو مشینوں کے سامنے موجود آٹھوں افراد بجلی کی سی تی
سے گھومے۔ ان کے چہروں پر یکلخت انتہائی حیرت کے تاثرات ا
رہے تھے۔



"ہاتھ اٹھا دو ورنہ"....... عمران نے پہلے سے زیادہ کرخت لہجے میں
اور اس کے ساتھ ہی وہ آگے بڑھ گیا۔
"تم۔ تم۔ یہاں۔ بب بب باس"....... ان میں سے ایک نے
تے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا ہاتھ تیزی سے جیب کی
رینگا ہی تھا کہ عمران کے ساتھی بجلی کی سی تیزی سے دوڑتے
ئے ان کے عقب میں پہنچ گئے اور پھر اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتے اس
والے کی جیب سے ایک چھوٹا سا مشین پسٹل تنویر نے برآمد کر
ر دوسرے لمحے وہ پسٹل ہوا میں اڑتا ہوا عمران کی طرف آیا اور
نے اسے کیچ کر لیا۔
"اب واقعی ہاتھ اٹھا دو ورنہ ایک لمحے میں فائر کھول دوں گا"۔
نے کہا اور ان سب نے بے اختیار اپنے اپنے ہاتھ اٹھا دیئے۔
"سنو ہمیں تم لوگوں سے کوئی دشمنی نہیں ہے اور ویسے بھی تم
رے لوگ ہو۔ اس لئے اگر تم نے کوئی غلط حرکت نہ کی تو تم
گیاں بچا لینے میں کامیاب ہو جاؤ گے ورنہ دوسری صورت میں
ی موت یقینی ہے"۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔
"ہم۔ ہم تعاون کریں گے۔ بب باس پال۔ پال کہاں ہے".......
ی نے جس کی جیب سے مشین پسٹل نکلا تھا....... ہکلاتے
کہا۔
"اسے بھول جاؤ وہ لمبے سفر پر چلا گیا ہے۔ تمہارا نام کیا ہے"۔
نے سرد لہجے میں کہا۔

"رچرڈ۔ میرا نام رچرڈ ہے اور میں چیف ٹیکنیشن ہوں"...... آدمی نے جواب دیا۔

"اب باقی بھی اپنا تعارف کرا دو"...... عمران نے کہا اور پھر باری باری باقی سات نے بھی اپنا تعارف کرانا شروع کر دیا۔

"ٹھیک ہے۔ ادھر دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑے ہو جاؤ [illegible] دیوار کی طرف کر لو"...... عمران نے کہا اور ان سب نے [illegible] ہدایت پر پوری طرح عمل کیا۔

"اس پال کو بھی اٹھا کر یہاں لے آؤ صفدر"...... عمران نے صفدر سے کہا اور صفدر سر ہلاتا ہوا اس راہداری کی طرف بڑھ گیا۔

"رسی وغیرہ تلاش کرنا ہو گی"...... عمران نے تنویر اور [illegible] طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"کیا ضرورت ہے اس بکھیڑے کی ٹریگر دباؤ اور ختم کر دو"...... تنویر نے منہ بنا کر کہا۔

"نہیں یہ لوگ جب تک ہمارے راستے میں رکاوٹ نہیں [illegible] انہیں زندہ رہنے کا حق ہے"۔ عمران نے قدرے سرد لہجے میں کہا۔

"میں تلاش کر لاتا ہوں"...... خاور نے کہا اور تیزی سے سائیڈ پر بنے ہوئے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد [illegible] آیا تو اس کے ہاتھ میں رسی کا ایک بنڈل تھا۔ اسی لمحے صفدر بھی [illegible] اٹھائے ہال میں داخل ہو گیا اور پھر تھوڑی سی جدوجہد کے بعد [illegible] سمیت وہ آٹھوں افراد رسیوں سے پوری طرح بندھ چکے تھے۔



"اب انہیں بے ہوش کر دو تاکہ یہ مداخلت کرنے کے قابل نہ رہیں"۔ عمران نے کہا اور تنویر اور دوسرے ساتھیوں نے چند لمحوں میں انہیں بے ہوش کر دیا۔

"اب اس پال کو ہوش میں لے آؤ۔ تاکہ اب اصل کارروائی شروع کی جا سکے"...... عمران نے کہا اور تنویر آگے بڑھا اور فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے پال پر جھک گیا۔ اس نے اس کے سر کو پکڑ کر اسے مخصوص انداز میں جھٹکا دے کر گھمایا تو پال کے منہ سے کراہ نکلی اور تنویر پیچھے ہٹ گیا۔

"اسے اٹھا کر کرسی پر بٹھا دو۔ تاکہ بات چیت میں آسانی رہے"...... عمران نے کہا اور تنویر نے اس بار اس کی ہدایت پر پوری طرح عمل کیا۔

"تم۔ تم لوگ کس طرح آزاد ہو گئے۔ تم تو بند کمرے میں تھے"...... پال نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ عام سا شیشہ تھا پال جسے آسانی سے توڑا جا سکتا تھا۔ اس لئے تمہاری حیرت احمقانہ ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"عام سا شیشہ۔ نہیں وہ تو خاصا مضبوط شیشہ تھا۔ میگنو فائزڈ۔ اسے تو صرف کسی باریک نوک والے ہتھیار سے ہی توڑا جا سکتا تھا اور مجھے معلوم ہے کہ تمہارے پاس ایسا کوئی ہتھیار نہ تھا۔ میں نے تمہاری تلاشی لے لی تھی"...... پال نے جواب دیا۔

"جو لوگ کسی مقصد کے لئے جان پر کھیل کر یہاں تک پہنچ سکتے

ہیں ۔ان کے لئے ایسے ہتھیاروں کا حصول کوئی مسئلہ نہیں ہوتا۔ تم ان باتوں کو چھوڑو"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" اوہ اوہ مجھ سے غلطی ہو گئی ۔مجھے تمہیں فوری ہلاک کر دینا چاہیے تھا"...... پال نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" ایسی غلطی تم سے پہلی بار سرزد نہیں ہوئی ۔ اس لئے اس کا افسوس چھوڑو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" تم اب کیا چاہتے ہو"...... پال نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

" صرف اتنا کہ تم اپنے چیف کو فون کرو اور اسے بتاؤ کہ تم نے ہم سب کو گرفتار کر لیا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

" لیکن اس سے تمہیں کیا فائدہ ہو گا"...... پال نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

" فائدہ نقصان کا تعلق ہم سے ہے۔اس لئے تم اس بارے میں فکر مت کرو"...... عمران نے جواب دیا۔

" ٹھیک ہے مجھے چھوڑ دو میں بات کر لیتا ہوں"...... پال نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

" تم نمبر بتاؤ۔ میرا آدمی نمبر ملا کر رسیور تمہارے کانوں سے لگا دے گا"...... عمران نے خشک لہجے میں کہا اور پال نے نمبر بتا دیا۔ عمران نے مڑ کر صفدر کو سر کے جھٹکے سے اشارہ کیا اور پھر خود آگے بڑھ کر اس نے کرسی کے سامنے موجود میز پر رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور پال کے بتائے ہوئے نمبر ڈائل کیے اور پھر خود ہی اس نے رسیور پال



کے کان سے لگا دیا۔ صفدر پال کی دوسری طرف جا کر کھڑا ہو گیا۔ جب کہ تنویر اور خاور سامنے کھڑے ہوئے تھے ۔ دوسری طرف گھنٹی بج رہی تھی ۔

" یس "...... اچانک کسی نے رسیور اٹھا کر کہا۔

" پال بول رہا ہوں چیف فیکٹری سے " ۔ پال نے تیز لہجے میں کہا۔

" یس کیوں کال کی ہے"...... دوسری طرف سے ڈین کی تیز آواز سنائی دی اور پھر اس سے پہلے کہ پال کوئی جواب دیتا ۔ عمران نے ایک جھٹکے سے رسیور ہٹا لیا اور اسی لمحے دوسری طرف کھڑے ہوئے صفدر نے پال کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔ عمران نے مخصوص انداز میں سر جھٹک کر صفدر کو اشارہ بھی یہی کیا تھا۔

" چیف میں نے چار دشمن ایجنٹوں کو گرفتار کر لیا ہے"۔ عمران نے پال کے لہجے میں کہا۔

" کیا ۔ کیا کہہ رہے ہو"...... یکلخت دوسری طرف سے چیختے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

" یس چیف یہ چاروں اسی سٹور والے سوراخ میں سے اندر داخل ہوئے اور انہوں نے اس بار روبوٹ پلیٹ فارم بھی اوپن کر لیا تھا لیکن باس مجھے معلوم ہو گیا چونکہ یہ خود ہی پلیٹ فارم پر آ گئے تھے اس لئے اس بار میں نے انہیں بے ہوش کر کے آپریشن روم میں منگوا لیا اور اب یہ یہاں میرے سامنے بندھے ہوئے پڑے ہیں"...... عمران نے کہا۔

" اوہ اوہ تو یہ وہاں پہنچ گئے ۔ اوہ ۔ تم ایسا کرو فوراً انہیں گولیوں سے اڑا دو ۔ بغیر کوئی لمحہ ضائع کیے ۔ یہ دنیا کے انتہائی خطرناک ترین ایجنٹ ہیں "...... دوسری طرف سے ڈین نے چیختے ہوئے کہا۔

" یس چیف جیسے آپ کا حکم "...... عمران نے دیا۔

" سنو ۔ سنو ۔ میری بات سنو "...... اچانک ڈین نے تیز لہجے میں کہا۔

" یس چیف "...... عمران نے کہا۔

" انہیں گولی مارنے سے پہلے ان کی مکمل تلاشی لو ۔ ان کے پاس انتہائی قیمتی فارمولا ہے ۔ وہ ہم نے حاصل کرنا ہے "...... ڈین نے تیز لہجے میں کہا۔

" میں نے پہلے ہی ان کی مکمل تلاشی لے لی ہے جناب ۔ ان کے پاس کوئی فارمولا نہیں ہے "...... عمران نے جواب دیا۔

" کیا ۔ کیا کہہ رہے ہو یہ کیسے ممکن ہے ۔ وہ سیکشن ٹو کی عمارت سے سائنس دان ڈاکٹر چارلس کو ہلاک کر کے فارمولا لے اڑے ہیں فارمولا ان کے پاس ہونا چاہیے "...... دوسری طرف سے ڈین نے ہذیانی انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" یہ فارمولا کاغذوں پر ہی لکھا گیا ہو گا یا کسی فلم میں بند ہو گا ۔ ایسی کوئی چیز بھی ان کے پاس نہیں ہے ۔ ہو سکتا ہے انہوں نے اسے کہیں چھپا دیا ہو "...... عمران نے کہا۔

" اوہ اوہ واقعی ۔ واقعی ایسا ہو سکتا ہے ۔ تم ایسا کرو کہ سپیشل وے کھول کر انہیں باہر بھجوا دو ۔ میرے آدمی انہیں سپیشل وے



گیٹ پر وصول کر لیں گے ۔ پھر ہم خود ہی ان سے فارمولا اگلوا لیں گے "...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد چیف ڈین نے کہا۔

" یس چیف جیسے آپ کہیں لیکن اس کے لئے ایک گھنٹہ لگ جائے گا ۔ کیونکہ ان کی وجہ سے سپیشل وے مشین میں خرابی پیدا ہو چکی ہے جسے ٹھیک کیا جا رہا ہے "...... عمران نے کہا۔

" او ۔ کے ٹھیک ہے ۔ لیکن خیال رکھنا انہیں کسی صورت بھی ہوش میں نہیں آنا چاہیے ۔ کسی بھی صورت میں "...... ڈین نے کہا۔

" اس کی آپ فکر نہ کریں چیف یہ گیس سے بے ہوش ہیں اور آٹھ گھنٹوں سے پہلے خود ہوش میں نہیں آ سکتے "...... عمران نے جواب دیا

" او ۔ کے جلدی کرو "...... ڈین نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا ۔ عمران نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

" اب اس کے منہ سے ہاتھ ہٹا دو صفدر "...... عمران نے کہا اور صفدر نے ہاتھ ہٹا لیا۔

" تم ۔ تم نے ہو بہو میرے لہجے کی نقل کی ہے ۔ میں سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ ایسا بھی ہو سکتا ہے "...... پال نے لمبے لمبے سانس لیتے ہوئے کہا۔

" اب تم تفصیل سے بتاؤ کہ سپیشل وے کون سا ہے اور یہ کس طرح کھلتا ہے "...... عمران نے کہا۔

" مجھے نہیں معلوم "...... پال نے جواب دیا تو عمران کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"اوہ بہادر بننے کی کوشش کر رہے ہو۔ گڈ"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے مشین پسٹل کا رخ اس کی طرف کیا اور دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی پال کے حلق سے کربناک چیخ نکلی۔ اس کا ایک کان جڑ سے کٹ چکا تھا اور وہاں سے خون بہہ رہا تھا اور وہ انتہائی تکلیف کے عالم میں ادھر ادھر سر مار رہا تھا۔

"دیکھا تم نے بہادر بننا کس قدر مشکل ہوتا ہے۔ بولو۔ ورنہ اس بار گولیاں تمہاری پیشانی پر پڑیں گی"۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا تو پال نے اس قدر تیزی سے سب کچھ بتا دیا کہ جیسے اگر ایک لمحے کے لئے بھی اسے دیر ہو گئی تو واقعی عمران فائر کھول دے گا اور پھر عمران نے اس سے اسلحے کے سٹور کے بارے میں تمام معلومات حاصل کیں

"صفدر اور خاور تم دونوں سٹور سے ڈائنا میٹ حاصل کرو اور ساری فیکٹری میں پھیلا دو۔ وائرلیس چارجر ساتھ لگا دینا"۔ عمران نے کہا اور صفدر اور خاور سر ہلاتے ہوئے بائیں طرف کو مڑ گئے جہاں سے ایک راہداری سٹور کی طرف جاتی تھی۔

"تم۔ تم کیا کرنا چاہتے ہو"...... پال نے انتہائی خوف بھرے لہجے میں کہا۔

"میں یہ پوری فیکٹری اڑانا چاہتا ہوں"۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"اوہ اوہ نہیں۔ نہیں۔ ایسا مت کرنا۔ یہاں انتہائی خوفناک اسلحے کے بڑے بڑے سٹور ہیں۔ یہ سب پھٹ گئے تو اس جزیرے کا نام ونشان تک مٹ جائے گا۔ اوہ پلیز ایسا نہ کرنا۔ یہاں سب مر جائیں گے سب"...... پال کے لہجے میں بے پناہ خوف تھا۔

"اس بات کا انحصار تمہارے چیف ڈین پر ہے۔ اگر اس نے تعاون نہ کیا تو پھر ایسا ہی ہو گا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"مم۔ مم میری بات کراؤ چیف سے میں اسے سمجھاتا ہوں وہ تم سے تعاون کرے گا۔ اوہ ایسا ہرگز مت کرنا ہرگز مت کرنا"...... پال نے انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کی گردن ایک طرف ڈھلک گئی۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔

"اسی لئے تو میں نے ایک گھنٹے کی مہلت حاصل کی تھی۔ تاکہ یہ سارا کام ہو سکے"...... عمران نے کہا۔

"گڈ۔ تم نے اچھی ترکیب سوچی ہے۔ اب وہ ڈین لازماً تعاون کرے گا"...... تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اسے شاید اب سمجھ آئی تھی کہ عمران نے یہ سارا سیٹ اپ کیوں کیا ہے۔

ڈین نے رسیور رکھا تو اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کا دل سینے کے اندر باقاعدہ اچھل رہا ہو۔ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے کہیں بھی نہ ملنے کی خبریں سن کر سخت پریشان اور متوحش ہو رہا تھا کہ اچانک فیکٹری انچارج پال کے فون نے جیسے اس کے انگ انگ میں مسرت اور سکون سا بھر دیا تھا۔ عمران اور اس کے ساتھی گرفتار کر لئے گئے تھے۔ یہ اتنی بڑی خوشخبری تھی کہ یقیناً مسرت کی شدت کی وجہ سے اس کا دل پنگ پانگ کی گیند کی طرح مسلسل اچھلے چلا جا رہا تھا۔ پھر اس نے جلدی سے دوبارہ رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ وہ اب فوری طور پر یہ خبر جیکارڈ تک پہنچانا چاہتا تھا۔

"کرنل جیکارڈ سپیکنگ"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے جیکارڈ کی آواز سنائی دی۔

"ڈین بول رہا ہوں جیکارڈ۔ بہت بڑی خوشخبری سن لو۔ عمران اور



اس کے ساتھیوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے"...... ڈین نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ اوہ۔ کیا واقعی۔ کہاں۔ کس طرح۔ کس نے کیا ہے"۔ دوسری طرف سے کرنل جیکارڈ کی انتہائی حیرت بھری آواز سنائی دی۔ اس کا لہجہ ایسا تھا جیسے اسے ڈین کی بات پر یقین نہ آ رہا ہو۔

"میرے دفتر آ جاؤ۔ پھر تفصیل سے بات ہو گی"...... ڈین نے مسکراتے ہوئے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"خدا کی پناہ کس قدر خوفناک تھے یہ لوگ۔ تگنی کا ناچ نچا کر رکھ دیا تھا انہوں نے"...... ڈین نے رسیور رکھ کر لمبا سانس لیتے ہوئے بڑبڑا کر کہا اور پھر تقریباً دس منٹ بعد دفتر کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور کرنل جیکارڈ اندر داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر انتہائی جوش کے تاثرات تھے۔

"کیا واقعی وہ لوگ گرفتار ہو گئے ہیں کہاں ہیں۔ مجھے تو کوئی اطلاع نہیں ملی۔ حالانکہ تمام واچ ٹاورز سے میرا لنک تھا"...... جیکارڈ نے تیز لہجے میں کہا اور میز کی دوسری طرف رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"وہ لوگ اسلحہ فیکٹری میں گھس گئے تھے۔ پال نے انہیں گرفتار کر لیا ہے"...... ڈین نے کہا۔

"اوہ اوہ تو یہ بات ہے۔ یہ لوگ دوبارہ وہاں پہنچ گئے۔ کہاں ہیں یہ لوگ"...... جیکارڈ نے ایک لمبا سانس لیتے ہوئے کہا اور ڈین نے اسے پال کا فون آنے اور اس سے ہونے والی ساری بات تفصیل

سے بتادی۔
"کیا۔ کیا مطلب۔ تو وہ اس فیکٹری میں ہیں اور ابھی تک زندہ ہیں"...... جیکارڈ نے اس طرح اچھلتے ہوئے کہا جیسے اسے اپنے کانوں پر یقین نہ آرہا ہو۔
"میں نے پہلے ان کے قتل کا حکم دے دیا تھا۔ لیکن پھر اچانک مجھے اس فارمولے کا خیال آگیا۔ اس لئے میں نے تلاشی کی بات کی۔ لیکن پال کے مطابق وہ ان کی تلاشی لے چکا ہے۔ فارمولا ان کے پاس نہیں ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ لوگ اسے کہیں چھپا چکے ہیں اور اگر یہ مر جاتے تو پھر فارمولا تلاش کرنا ناممکن ہو جاتا۔ اب جیسے ہی سپیشل وے کھلے گا۔ ہم انہیں یہاں لے آئیں گے اور پھر کی روحیں بھی بتا دیں گی کہ فارمولا کہاں ہے"...... ڈین نے پرجوش لہجے میں کہا۔
"ہونہہ"...... کرنل جیکارڈ نے ہنکارا بھرا اور پھر خاموش ہو گیا۔ اس کا چہرہ تیزی سے رنگ بدل رہا تھا۔
"تم خاموش کیوں ہو گئے ہو کرنل جیکارڈ۔ تمہیں خوشی نہیں ہوئی"...... ڈین نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"مجھے یہ سب کچھ ایک بڑی سازش محسوس ہو رہی ہے"۔ اچانک کرنل جیکارڈ نے کہا تو ڈین بے اختیار چونک پڑا۔
"سازش۔ کیا مطلب۔ کیسی سازش"...... ڈین نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"دیکھو ڈین۔ پال کا یہ فون مشکوک ہے۔ ہو سکتا ہے۔ واقعی

نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو گرفتار کر لیا ہو لیکن اس کا یہ کہنا کہ ں کی وجہ سے سپیشل وے کی مشین خراب ہو گئی ہے اور اسے ایک ھنٹہ لگے گا۔ یہی بات مشکوک ہے۔ میرے ذہن میں خطرے کا ئرن بج رہا ہے۔ ہو سکتا ہے۔ تم سے بات کرنے والا پال نہ ہو۔ خود مران ہو۔ اگر اسے کسی طرح ہوش آگیا تو پھر پال اور اس کے ساتھی ں کا کسی طرح مقابلہ نہیں کر سکتے"...... کرنل جیکارڈ نے کہا تو ین کا مسرت سے دمکتا ہوا چہرہ یکلخت بگڑ سا گیا۔
"یہ۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ میں پال کی آواز اچھی طرح پہچانتا ہوں ر پال نے اسے جس گیس سے بے ہوش کیا ہے۔ اس سے کئی ھنٹوں تک وہ ہوش میں نہیں آسکتے۔ پھر۔ پھر وہ کیسے ہوش میں آسکتے ں اور اگر تمہاری بات درست ہے تو پھر انہیں یہ سب چکر بازی نے کی کیا ضرورت تھی"...... ڈین نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔
"دیکھو ڈین یہ عمران اور اس کے ساتھی انتہائی خطرناک حد تک ے ایجنٹ ہیں۔ انہیں تم عام قسم کے مجرم نہ سمجھو۔ جہاں تک میں ے اندازہ لگایا ہے۔ ان لوگوں نے انتہائی خطرناک گیم کھیلی ہے۔ یہ ک واقعی پال اور اس کے ساتھیوں کے ہاتھوں گرفتار ہو گئے ہوں ے لیکن پھر یقیناً کسی بھی وجہ سے انہیں ہوش آگیا ہوگا اور انہوں نے ل اور اس کے ساتھیوں پر قبضہ کر لیا اور یا تو پھر کال کرنے والا ن خود ہوگا یا پھر اس نے جبراً پال سے یہ کال کرائی ہوگی"۔ کرنل ڈ نے کہا۔

"لیکن کیوں......." ڈین نے تیز لہجے میں کہا۔

" وہ ہمیں بلیک میل کر کے اب یہاں سے نکلنے کے لئے مہلت
چاہتا ہے اور یہ ایک گھنٹہ اس نے اس لئے حاصل کیا ہے کہ یا تو
اس دوران فیکٹری کے اندر ڈائنا میٹ فٹ کر دے گا اور فیکٹری تباہ
اڑانے کی دھمکی دے گا یا دوسری صورت میں وہ اپنے اور اپنے
ساتھیوں پر پال اور اس کے ساتھیوں کا میک اپ کرے گا تاکہ
ہمیں دھوکہ دے سکے"....... جیکارڈ نے کہا۔

" میں پال سے بات کر لیتا ہوں"....... ڈین نے رسیور کی طرف
ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

" نہیں اس طرح وہ چوکنا ہو جائے گا۔ کیا اس فیکٹری میں جانے کا
کوئی ایسا خفیہ راستہ ہے کہ ہم وہاں پہنچ بھی جائیں اور پال یا اس کے
ساتھیوں کو اس کا علم بھی نہ ہو سکے"....... جیکارڈ نے اسے فون کرنے
سے روکتے ہوئے کہا۔

" نہیں یہ فیکٹری اس لئے خفیہ بنائی گئی تھی تاکہ اس کے اندر
کوئی غیر متعلق آدمی داخل ہی نہ ہو سکے۔ اس کے دو راستے ہیں ایک
اندر جزیرے میں کھلتا ہے جسے سپیشل وے کہا جاتا ہے اور دوسرا سمندر
تک جاتا ہے۔ جسے سی وے کہا جاتا ہے۔ اسلحہ سپلائی کرنے کے لئے سی
وے استعمال کیا جاتا ہے اور فیکٹری میں آنے جانے کے لئے سپیشل
وے اور یہ دونوں راستے اندر سے ہی کھولے اور بند کیے جاتے ہیں۔
باہر سے ان کا کوئی سسٹم نہیں ہے"....... ڈین نے کہا۔



" اوہ پھر تو واقعی ہمیں ان کے باہر آنے کا انتظار کرنا پڑے گا"۔
جیکارڈ نے کہا۔

" لیکن اگر واقعی انہوں نے فیکٹری میں ڈائنا میٹ لگا دیا تو پھر تو ہم
مجبور ہو جائیں گے۔ اگر فیکٹری کو تباہ کر دیا گیا تو پھر تو یہ پورا جزیرہ
صفحہ ہستی سے مٹ جائے گا۔ فیکٹری میں تو انتہائی خوفناک اسلحے کے
بہت بڑے بڑے سٹور ہیں"....... ڈین نے انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا۔

" اوہ پھر تو یقیناً ایسا ہی ہوگا۔ مجھے سوچنے دو"....... جیکارڈ نے کہا
تو ڈین نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" سنو ڈین وہ لوگ یہاں سے نکلنے کے لئے لازماً سپیشل ہیلی کاپٹر
طلب کریں گے"....... جیکارڈ نے کہا۔

" یہ تو اچھا ہے۔ جیسے ہی ہیلی کاپٹر جزیرے سے باہر پہنچے گا۔ ہم اسے
فضا میں ہی ہٹ کر دیں گے"....... ڈین نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

" نہیں یہ بات ان کے ذہن میں بھی ہوگی اس لئے مجھے یقین ہے کہ
وہ تمہیں ساتھ لے جائیں گے"....... جیکارڈ نے کہا تو ڈین بے اختیار
کرسی سے اچھل پڑا۔

" مجھے۔ مجھے مگر کیسے۔ میں تو ان کے ساتھ نہیں جاؤں گا"۔ ڈین
نے کہا تو جیکارڈ بے اختیار مسکرا دیا۔

" وہ اگر دھمکی دیں کہ تم ساتھ نہ گئے تو وہ فیکٹری اڑا دیں گے تو پھر
تم کیا کرو گے۔ ان کے پاس یقیناً وائرلیس چارجر ہوگا"....... جیکارڈ
نے کہا۔

" اوہ اوہ ویری بیڈ ۔ پھر تو مجھے جانا ہوگا ۔ لیکن تم ۔ تم کوئی ایسی
ترکیب سوچو کہ انکی یہ تجویز کامیاب نہ ہو سکے ۔ کچھ سوچو جیکارڈ ۔
تمہیں مزید ڈبل معاوضہ دوں گا"...... ڈین نے انتہائی خوشامدانہ
میں کہا ۔

" مجھے سوچنے دو ڈین یہ انتہائی اہم مسئلہ ہے اور مجھے یقین ہے کہ
اگر تم ان کے ساتھ چلے بھی گئے تب بھی وہ لوگ لازماً فیکٹری اڑا دیں
گے ۔ اس طرح تمہاری ساری تنظیم اور یہ جزیرہ سب کچھ ختم ہو جائے
گا"...... جیکارڈ نے کہا تو ڈین کا چہرہ خوف کی شدت سے مسخ ہو گیا
اس کی آنکھیں ابل کر باہر آ گئیں ۔

" اس ہیلی کاپٹر میں کوئی ایسا چکر چلایا جائے کہ انہیں آخری
تک اس کا احساس نہ ہو سکے"...... چند لمحوں بعد جیکارڈ نے کہا ۔

" کیسا چکر"...... ڈین نے چونک کر پوچھا ۔

" ہیلی کاپٹر یہاں ایک ہے یا زیادہ ہیں"...... جیکارڈ نے پوچھا ۔

" ایک ہی ہے ۔ کیوں"...... ڈین نے کہا ۔

" یہاں کوئی ایسا کوئی آدمی ہے جو اس کے اندر فوری طور پر
ہوش کر دینے والی کوئی ایسی گیس فٹ کر سکے جسے یہاں سے کنٹرول
کیا جا سکے"...... جیکارڈ نے کہا ۔

" آدمی تو ہے یہاں ۔ لیکن اس طرح تو ہیلی کاپٹر گر کر تباہ ہو جائے
گا اور میں بھی ساتھ ہی مرجاؤں گا ۔ اوہ اوہ ایک کام ہو سکتا ہے ۔
ہیلی کاپٹر میں ایسا سسٹم موجود ہے کہ اسے سمندر میں بھی اتارا جا



ہے ۔ ایک منٹ میں فرانک کو بلاتا ہوں ۔ وہ ایسے کاموں کا ماہر ہے ۔
ہیلی کاپٹر بھی اسی نے تیار کرایا ہوا ہے"...... ڈین نے کہا اور جیکارڈ
نے اثبات میں سرہلا دیا تو ڈین نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل
کرنے شروع کر دیئے ۔

" یس فرانک سپیکنگ"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی
دی ۔

" چیف ڈین بول رہا ہوں ۔ میرے دفتر میں آجاؤ فوراً ابھی اسی
وقت"...... ڈین نے چیخ کر کہا ۔

" یس چیف"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور ڈین نے ایک
جھٹکے سے رسیور رکھ دیا ۔ جیکارڈ خاموش بیٹھا ہوا تھا اور تھوڑی دیر بعد
دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر آدمی اندر داخل ہوا ۔

" آؤ فرانک بیٹھو"...... ڈین نے کہا اور وہ ادھیڑ عمر سلام کر کے
کرسی پر جیکارڈ کے ساتھ بیٹھ گیا ۔

" اسے صورت حال بتا دو کرنل ۔ تاکہ اسے معلوم ہو سکے کہ معاملہ
کیا ہے"...... ڈین نے کہا اور جیکارڈ نے اثبات میں سرہلا دیا اور پھر اس
نے تفصیل کے ساتھ عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں اپنے
خدشات سے فرانک کو آگاہ کر دیا ۔ فرانک جیسے جیسے کرنل جیکارڈ کی
بات سنتا جا رہا تھا اس کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ خوف کے
تاثرات ابھرتے چلے جا رہے تھے ۔

" اوہ اوہ جناب یہ تو انتہائی خطرناک صورت حال ہے"۔ فرانک

نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں اور ہم نے اب ایسے انتظامات کرنے ہیں کہ یہ لوگ
پکڑے جا سکیں یا مارے جائیں اور فیکٹری بھی بچ جائے اور
اور یہ بھی بتا دوں کہ یہ لوگ خطرناک حد تک ذہین ہیں ۔
معمولی سا شک بھی پڑ گیا تو صورت حال ہمارے خلاف ہو جائے
اس لئے جو کچھ ہم نے کرنا ہے ۔ انتہائی سوچ سمجھ کر کرنا ہے
جیکارڈ نے کہا۔

"یس سر"...... فرانک نے اثبات میں سرہلاتے ہوئے کہا۔

"تمہیں اس لئے بلایا ہے کہ اگر فرض کیا یہ لوگ فیکٹری
کرنے کی دھمکی دے کر ہمیں اس بات پر مجبور کر دیں کہ ہم انہیں
کاپٹر مہیا کریں اور وہ اپنے ساتھ اپنی حفاظت کے لئے چیف ڈین
ساتھ لے جائیں تو ایسی صورت میں اس ہیلی کاپٹر کے اندر
سسٹم ہو سکتا ہے جس سے یہ لوگ بھی مرجائیں یا بے ہوش ہو
اور چیف ڈین کو بھی کوئی نقصان نہ پہنچے اور ہیلی کاپٹر بھی صحیح
رہے اور انہیں بھی کسی قسم کا شک نہ پڑ سکے "...... کرنل
کہا۔

"مجھے سوچنے دیں جناب"...... فرانک نے کہا اور اس نے
پشت سے ٹیک لگا کر آنکھیں بند کر لیں ۔ اس کی پیشانی پر
ابھر آئی تھیں۔

"یس سر ایک کام ہو سکتا ہے"...... چند لمحوں بعد ہی فرانک



ایک جھٹکے سے آنکھیں کھولتے ہوئے کہا تو ڈین اور کرنل جیکارڈ دونوں چونک پڑے۔

"کیا"...... ان دونوں نے ہی بیک آواز ہو کر کہا۔

"میں ہیلی کاپٹر کے پہیوں کے اندرونی طرف ایک مخصوص گیس کے اپریٹس فٹ کر دیتا ہوں جس کا پتہ صرف اس وقت ہی لگ سکے گا جب تک پورے ہیلی کاپٹر کی باقاعدہ تکنیکی چیکنگ نہ کی جائے ۔ اس اپریٹس کو وائرلیس کے ذریعے کنٹرول کیا جا سکتا ہے ۔ اس گیس کے فائر ہوتے ہی ہیلی کاپٹر میں موجود سب افراد فوری طور پر بے ہوش ہو جائیں گے ۔ لیکن چیف ڈین کو یا جو بھی آدمی ساتھ جائے ایک مخصوص آلہ دیا جا سکتا ہے جس کی وجہ سے اس پر یہ گیس اثر انداز نہ ہوگی ۔ اس طرح ان لوگوں کے بے ہوش ہوتے ہی چیف اس کا کنٹرول سنبھال کر اسے واپس لے آسکتے ہیں"...... فرانک نے کہا۔

"لیکن اگر انہوں نے گیس ماسک کا مطالبہ کر دیا اور ہیلی کاپٹر پر وہ گیس ماسک پہن کر بیٹھ گئے تو پھر"...... کرنل جیکارڈ نے کہا۔

"اوہ ہاں وہ ایسا بھی کر سکتے ہیں ۔ اوہ اوہ ۔ اگر ایسا ہے تو پھر بھی یہ ہو سکتا ہے ۔ ہم گیس ماسک کے اندر ایسی خرابی پیدا کر دیں گے وہ کام نہیں کر سکیں گے"...... فرانک نے کہا۔

"نہیں ایسی احمقانہ باتیں مت سوچو ۔ عمران کے ذہن کو ایسی احمقانہ تجویزوں سے ناکام نہیں کیا جا سکتا ۔ کوئی ایسی بات سوچو جس پر فوری طور پر عمل کیا جا سکے کوئی خاص تکنیکی بات"...... جیکارڈ نے

منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ پھر ایک کام ہو سکتا ہے۔ چیف ڈین کو لباس کے اندر لاؤز جیکٹ پہنائی جا سکتی ہے۔ جس کا پتہ ان کو نہ لگ سکے گا اور اس جیکٹ کی وجہ سے اگر اس ہیلی کاپٹر کو میزائل سے بھی ہٹ کر دیا جائے تب بھی چیف ڈین کے جسم کو کوئی خراش نہ آئے گی اور وہ سمندر میں گر کر ڈوب بھی نہ سکیں گے"...... فرانک نے کہا تو جیکارڈ چونک پڑا۔

"لاؤز جیکٹ۔ وہ کیا ہوتی ہے"...... جیکارڈ نے حیران ہو کر کہا۔

"جناب یہ جیکٹ ایک مخصوص قسم کے کیمیکل ریشے سے بنتی ہے اس کے اندر ایک ایسی گیس بند ہوتی ہے جو زور دار جھٹکا لگنے کی وجہ سے خود بخود اس آدمی جس نے یہ جیکٹ پہن رکھی ہو کے گرد ایک سیکنڈ سے بھی کم عرصے میں پھیل جاتی ہے۔ اس طرح اس آدمی کے گرد ایک غلاف سا بن جاتا ہے۔ جس پر کوئی سخت چیز حتیٰ کہ ایٹم بم بھی اثر نہیں کر سکتا۔ یہ غلاف ایک منٹ تک قائم رہتا ہے۔ پھر ختم ہو جاتا ہے اور اس گیس کے لیکج کے بعد یہ جیکٹ خود بخود لائف جیکٹ میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ یہ جیکٹ ابھی حال ہی میں ایجاد کی گئی ہے ایکریمیا کی ایک لیبارٹری میں اور اب اس کا استعمال ایکریمیا کی ہوائی فوج میں انتہائی غیر معمولی حالات میں کامیابی سے کیا جا رہا ہے۔ جس سائنسدان نے یہ جیکٹ ایجاد کی ہے۔ اس کا نام لاؤز ہے اور اس کی اسی وجہ سے لاؤز جیکٹ رکھا گیا ہے۔ لاؤز سے میرے ذاتی تعلقات ہیں اور مجھے ایسی ایجادات کے حصول کا خبط ہے۔ اس لئے میں نے ایک جیکٹ حاصل کر لی تھی۔ تاکہ میں اس پر مزید ریسرچ کر کے چیف ڈین سے کہہ کر اس کی تیاری کا کام وسیع پیمانے پر یہاں کر سکوں۔ گو ابھی تک مجھے اس پر کوئی کام کرنے کا تو موقع نہیں مل سکا لیکن بہرحال یہ جیکٹ موجود ہے اور ان حالات میں یہ بہترین انداز میں کام دے سکتی ہے"...... فرانک نے کہا۔



"اس کے پہننے کے بعد کسی کو اس کی موجودگی کا اندازہ تو نہیں ہوتا"...... جیکارڈ نے پوچھا۔

"نہیں جناب بالکل نہیں ہوتا۔ بالکل اس طرح جس طرح آپ لباس کے اندر بنیان پہنتے ہیں۔ یہ بالکل اسی طرح پہنی جاتی ہے"۔ فرانک نے جواب دیا۔

"گڈ یہ واقعی بہترین تجویز ہے۔ ٹھیک ہے۔ تم وہ جیکٹ فوراً لے آؤ اور ڈین تم اسے پہن لو۔ اس کے بعد اگر واقعی یہ لوگ ہیلی کاپٹر لے جائیں اور تمہیں بھی ساتھ چلنے کے لئے کہیں تو تم نے بالکل فطری اداکاری کرنی ہے"...... جیکارڈ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ میری بجائے تم ڈین بن کر چلے جاؤ"...... ڈین نے کہا۔

"نہیں وہ عمران تمہیں آواز سے بھی پہچان لے گا اور اگر وہ ذرا بھی مشکوک ہو گیا تو پھر ساری ترکیبیں دھری کی دھری رہ جائیں گی"۔ جیکارڈ نے کہا۔

"آپ قطعی بے فکر رہیں چیف آپ کو خراش تک نہ آئے گی"۔

فرانک نے کہا۔

"او۔کے ٹھیک ہے۔مجھے فرانک پر مکمل اعتماد ہے"..... ڈین نے سرہلاتے ہوئے کہا۔

"جاؤ پھر فوراً جیکٹ لے آؤ۔تاکہ ہم پوری طرح تیار رہیں"۔جیکارڈ نے کہا اور فرانک سرہلاتا ہوا اٹھا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔



عمران نے میز پر موجود فون کا رسیور اٹھایا اور چیف ڈین کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔اس کے چہرے پر اطمینان بھری مسکراہٹ تھی۔

"یس ڈین سپیکنگ"۔دوسری طرف سے چیف کی آواز سنائی دی۔

"پال بول رہا ہوں چیف"...... عمران نے پال کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ یس پال کیا ہوا۔کیا سپیشل وے کھولنے والی مشین درست ہو گئی ہے"...... دوسری طرف سے ڈین نے انتہائی پرجوش لہجے میں کہا

"ہاں ٹھیک ہو گئی ہے لیکن"۔عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن کیا"...... ڈین نے حیرت بھرے لہجے میں چیخ کر کہا۔

"ان ایشیائی افراد کا موڈ بگڑ گیا ہے"........ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"موڈ بگڑ گیا ہے۔ کیا مطلب۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تم پاگل ہو گئے ہو"...... ڈین کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"آپ ان سے خود بات کرلیں"...... عمران نے کہا اور پھر ایک لمحہ خاموش رہنے کے بعد وہ دوبارہ بول پڑا۔

"ہیلو ہیلو کیا مجھے چیف ڈین سے گفتگو کرنے کا اعزاز حاصل ہو رہا ہے"...... عمران نے اس بار اصل لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ تم۔ تم کون ہو۔ پال کہاں ہے"...... دوسری طرف سے ڈین کی حیرت بھری آواز ابھری۔

"تو پورا تعارف کرانا پڑے گا۔ مجھے علی عمران۔ ایم۔ ایس۔ سی۔ ڈی۔ ایس۔ سی (آکسن) کہتے ہیں۔ میرا تعلق پاکیشیا سے ہے اور تمہارے آدمی ایس۔ اے۔ آر کا جو فارمولا پاکیشیا کے کرنل سعید سے لے آئے تھے۔ وہ اس وقت میری جیب میں ہے اور یہ بھی بتا دوں کہ تمہاری اسلحہ ساز فیکٹری کے اندر اسلحے کے تمام سٹورز میں ڈائنامیٹ فٹ کر دیئے گئے ہیں۔ جن کے ساتھ وائرلیس چارجر فٹ کر دیئے گئے ہیں اور میرے ہاتھوں میں ان کا کنٹرول موجود ہے۔ میں صرف ایک بٹن دباؤں گا اور فیکٹری اور اس کا تمام اسلحہ یکلخت پھٹ جائے گا۔ جس قدر خوفناک اسلحہ ہے۔ اس سے نہ صرف فیکٹری بلکہ یہ پورا جزیرہ ہی ایک لمحے میں صفحہ ہستی سے غائب ہو جائے گا"۔ عمران نے کہا۔

"اوہ اوہ۔ مگر۔ مگر۔ وہ پال۔ کیا اس نے غداری کی ہے۔ وہ تو کہہ رہا تھا کہ"...... دوسری طرف سے ڈین نے چیختے ہوئے کہا۔



"وہ اور اس کے ساتھی اب مکمل خاموشی سے دوچار ہو چکے ہیں۔ اب ان کی گفتگو فرشتوں سے ہی ہو سکتی ہے۔ تم سے نہیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تو۔ تو کیا تم نے انہیں ہلاک کر دیا ہے"...... ڈین نے چیختے ہوئے کہا۔

"مجبوری تھی چیف ڈین۔ بہرحال تم بتاؤ کہ کیا میں یہ بٹن پریس کر دوں یا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ نہیں نہیں۔ مم۔ مم۔ مگر۔ اس طرح تو تم بھی ہلاک ہو جاؤ گے اور ساتھ ہی فارمولا بھی ختم ہو جائے گا"...... ڈین نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم اس بات کی فکر مت کرو۔ ہم نے سمندر تک جانے والا وہ راستہ تلاش کر لیا ہے جہاں سے تم اسلحہ لوڈ کرنے کے لئے بھجواتے ہو۔ ہم سمندر کی تہہ میں اتر جائیں گے اور پھر بٹن دبائیں گے اور جب جزیرہ تم اور تمہارے ساتھیوں سمیت غائب ہو جائے گا تو پھر ہم واپس سطح پر آجائیں گے اور اس کے بعد ہمارے پاس ایسا ٹرانسمیٹر موجود ہے جس پر مے ڈے۔ مے ڈے۔ مطلب ہے انتہائی خطرے کی کال دینے کی وجہ سے کوئی نہ کوئی بچانے والا آجائے گا اور چونکہ تمہارا وہ سیکورٹی نظام موجود نہ ہو گا۔ اس لئے وہ ہم تک آنے میں بھی کامیاب ہو جائے گا"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ سنو۔ ایسا مت کرو ٹھیک ہے۔ تم فارمولا لے جاؤ۔ ہم

تمہیں کچھ نہیں کہیں گے۔ فیکٹری مت تباہ کرو۔ پلیز"...... ڈین نے گھگھیاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"لیکن میں تم پر کیسے اعتبار کر سکتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"تم جیسا کہو ہم ویسا ہی کرنے پر تیار ہیں۔ ہم اس پارٹی کو اس کی رقم واپس کر دیں گے۔ تم فکر مت کرو۔ ہم کوئی دھوکہ نہیں کریں گے"...... چیف ڈین نے کہا۔

"اگر تم واقعی اپنے جزیرے۔ اپنی فیکٹری اور اپنے آدمی بچانا چاہتے ہو تو پھر میری بات غور سے سنو۔ تم اپنا سپیشل ہیلی کاپٹر سپیشل وے کے گیٹ کے سامنے پہنچا دو اور گیٹ کھلنے کے بعد تم خود اندر آؤ گے۔ اس کے بعد ہم تمہارے سمیت باہر آئیں گے اور تمہیں ساتھ لے کر ہیلی کاپٹر پر بیٹھ جائیں گے۔ پھر ہم تمہیں یرغمال بنا کر ساتھ لے جائیں گے۔ تاکہ تمہاری وجہ سے تمہارے آدمی کوئی شرارت نہ کر سکیں۔ جب ہم تمہارے سکیورٹی سسٹم کی رینج سے باہر نکل جائیں گے تو پھر ہم کسی بھی نزدیکی جزیرے پر تمہیں اتار دیں گے اور وہ ڈی۔ چارجر بھی تمہیں دے دیں گے۔ اس کے بعد ہم اپنے ملک واپس چلے جائیں گے۔ بولو اگر تمہیں یہ بات منظور ہو تو ٹھیک ورنہ میں رسیور رکھ دیتا ہوں۔ اس کے بعد جو ہوگا اس کی ذمہ داری تم پر ہوگی"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"م۔ مم مجھے۔ ساتھ۔ نہیں۔ نہیں تم۔ مجھ پر اعتماد کرو۔ میں تمہارے خلاف کوئی کام نہیں کروں گا۔ مجھ سے حلف لے لو"۔ ڈین



نے انتہائی گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"جو کچھ میں نے کہا ہے۔ ویسا ہی ہوگا۔ ہاں یا نہ میں جواب دو"...... عمران کا لہجہ اور سرد ہو گیا۔

"ٹھ ٹھ ٹھیک ہے۔ جیسا تم کہو گے ویسے ہی ہوگا۔ فیکٹری مت تباہ کرو"...... ڈین نے گھبرائے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔

"اور یہ بات بھی سن لو کہ ہیلی کاپٹر کے اندر اگر تم نے کوئی حرکت کرنے کی کوشش کی تو پھر ہمارے پاس ایسے آلات ہیں کہ ہم گیٹ کے اندر سے بھی اسے چیک کر سکتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ہیلی کاپٹر میں پانچ گیس ماسک بھی رکھوا دینا اور ہیلی کاپٹر کو بھی ہر لحاظ سے او۔ کے ہونا چاہئے۔ ورنہ ہمارے ساتھ تو جو ہوگا وہ بعد میں ہوگا تمہاری گردن پلک جھپکنے میں ٹوٹ جائے گی اور اتنی بات تو تم بھی جانتے ہو گے کہ اگر تمہاری زندگی نہ رہی تو پھر تمہیں نہ ہی یہ فیکٹری کوئی فائدہ دے گی اور نہ یہ لوگ اور نہ تمہاری تنظیم"۔ عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گیا ہوں۔ تم بے فکر رہو۔ کچھ بھی نہ ہوگا۔ ہم فارمولے کے بدلے میں اپنا سب کچھ تباہ نہیں کرا سکتے"...... ڈین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے پھر ایک گھنٹے بعد سپیشل وے کھول دوں گا۔ تم ہیلی کاپٹر وہاں پہنچا دو اور خود بھی اندر آجانا"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"عمران صاحب ہو سکتا ہے کہ وہ لوگ پھر بھی کوئی شرارت

کریں"...... صفدر نے کہا۔

"اب رسک تو بہرحال لینا ہی پڑے گا۔ ویسے مجھے یقین ہے کہ
فارمولے کی خاطر سب کچھ رسک میں نہ ڈالیں گے"...... عمران نے
کہا اور صفدر نے اثبات میں سرہلا دیا۔ پال اور اس کے ساتھیوں کو
ختم کیا جا چکا تھا اور عمران نے سب ساتھیوں کے ساتھ مل کر پوری
فیکٹری اور اس کے سٹورز اور بیرونی راستوں کو چیک کر لیا تھا اور یہ
سب کچھ کرنے کے بعد ہی اس نے ڈین کو فون کیا تھا۔

"عمران صاحب۔ ایسا نہ ہو کہ ہمارے باہر جاتے ہی وہ فوری طور
پر فیکٹری میں داخل ہو کر ان ڈاٹا میٹس کو بیکار کر دیں"...... [illegible]
نے کہا۔

"میں انہیں اتنی مہلت دوں گا تو ایسا کریں گے"...... عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا اور سب ساتھیوں نے سرہلا دیا۔ وہ اب عمران کی
سکیم کو پوری طرح سمجھ گئے تھے۔

"تم لوگ بیٹھو میں ذرا فیکٹری کے مین مشین روم کا ایک چکر لگا
آؤں تاکہ پوری طرح تسلی ہو جائے کہ ہم یہاں محفوظ ہیں"
عمران نے کہا اور اٹھ کر ایک طرف کو بڑھ گیا۔



"گڈ ڈین تم نے واقعی بہترین اداکاری کی ہے۔ ویری گڈ۔ اب
انہیں قطعی شک نہ پڑ سکے گا"...... کرنل جیکارڈ نے ڈین کے رسیور
رکھتے ہی تحسین آمیز لہجے میں کہا اور ڈین مسکرا دیا۔

"بڑی مشکل سے اداکاری کی ہے۔ ویسے تم نے جو کچھ اندازہ لگایا تھا
ویسے ہی ہوا ہے لیکن اب میں سوچ رہا ہوں کہ انہیں واقعی فارمولے
سمیت کیوں نہ نکل جانے دیا جائے۔ فارمولا ہی ہاتھ سے جائے گا ناں
اور کیا ہو جائے گا"...... ڈین نے کہا۔

"نہیں ڈین۔ ان کی موت ضروری ہے۔ تم انہیں نہیں سمجھ سکتے۔
انتہائی خطرناک ایجنٹ ہیں۔ اگر انہیں فوری طور پر ختم نہ کیا گیا تو
یہ لوگ لازماً فیکٹری تباہ کر دیں گے۔ انہیں کسی مجرم تنظیم سے کوئی
دلچسپی نہیں ہوتی"...... جیکارڈ نے کہا۔

"اوہ اوہ پھر تو۔ پھر تو انتہائی خطرناک بات ہے۔ اگر انہوں نے

ہیلی کاپٹر کو جزیرے سے باہر لے جاتے ہی بٹن دبا دیا تو پھر"۔ ڈین نے
انتہائی پریشان کن لہجے میں کہا۔

"وہ...... فوراً ایسا نہیں کریں گے۔ کیونکہ اس طرح ان کا
کاپٹر بھی خطرے میں پڑ سکتا ہے اور مزید میں انہیں مہلت ہی نہ دوں۔
جیسے ہی ہیلی کاپٹر جزیرے کی حدود سے باہر جائے گا۔ میں اس پر میز
فائر کرادوں گا"...... کرنل جیکارڈ نے کہا اور ڈین نے اثبات میں
ہلادیا۔

"او۔ کے۔ پھر انتظامات کر لیں"...... ڈین نے کہا اور کرنل
جیکارڈ نے اثبات میں سر ہلادیا اور ڈین نے فرانک کو کال کر کے
کاپٹر سپیشل گیٹ کے سامنے اتارنے اور پھر اسے واپس جانے کا حکم
اور رسیور رکھ دیا۔

"اب مجھے چلنا چاہئے"...... ڈین نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"تم بالکل نہ گھبراؤ ڈین۔ سب ٹھیک ہو جائے گا۔ تم بے فکر
جاؤ۔ تمہاری جان کو کوئی خطرہ نہ ہو گا اور ہم ان انتہائی خطرناک مجر
کا بھی خاتمہ کر دیں گے اور یہ بھی بتادوں کہ جب حکومت اسرائیل
ان لوگوں کے خاتمے کی اطلاع ملے گی تو وہ تمہیں انعامات سے مالا
کر دیں گے"...... کرنل جیکارڈ نے کہا اور ڈین نے اثبات میں سر ہلا
اور پھر وہ دونوں آگے پیچھے چلتے ہوئے دفتر سے باہر آ گئے۔

"میں کنٹرول آفس میں ہوں گا۔ تاکہ فوری طور پر ہیلی کاپٹر کو
کرا سکوں۔ تم اطمینان سے جاؤ۔ بس یہی خیال رکھنا کہ انہیں کسی



م کا شک نہ ہو"...... کرنل جیکارڈ نے اس کے کاندھے پر تھپکی دیتے
ئے کہا اور ڈین خاموشی سے چلتا ہوا اپنی جیپ کی طرف بڑھ گیا۔
رڈ اپنی جیپ کی طرف لپکا اور پھر جب وہ مین کنٹرول روم میں پہنچا جو
واچ ٹاور پر بنا ہوا تھا تو اس نے وہاں موجود عملے کو ہدایات دینی
وع کر دیں۔ ڈین پہلے ہی انہیں تمام تفصیل بتا چکا تھا کہ وہ جیکارڈ
مکمل تعاون کریں۔ اس کنٹرول روم کا انچارج جیکسن تھا۔

"جناب چیف کی جان تو بہرحال خطرے میں ہی رہے گی۔ ہو سکتا
وہ جیکٹ کام نہ دے"...... جیکسن نے کہا۔

"نہیں میں نے بھی اس جیکٹ کے متعلق سن رکھا ہے اور یہ
ئی کامیاب ایجاد ہے۔ تم قطعی فکر نہ کرو۔ بس ایک بات یاد رکھنا
ایک تو تمہارا نشانہ خطا نہیں ہونا چاہئے۔ اگر ایسا ہو گیا تو پھر اس
ے کو تباہ ہونے سے دنیا کی کوئی طاقت نہ بچا سکے گی اور دوسری
یہ کہ تم نے پوری طرح تیار رہنا ہے۔ ہم انہیں زیادہ دور جانے
موقع نہیں دیں گے۔ اس لئے جیسے ہی میں ہاتھ اٹھاؤں تم نے
ئل فائر کر دینا ہے"...... جیکارڈ نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ بے فکر رہیں ہیلی کاپٹر ہمارے ٹارگٹ میں
ے گا اور انگلی کنٹرول بٹن پر"...... جیکسن نے جواب دیا اور جیکارڈ
وہاں موجود دوربین اٹھائی اور اس کا رخ اس طرف کر لیا جس
سپیشل گیٹ دے کھلتا تھا۔ یہ ایک خاصا بڑا میدان تھا اور اس
وہاں سپیشل ہیلی کاپٹر پہنچ چکا تھا اور ڈین کی جیپ بھی اور اب

فرانک جو ہیلی کاپٹر وہاں لے کر گیا تھا جیپ میں بیٹھ کر واپس
کنٹرول ٹاور کی طرف ہی آرہا تھا۔ جیکارڈ اور ڈین نے اسے بھی ہدایت
کی تھی۔ اب وہاں ہیلی کاپٹر کے پاس اکیلا ڈین کھڑا ہوا تھا۔
طرف اندھیرا پھیلا ہوا تھا لیکن چونکہ آسمان پر پورا چاند چمک رہا تھا
اس لئے ہر طرف روپہلی چاندنی پھیلی ہوئی تھی اور سب کچھ واضح
نظر آرہا تھا۔ ڈین ہیلی کاپٹر کے قریب کسی بت کی طرح خاموش
ہوا تھا۔ چند لمحوں بعد زمین کا ایک بڑا سا ٹکڑا کسی صندوق کے ڈھکنے
کی طرح اوپر اٹھتا چلا گیا اور اس کے ساتھ ہی ڈین نے حرکت
آہستہ آہستہ چلتا ہوا اس کھلے حصے میں داخل ہو گیا۔ جیکارڈ خاموش
بیٹھا یہ سب کچھ ہوتا دیکھ رہا تھا۔ ڈین اس کی نظروں سے غائب ہو
تھا۔ ہیلی کاپٹر باہر کھڑا ہوا تھا۔

"کرنل صاحب کیوں نہ لوگوں کو باہر نکلتے ہی اڑا دیا جائے۔
طرح یہ قیمتی ہیلی کاپٹر بچ جائے گا"...... جیکسن نے کہا۔

"ہیلی کاپٹر تو بچ جائے گا۔ لیکن تمہارا چیف ڈین ہلاک ہو جا
یہ انتہائی تیز لوگ ہیں۔ ایک منٹ میں اس کی گردن توڑ
گے"...... جیکارڈ نے کہا۔

"اوہ سوری میں نے خواہ مخواہ یہ غلط بات سوچی"...... جیکسن نے
کہا اور جیکارڈ زیر لب مسکرا دیا۔ پھر تقریباً پانچ منٹ بعد ڈین
دکھائی دیا۔ اس کے پیچھے قطار کی صورت میں چار افراد تھے۔
گردن کے گرد اس کے پیچھے آنے والے کا بازو تھا اور ڈین اس کے



سے لگا ہوا چل رہا تھا۔ جیکارڈ کے بے اختیار ہونٹ بھنچ گئے۔ کیونکہ
اسے یقین ہو گیا تھا کہ ڈین کے پیچھے علی عمران ہو گا۔ وہی علی عمران
جسے موت کے گھاٹ اتارنا اسرائیل کے یہودیوں کی سب سے بڑی
خواہش تھی۔ اس کا دل چاہا کہ یہیں میزائل مار کر ان سب کا خاتمہ کر
دے۔ لیکن پھر وہ سنبھل گیا۔ کیونکہ اسے معلوم تھا کہ میزائل ہٹ
ہوتے ہی یہ درندہ صفت لوگ صرف شعلے دیکھ کر ہی ادھر ادھر
چھلانگیں لگا دیں گے اور پھر سب کچھ ہی ختم ہو جائے گا۔ ویسے اگر اسے
اپنی اور اپنے ساتھیوں کی جان جانے کا خطرہ نہ ہوتا تو وہ یقیناً ایسا کر
گزرتا۔ اسے ڈین اور اس کے جزیرے سے زیادہ عمران اور اس کے
ساتھیوں کی موت کی خواہش تھی۔ لیکن چونکہ مسئلہ اس کی اپنی ذات
کا بھی تھا اس لئے وہ خاموش بیٹھا رہا۔ ڈین اور اس کے پیچھے آنے والے
چاروں افراد چند لمحے دہانے پر کھڑے چاروں طرف دیکھتے رہے۔ پھر
ان میں سے ایک تیزی سے آگے بڑھا اور اس کے ہاتھ میں کوئی آلہ تھا
اس نے پہلے تو ہیلی کاپٹر کو چاروں طرف سے گھوم کر چیک کیا اور پھر وہ
ہیلی کاپٹر کے اندر داخل ہو گیا۔ چند لمحوں بعد باقی تین اور ڈین نے
حرکت کی اور پھر عمران کے باقی ساتھی پہلے ہیلی کاپٹر میں سوار ہوئے۔
سب سے آخر میں عمران اور ڈین ہیلی کاپٹر پر چڑھے اور اس کے ساتھ ہی
ہیلی کاپٹر کے پر حرکت میں آ گئے۔ جیکارڈ نے دوربین ہٹا کر مڑ کر ایک
بڑی مشین کے سامنے کھڑے جیکسن کی طرف دیکھا اور جیکسن نے سر
ہلا دیا اور جیکارڈ دوبارہ مڑ کر ہیلی کاپٹر کی طرف دیکھنے لگا جس کے پر اب

پوری رفتار سے گھوم رہے تھے اور چند لمحوں بعد ایک جھٹکے سے ہیلی کاپٹر فضا میں اٹھا اور پھر انتہائی تیزی سے بلند ہوتا چلا گیا۔ کافی بلندی پر جا کر اس نے رخ موڑا اور پھر دائیں طرف موجود سمندر کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ جیکارڈ نے دوربین ایک طرف رکھی اور اٹھ کر جیکسن کی طرف بڑھ گیا۔ مشین کے درمیان موجود سکرین پر ہیلی کاپٹر نظر آ رہا تھا۔

"ٹارگٹ میں ہے"۔ جیکارڈ نے جذبات کی شدت سے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یس کرنل"........ جیکسن نے جواب دیا۔ ہیلی کاپٹر اب جزیرے سے تقریباً ایک فرلانگ کے فاصلے پر پہنچ چکا تھا۔

"فائر"........ یکلخت کرنل جیکارڈ نے چیخ کر کہا اور جیکسن نے بجلی کی سی تیزی سے ایک سرخ رنگ کے بٹن کو پریس کر دیا۔ دوسرے لمحے واچ ٹاور کی چھت پر نصب سپیشل میزائل لانچر سے سیٹی کی تیز آواز ابھری۔ کرنل جیکارڈ کی نظریں سکرین پر جمی ہوئی تھیں۔ صرف ایک سیکنڈ کے لئے اسے ایک سرخ رنگ کا شعلہ ہیلی کاپٹر کی طرف لپکتا نظر آیا اور دوسرے سیکنڈ فضا میں تیزی سے اڑتے ہوئے ہیلی کاپٹر سے ٹکرا چکا تھا۔ اس کے ساتھ ہی ایک خوفناک دھماکہ ہوا جس کی آواز اتنی دور سے بھی واچ ٹاور پر کھڑے ہوئے جیکارڈ کے کانوں تک پہنچ گئی تھی۔ پھر جب جیکارڈ نے سکرین پر ہیلی کاپٹر کو پرزوں میں تبدیل ہو کر بکھرتے اور پھر ان پرزوں کو سمندر میں گرتے ہوئے دیکھا تو وہ انتہائی زیادہ مسرت سے بے اختیار اچھل پڑا۔



"وکٹری۔ وکٹری فار جیوش۔ آخر کار آج یہودیوں کے سب سے بڑے دشمن مارے گئے"........ کرنل جیکارڈ نے انتہائی پرجوش انداز میں چیختے ہوئے کہا۔ اس کی اس چیخ سے واچ ٹاور گونج اٹھا تھا۔

"چیف ڈین کو بتانا ہے"........ جیکسن نے کہا۔

"ہاں فوراً سسٹم آف کرو اور تیز رفتار لانچ بھیج دو۔ فوراً"۔ جیکارڈ نے کہا اور جیکسن نے تیزی سے مشین کے بٹن آف کرنے شروع کر دیئے۔

سپیشل وے کے کھلے دہانے پر پہنچ کر عمران نے باہر پھیلی ہوئی چاندنی میں ایک بڑا ہیلی کاپٹر کھڑا ہوا دیکھا۔ اس کے ساتھ ہی ایک مضبوط جسم کا آدمی کھڑا ہوا تھا اور پھر اس آدمی کے قدموں نے حرکت کی اور اس کھلے دہانے کے اندر آنے لگا۔ عمران اور اس کے ساتھی سائیڈ کی دیواروں سے لگ کر کھڑے ہوئے تھے کیونکہ یہ لمحات سب سے نازک تھے۔

"میرا نام ڈین ہے اور میں ٹرانس اسکواڈ کا چیف ہوں"...... آنے والے نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"آگے آجاؤ اور دیوار کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو جاؤ۔ پہلے میں تمہاری تلاشی لوں گا"...... عمران نے کہا۔

"میں نے معاہدے کی پوری پابندی کی ہے۔ تم بے شک تلاشی لے لو"...... چیف ڈین کی آواز سنائی دی اور پھر وہ ایک دیوار کی



طرف مڑ گیا۔ دیوار کی طرف منہ کر کے وہ کھڑا ہوا تو عمران تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے ایک چھوٹے سے آلے کی مدد سے اس کی سر سے پیر تک چیکنگ شروع کر دی۔ یہ جدید انداز کا گائیکر تھا اور یہ اس فیکٹری سے ہی اسے ملا تھا۔ مکمل تلاشی کے باوجود جب گائیکر خاموش رہا تو عمران نے اطمینان کا سانس لیا۔

"او۔ کے اب چلو"...... عمران نے کہا اور گائیکر صفدر کے ہاتھ میں دے کر اس نے چیف ڈین کو ایک جھٹکے سے سینے سے لگا لیا۔ اس کا ایک بازو اس کی گردن میں اور دوسرا اس کی کمر کے گرد تھا اور پھر وہ اسے اسی طرح لئے ہوئے دہانے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے ساتھی اس کی ہدایت کے مطابق ایک قطار کی صورت میں اس کے پیچھے تھے۔ دہانے پر عمران رک گیا اور اس کی تیز نظریں سرچ لائٹ کی طرح چاروں طرف کا جائزہ لے رہی تھیں لیکن سوائے دور دور واقع واچ ٹاورز پر روشنیوں کے باقی تمام جزیرہ تاریک تھا اور وہاں دور دور تک کسی آدمی کا وجود نظر نہ آرہا تھا۔

"صفدر جا کر ہیلی کاپٹر کو چیک کرو اور پہلے باہر سے اور پھر اندر سے اچھی طرح چیکنگ کرنا۔ میری چھٹی حس خطرے کا سائرن مسلسل بجا رہی ہے"...... عمران نے کہا اور صفدر قطار میں سے نکلا اور تیزی سے ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھ گیا۔ عمران اور اس کے ساتھی اسی طرح چوکنا کھڑے ہوئے تھے۔ چیف ڈین اس کے سینے سے لگا اطمینان سے کھڑا ہوا تھا۔ صفدر نے واقعی ہیلی کاپٹر کی بیرونی چیکنگ انتہائی مہارت سے

مکمل کی اور پھر وہ ہیلی کاپٹر کے اندر چلا گیا۔

"او۔کے ہے۔آجاؤ"...... تھوڑی دیر بعد صفدر کی آواز سنائی دی اور عمران ڈین کو دھکیلتا ہوا آگے بڑھا اور پھر پہلے اس کے ساتھی ہیلی کاپٹر پر سوار ہوئے اور سب سے آخر میں عمران ڈین کو لے کر ہیلی کاپٹر میں پہنچ گیا۔

"تم نے واقعی معاہدے پر پوری طرح عمل کیا ہے چیف ڈین۔ اس لئے میرا وعدہ کہ تمہارا جزیرہ اب بچ جائے گا۔ورنہ میں نے فیصلہ کر لیا تھا کہ یہاں سے باہر جاتے ہی تمہارے جزیرے کو تباہ کر دوں گا"...... عمران نے ڈین کو عقبی نشست کی طرف دھکیلتے ہوئے کہا۔

"تم فکر نہ کرو مجھے فارمولے سے زیادہ اپنے ہیڈ کوارٹر اور آدمیوں سے دلچسپی ہے"...... ڈین نے مطمئن لہجے میں کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔پائلٹ سیٹ پر صفدر بیٹھ چکا تھا۔عمران سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا جب کہ تنویر اور خاور ڈین سمیت عقبی سیٹوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔

"گیس ماسک پہن لو۔یہ سپیشل ہیلی کاپٹر ہے"...... عمران نے کہا اور چند لمحوں بعد وہ سب گیس ماسک پہن چکے تھے۔ڈین البتہ ویسے ہی بیٹھا ہوا تھا۔صفدر نے گیس ماسک پہن کر ہیلی کاپٹر کا انجن سٹارٹ کر دیا تھا اور جب ہیلی کاپٹر فضا میں اٹھنے کی پوزیشن میں آگیا تو صفدر نے اسے اٹھایا اور پھر خاصی تیز رفتاری سے وہ اسے بلندی کی طرف لے گیا۔



"دائیں ہاتھ مڑ جاؤ"...... عمران نے کہا اور صفدر نے ہیلی کاپٹر کا رخ دائیں طرف موڑ دیا۔

"عمران صاحب نجانے کیا بات ہے۔مجھے یہ سب کچھ غیر فطری سا لگ رہا ہے"...... اچانک عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے خاور نے بے چین سے لہجے میں کہا تو عمران چونک پڑا۔

"تمہاری بات تو درست ہے۔مجھے بھی ایسا ہی احساس ہو رہا ہے اور ڈین بھی جس طرح اطمینان بھرے انداز میں بیٹھا ہوا ہے۔اس کا یہ اطمینان بھی غیر فطری ہے"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے جواب دیا۔

"تم یہ جزیرہ کیوں نہیں اڑا دیتے۔ان جرائم پیشہ تنظیموں سے ہمیں کیا ہمدردی ہو سکتی ہے"...... تنویر نے کہا۔

"تم درست کہہ رہے ہو"...... عمران نے ڈین کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں نے معاہدے کی پابندی کی ہے۔اب تمہاری مرضی جو چاہے کرتے رہو"...... ڈین نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران یا اس کا کوئی ساتھی جواب دیتا۔اچانک صفدر چیخ پڑا۔

"میزائل۔میزائل ہٹ ہوا ہے"...... صفدر کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور پھر اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ ختم ہوتا۔ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کا جسم اچانک ہزاروں ٹکڑوں میں تبدیل ہو گیا ہو۔اس کے ذہن میں آخری احساس

اس خوفناک دھماکے کا ہوا تھا اور پھر اس کے تمام احساسات جیسے مردہ ہو کر رہ گئے اور پھر جس طرح گھپ اندھیرے میں تیز روشنی اچانک پھیل جاتی ہے اس طرح عمران کے تاریک ذہن میں بھی اچانک تیز روشنی کا جھماکا ہوا اور اس کے ساتھ ہی اس کے مردہ احساسات بیدار ہوتے چلے گئے ۔ اس کی آنکھیں کھل گئیں اور آنکھیں کھلتے ہی اسے اپنے جسم میں درد کی تیز لہریں سی دوڑتی ہوئی محسوس ہوئیں ۔ درد کی یہ لہریں اس قدر تیز تھیں کہ عمران کے منہ سے بے اختیار کراہ سی نکل گئی اور اس کے ساتھ ہی اس کا شعور پوری طرح بیدار ہوا تو چند لمحوں تک تو اس کا ذہن انتہائی حیرت کی وجہ سے ماؤف سا رہا ۔ شعور بیدار ہوتے ہی اس کے ذہن میں سابقہ منظر کسی فلم کی طرح چلا اور یہ منظر صفدر کے میزائل ہٹ ہونے کی چیخ اور اس کے ساتھ ہی خوفناک دھماکے کا تھا ۔ لیکن اب ہوش میں آنے کے بعد اس نے جو کچھ دیکھا تھا وہ اس کے لئے انتہائی حیرت انگیز تھا ۔ کیونکہ وہ اس وقت ایک بڑے سے کمرے کے اندر دیوار کے ساتھ ۔ ایک موٹی سی زنجیر کے ساتھ بندھا ہوا کھڑا تھا ۔ اس کے جسم پر کئی جگہوں پر پٹیاں بندھی ہوئی تھیں ۔ یوں لگتا تھا جیسے اس کی باقاعدہ مرہم پٹی کی گئی ہو اس نے گردن گھمائی تو ساتھ ہی صفدر، تنویر اور خاور بھی اسی حالت میں بندھے ہوئے نظر آئے ۔ لیکن ان کی گردنیں ڈھلکی ہوئی تھیں ۔ ان کے جسموں پر بھی جگہ جگہ پٹیاں بندھی ہوئی نظر آ رہی تھیں ۔

" یہ سب کیسے ہو گیا ۔ ہم زندہ کیسے بچ گئے ۔ میزائل لگنے کے بعد تو



ہمارے زندہ بچ جانے کا کوئی سکوپ ہی نہیں رہ سکتا "...... عمران نے خود کلامی کے انداز میں کہا ۔ اسے یقیناً اپنے زندہ ہونے پر خود یقین نہ آ رہا تھا ۔ اس لئے وہ بار بار اپنے جسم کو بھی دیکھ رہا تھا اور اس کمرے کو بھی ۔

" کمال ہے ۔ ناممکن بھی ممکن ہو جاتا ہے ۔ حیرت ہے "...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اسی لمحے اس نے صفدر کی کراہ سنی تو وہ صفدر کی طرف متوجہ ہو گیا ۔ صفدر ہوش میں آ رہا تھا ۔

" یہ ۔ یہ ۔ یہ ۔ ہم زندہ ہیں ۔ یہ ۔ یہ کیسے ممکن ہے "...... چند لمحوں بعد صفدر کی کراہتی ہوئی آواز سنائی دی ۔

" نہ صرف زندہ ہیں بلکہ صحیح سلامت بھی ہیں ۔ مجھے تو ابھی تک یقین نہیں آ رہا "...... عمران نے کہا تو صفدر نے ایک جھٹکے سے گردن موڑ کر اس کی طرف دیکھا ۔ صفدر کی آنکھوں میں بھی یقین نہ آنے والی کیفیت پوری طرح نمایاں تھی ۔

" اوہ عمران صاحب یہ آخر کیسے ہو گیا ۔ یہ کس طرح ممکن ہو گیا "...... صفدر نے حیرت میں ڈوبے ہوئے لہجے میں کہا ۔

" فی الحال تو اس کی کوئی توجیہہ میرے ذہن میں بھی نہیں آ رہی لیکن بہرحال کچھ نہ کچھ ہوا ضرور ہے "...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا ۔ اب وہ اپنے آپ کو کافی حد تک سنبھال چکا تھا اور پھر چند لمحوں بعد تنویر اور خاور بھی ہوش میں آ گئے ۔ ان کی بھی وہی کیفیت تھی

انہیں بھی اپنے زندہ بچ جانے پر یقین نہ آرہا تھا اور پھر اس سے پہلے کہ
ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی۔اچانک کمرے کا دروازہ کھلا اور
ایک ادھیڑ عمر آدمی اندر داخل ہوا۔

"اوہ تمہیں خود بخود ہوش آگیا ہے۔اس کا مطلب ہے تم لوگ
خاصی طاقتور قوت مدافعت کے مالک ہو"...... آنے والے نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم۔کون ہو اور یہ ہم کہاں ہیں۔ہمارا ہیلی کاپٹر تو میزائل سے
ہٹ کر دیا گیا تھا۔پھر ہم زندہ کیسے بچ گئے"...... عمران نے اس سے
مخاطب ہو کر کہا اور آنے والا بے اختیار ہنس پڑا۔

"یہ سب کچھ میری وجہ سے ہوا ہے۔میرا نام فرانک ہے اور میں
سان کارا میں موجود ہر قسم کی مشینری کا انچارج ہوں"...... اس آدمی
نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہاری وجہ سے۔کیا مطلب۔کیا تم ہمیں اس کی تفصیل بتاؤ
گے"...... عمران نے اسی طرح حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں اب بتانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔تم نے فیکٹری پر قبضہ
کر لیا تھا اور کرنل جیکارڈ کا اندازہ تھا کہ تم اسلحہ ساز فیکٹری کو تباہ
کرنے کی دھمکی دے کر یہاں سے نکلنے کی کوشش کرو گے اور اپنے آپ
کو جوابی کارروائی سے محفوظ رکھنے کے لئے چیف ڈین کو بطور یرغمال
ساتھ لے جاؤ گے اور پھر اس کا اندازہ درست نکلا۔تم نے بالکل ایسے
ہی کیا۔اب چیف ڈین اور کرنل جیکارڈ دونوں یہ چاہتے تھے کہ کسی



طرح تم ہلاک ہو جاؤ۔چیف ڈین بھی بچ جائے اور جزیرہ بھی۔چنانچہ
مجھے بلایا گیا۔مختلف تجویزیں زیر غور آئیں۔لیکن آخر کار لاؤز جیکٹ پر
اتفاق کیا گیا"...... فرانک نے کہا۔

"لاؤز جیکٹ۔کیا مطلب"...... عمران نے حیران ہو کر کہا اور
فرانک نے جواب میں اسے لاؤز جیکٹ کے بارے میں تفصیل سے بتا
دیا۔

"اوہ تو لاؤز جیکٹ ایجاد بھی ہو چکی ہے۔میں نے تو سنا تھا کہ ابھی
اس پر تجربات ہو رہے ہیں"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا

"یہ ایکریمیا کی ایئر فورس میں اب استعمال ہو رہی ہے۔چنانچہ
اس جیکٹ کی تفصیل سننے کے بعد چیف ڈین مطمئن ہو گیا اور یہ طے
کیا گیا کہ چیف ڈین یہ جیکٹ پہن کر تمہارے ساتھ ہیلی کاپٹر میں بیٹھ
کر جائے گا اور جب ہیلی کاپٹر جزیرے سے کچھ فاصلے پر پہنچے گا تو اسے
میزائل سے ہٹ کر دیا جائے گا اور چیف ڈین کو لانچ بھیج کر واپس
جزیرے پر لے آیا جائے گا۔اس طرح تم سب بھی ہلاک ہو جاؤ گے اور
چیف ڈین اور جزیرہ بھی بچ جائے گا۔چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔سپیشل
گیٹ وے کے سامنے ہیلی کاپٹر کھڑا کرنے کی ڈیوٹی میری تھی اور میں
ہیلی کاپٹر کو لے کر سپیشل گیٹ کے سامنے پہنچا تو اس وقت مجھے ایک
بات کا خیال آیا اور یہ خیال تھا ایس۔اے۔آر کے فارمولے کا۔اس
ساری سوچ بچار میں فارمولے کا خیال کسی کو بھی نہ آیا تھا اور جس
وقت مجھے اس کا خیال آیا اس وقت صورت حال ایسی تھی کہ مزید کوئی

بات اس معاملے پر نہ کی جا سکتی تھی۔ جس ہیلی کاپٹر پر تم نے سوار
ہونا تھا یہ سپیشل ہیلی کاپٹر تھا۔ یہ میری نگرانی میں خصوصی طور پر تیار
ہوا تھا۔ اس لئے اس میں موجود تمام مشینری اور اس کے اندر موجود
تمام سپیشل سسٹمز کا مجھے سب سے زیادہ علم تھا۔ چنانچہ میں نے اپنے
طور پر ایک فیصلہ کیا اور ہیلی کاپٹر گیٹ وے کے سامنے روک کر میں
نے اس کا سیٹ بیک سسٹم آن کر دیا اور خود ہیلی کاپٹر سے نکل کر
واپس چلا گیا۔ تم لوگ ہیلی کاپٹر میں بیٹھ کر جزیرے سے باہر گئے اور
جیکارڈ نے تم پر میزائل فائر کر دیا۔ میزائل اس ہیلی کاپٹر سے ٹکرا بھی
گیا اور ہیلی کاپٹر ہزاروں لاکھوں پرزوں میں بھی تبدیل ہو گیا۔ لیکن
کسی کو یہ علم نہ ہو سکا کہ سیٹ بیک سسٹم آن ہونے کی وجہ سے
میزائل کے ہیلی کاپٹر سے ٹکراتے ہی ہیلی کاپٹر کا نچلا حصہ سیکنڈ کے
ہزارویں حصے میں کھل گیا اور سیٹیں ہیلی کاپٹر کے پرزے اڑنے سے
پہلے نیچے گر گئیں۔ اس طرح ہیلی کاپٹر کے پرزے اڑ گئے۔ لیکن تم
سب معہ چیف ڈین کے صحیح سلامت نیچے سمندر میں جا گرے اور اس
طرح میزائل سے ہٹ ہو جانے کے باوجود تم زندہ سلامت بچ گئے ان
سیٹوں کو بھی ظاہر ہے ہیلی کاپٹر کے پرزے ہی سمجھا گیا۔ اس لئے ان
کی طرف کسی نے توجہ نہ دی"۔ فرانک نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ہم ایک بار پھر سان کارا میں پہنچ چکے ہیں اور
ڈین اور جیکارڈ کے قیدی ہیں"...... عمران نے ایک طویل سانس
لیتے ہوئے کہا۔ ویسے اب اسے ساری بات سمجھ آ گئی تھی کہ ہیلی کاپٹر



سے میزائل ٹکرانے کے باوجود وہ زندہ اور صحیح سلامت کیسے بچ گئے
تھے۔ وہ ان مخصوص سسٹمز کے بارے میں اچھی طرح جانتا تھا۔ البتہ
اسے پہلے اس بات کا علم نہ تھا کہ اس ہیلی کاپٹر میں اس قدر جدید سسٹمز
بھی موجود ہوں گے اور نہ اسے اتنا وقت مل سکا تھا کہ اس ہیلی کاپٹر
کے ان سسٹمز کو چیک کر سکتا۔

"نہیں تم اس وقت میری قید میں ہو۔ فرانک کی"...... فرانک
نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"تمہارا کیا مطلب میں سمجھا نہیں۔ تم ٹرانس اسکواڈ سے الگ
ہو"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"الگ نہیں ہوں لیکن تمہارے زندہ بچ جانے کا علم نہ ہی چیف
کو ہے اور نہ ہی کرنل جیکارڈ کو۔ اس وقت سان کارا پر تمہاری موت کا
بڑے بھرپور انداز میں جشن منایا جا رہا ہے۔ لیکن میرے علاوہ کسی کو
اس بات کا علم نہیں ہے کہ تم زندہ ہو اور یہاں سان کارا میں ہی
موجود ہو"...... فرانک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کمال ہے۔ ہم سان کارا میں بھی موجود ہیں اور زندہ بھی ہیں۔
اس کے باوجود کسی کو اس کا علم نہیں یہ کیسے ہو سکتا ہے"۔ عمران
نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سنو میں تمہیں پوری تفصیل بتا دیتا ہوں اور میں تم سے وعدہ
بھی کرتا ہوں کہ اگر تم مجھ سے تعاون کرو تو میں تمہیں خفیہ طور پر
سان کارا سے کسی دوسرے جزیرے پر بھی شفٹ کر دوں گا اور کسی کو

اس کا علم بھی نہ ہو سکے گا وہ سب اس خیال میں رہیں گے کہ تم ختم ہو چکے ہو"...... فرانک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم کس قسم کا تعاون چاہتے ہو"...... عمران نے کہا۔

"ایس۔ اے۔ آر کا فارمولا میرے حوالے کر دو۔ بس اتنا ہی تعاون چاہتا ہوں۔ میں نے تمہاری اور تمہارے ساتھیوں کی تلاشی لی ہے لیکن فارمولا مجھے دستیاب نہیں ہو سکا"...... فرانک نے کہا۔

"او۔ کے اس تعاون پر بات ہو سکتی ہے۔ لیکن تمہارے چیف ڈین کو سمندر سے اٹھانے کے لئے لانچ بھیجی گئی ہو گی۔ کیا ان لانچ والوں کو یہ علم نہ ہوا ہو گا کہ ہم زندہ بچ گئے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"اصل بات یہ ہے کہ میرے ذہن میں فارمولے کا خیال آتے ہی ایک سکیم مرتب ہو گئی تھی۔ مجھے معلوم ہے کہ ٹرانس اسکواڈ کو کسی پارٹی نے فارمولے کے حصول کا مشن سونپا ہے اور تم شاید یقین نہ کرو۔ اس کے لئے ٹرانس اسکواڈ کو اتنی بڑی رقم آفر کی گئی تھی کہ اگر یہ رقم مجھے مل جائے تو میں کیا میری آئندہ سات نسلیں بھی لارڈز کی طرح زندگی گزار سکتی ہیں۔ جب چیف ڈین نے یہ فیصلہ کر لیا کہ وہ فارمولے کو جزیرہ بچانے پر قربان کر دے گا اور پارٹی کو رقم واپس کر دے گا تو میں نے خود اس رقم کے حصول کی پلاننگ کر لی۔ میں نے تمہیں بتایا ہے کہ میں سان کارا کی تمام مشینری کا انچارج بھی ہوں اور



ماہر بھی۔ گو اس کا بظاہر کنٹرول ایک واچ ٹاور کے اوپر ہے لیکن اصل مشینری سیکشن ون کی عمارت کے نیچے ایک بڑے تہہ خانے میں ہے اور میں وہیں ہوتا ہوں۔ اس کا ایک خفیہ راستہ سمندر کی طرف بھی ہے جس کا علم مجھے اور چیف ڈین کو ہے۔ میں نے ہیلی کاپٹر فیکٹری کے سپیشل وے کے سامنے اتارا تو میں آپریشن روم میں پہنچ گیا۔ وہاں میں نے چیکنگ سسٹم کو اس طرح آف کر دیا کہ اوپر کنٹرول ٹاور میں موجود مشین کی صرف کاشن لائٹس جلتی رہیں لیکن اصل سسٹم آف ہو چکا تھا۔ آپریشن روم میں ہنگامی حالات سے نمٹنے کے لئے ایک خصوصی لانچ موجود ہے۔ چنانچہ میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ یہ لانچ لے کر پہلے ہی جزیرے سے باہر آ گیا۔ مجھے معلوم تھا کہ تم لوگ ہیلی کاپٹر کو رابرٹو جزیرے کی طرف لے جاؤ گے۔ کیونکہ نزدیک ترین جزیرہ وہی ہے۔ چنانچہ میں لانچ لے کر اس طرف کو پہنچ گیا اور پھر جیسے ہی ہیلی کاپٹر نے جزیرہ کو کراس کیا میں بھی لانچ کو تیز رفتاری سے ادھر لے گیا۔ جب ہیلی کاپٹر میزائل سے ہٹ ہوا تو میں وہاں سے قریب ہی تھا۔ چیف ڈین کی مجھے فکر نہ تھی کیونکہ میں جانتا تھا کہ ہیلی کاپٹر ہٹ ہونے کے بعد پہلے چیکنگ سسٹم آف کیا جائے گا اور پھر لانچ بھیجی جائے گی اور اوور جیکٹ کی وجہ سے چیف ڈین کو کوئی خطرہ بھی نہ تھا اور میں یہ بات چیف ڈین کے نوٹس میں بھی نہ لے آنا چاہتا تھا کہ آپ لوگوں کو زندہ بچا لیا گیا ہے۔ ورنہ یہ فارمولا میرے ہاتھ سے نکل جاتا۔ چنانچہ جیسے ہی تم لوگ سیٹیں باہر آ جانے کی وجہ سے سمندر میں گرے میں

نے اور میرے ساتھیوں نے تمہیں سمندر سے نکال کر لانچ میں لادا او
تیزی سے لانچ لے کر ہم واپس آگئے ۔ دھماکے اور اچانک گرنے کی وجہ
سے تم سب بے ہوش تھے ۔ بہرحال مختصر یہ کہ میں تم لوگوں کو
خاموشی سے لانچ پر لاد کر آپریشن روم واپس پہنچ گیا اور کسی کو بھی
معلوم نہ ہو سکا ۔ تم لوگوں کو میں نے آپریشن روم میں بٹھا کر
خصوصی طور پر بے ہوشی کے انجکشن لگائے اور پھر فارمولے کے
حصول کے لئے تم سب کی تلاشی لی ۔ لیکن میں یہ دیکھ کر حیران رہ گیا
کہ فارمولا تم میں سے کسی سے بھی دستیاب نہ ہو سکا ۔ چنانچہ میں نے
تمہاری مرہم پٹی کی اور پھر تمہیں یہاں زنجیروں میں جکڑ کر میں آپریشن
روم سے باہر چلا گیا ۔ تاکہ باہر کے حالات دیکھ سکوں ۔ چیف ڈین کو
بچا لیا گیا تھا ۔ تم کو بھی تلاش کیا گیا ۔ لیکن جب تمہاری لاشیں نہ مل
سکیں تو یہ سمجھ لیا گیا کہ میزائل لگنے کی وجہ سے تمہارے جسم ہزاروں
ٹکڑوں میں تبدیل ہو کر سمندر میں گرے اور لہروں کے ساتھ دور نکل
گئے ۔ تمہارے بچ جانے کا تو کوئی تصور بھی نہ کر سکتا تھا اس لئے کسی
نے اس بارے میں مزید تشویش کا اظہار نہ کیا اور پھر تمہاری موت پر
سان کارا ہیڈ کوارٹر بچ جانے کی خوشی میں جشن مسرت کا اعلان کیا گیا
فیکٹری میں تم نے جو ڈائنامیٹ نصب کیے تھے انہیں بھی بے کار کر دیا
گیا ۔ اس طرح ٹرانس اسکواڈ کے لئے مشن ختم ہو گیا اور وہاں سے
فارغ ہونے کے بعد اب میں یہاں آیا ہوں ۔ میرا خیال تھا کہ تمہیں
ہوش میں لے آنا پڑے گا لیکن چونکہ تم سب مضبوط قوت مدافعت کے



مالک ہو ۔ اس لئے تم خود بخود ہوش میں آگئے ۔ بے ہوش کر دینے
والے جو انجکشن تمہیں لگائے گئے تھے ان کے اثرات عام طور پر تین
گھنٹوں تک رہتے ہیں ۔ لیکن مضبوط قوت مدافعت کے مالک افراد
ڈھائی گھنٹے بعد بھی ہوش میں آجاتے ہیں اور کم قوت مدافعت والے
تین گھنٹے گزرنے کے بعد ہی ہوش میں نہیں آتے جب تک اس کا انٹی
ڈوز انہیں نہ دیا جائے اور تمہیں انجکشن لگے ابھی تقریباً ڈھائی گھنٹے ہی
گزرے ہوں گے اس لئے میں سمجھ گیا ہوں کہ تم مضبوط قوت
مدافعت کے حامل ہو" ...... فرانک نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کس پارٹی نے ایس ۔ اے ۔ آر کے لئے ٹرانس اسکواڈ سے سودا کیا
تھا" ...... عمران نے کہا۔

"تمہیں اس سے کیا مطلب ۔ تم فارمولا میرے حوالے کر دو اور
میں تمہیں خفیہ طور پر رابرتو پہنچا دیتا ہوں ۔ بات ختم" ...... فرانک
نے کہا۔

"مطلب تو واقعی نہیں ہونا چاہئے ۔ لیکن جب تم سب کچھ بتا رہے
ہو تو پھر اس بارے میں بتانے میں کیا حرج ہے" ...... عمران نے کہا

"چلو میں یہ بھی بتا دیتا ہوں ۔ ٹرانس اسکواڈ کے ساتھ اس
فارمولے کے حصول کا سودا حکومت کاسٹریا نے کیا ہے اور یہ بھی بتا
دوں کہ یہ سودا بھی میری معرفت ہی طے ہوا تھا ۔ کیونکہ میں بھی
کاسٹروی ہوں ۔ ایکریمیا نے کاسٹریا کو مخصوص دفاعی طیارے تو دیئے
ہیں لیکن ایس ۔ اے ۔ آر انہیں نہیں دیا ۔ جب کہ کاسٹریا کا تنازعہ

ویسٹرن کارمن کے ساتھ رہتا ہے اور ویسٹرن کارمن کے پاس جو دفاعی طیارے ہیں ۔ان سے مقابلے کے لئے ایس ۔اے ۔آر کی موجودگی ضروری ہے ۔کاسٹریا کے ایجنٹوں نے ایکریمیا کے ساتھ ساتھ دنیا کے ہر اس ملک میں کام کیا جہاں جہاں ایس ۔اے ۔آر سسٹم موجود تھا اور پھر ان ایجنٹوں کو اطلاع مل گئی کہ پاکیشیا کا ایک کرنل حکومت تارکی کے خفیہ تعاون سے ایس ۔اے ۔آر کا فارمولا حاصل کر رہا ہے اور پھر جب یہ بات پوری طرح ثابت ہو گئی تو وہ کرنل فارمولے سمیت پاکیشیا جا چکا تھا اور حکومت کاسٹریا کے ایجنٹ بے بس ہو گئے ۔میں ان دنوں وہیں تھا اور کاسٹریا کی خفیہ ایجنسی کا چیف میرا دوست ہے اور اسے معلوم ہے کہ میرا تعلق ٹرانس اسکواڈ سے ہے ۔چنانچہ میرے سامنے بات ہوئی تو میں نے فوراً آفر کر دی ۔ہمارے لئے یہ عام سا کام تھا ۔ہم تو کرتے ہی یہی کام ہیں ۔چنانچہ فوری طور پر چیف ڈین سے بات ہوئی اور پھر ایک ارب ڈالر میں سودا طے ہو گیا ۔نصف قیمت حکومت کاسٹریا نے ادا کر دی اور باقی نصف فارمولے کے بعد دینی تھی اور ٹرانس اسکواڈ حرکت میں آ گیا اور پھر اس کرنل سے یہ فارمولا حاصل کر لیا گیا لیکن وہ فارمولا ادھورا ثابت ہوا ۔چنانچہ طے کیا گیا کہ ایکریمیا سے سائنس دان اغوا کر کے یہاں لایا جائے اور اس سے فارمولا مکمل کرایا جائے ۔لیکن پھر تم لوگ یہاں پہنچ گئے اور معاملات باوجود کوشش کے بگڑتے ہی چلے گئے“...... فرانک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔



”او ۔کے فرانک تم نے ساری باتیں تفصیل سے بتا دی ہیں ۔اب بتاؤ کہ اگر فارمولا تمہارے حوالے کر دیا جائے تو تم ہمیں یہاں سے کیسے نکالو گے ۔یہاں تم اکیلے نہیں ہو دوسرے ساتھی بھی ہیں ۔اگر ڈین کو یا جیکارڈ کو علم ہو گیا تو پھر“...... عمران نے کہا۔

”مین آپریشن روم میں کام کرنے والے سب میرے ساتھی ہیں سب کاسٹروی ہیں اور میں نے ان سے پہلے ہی بات کر لی ہے ۔اس فارمولے سے جو کچھ ملے گا اس میں ان کا بھی معقول حصہ ہو گا اور یہ حصہ بھی اتنا ہی ہو گا کہ انہیں پھر یہاں کام کرنے کی ضرورت نہ پڑے گی ۔اس لئے وہ بھی میرے ساتھ شامل ہیں ۔جہاں تک تمہیں یہاں سے نکالنے کی بات ہے تو یہ میرے لئے معمولی بات ہے ۔میں کسی بھی راستے کا چیکنگ سسٹم آف کر کے تمہیں لانچ کے ذریعے خاموشی سے رابر ٹو پہنچا دوں گا اور کسی کو اس کا علم بھی نہ ہو گا“...... فرانک نے جواب دیا۔

”لیکن تمہیں معلوم ہے کہ یہ فارمولا مکمل نہیں ہے ۔اس لئے تم اسے کیسے مکمل کرو گے“...... عمران نے کہا۔

”وہ ہو جائے گا ۔حکومت کاسٹریا اسے خود مکمل کرا لے گی ۔چیف ڈین تو خواہ مخواہ اس چکر میں پڑ گئے“...... فرانک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”او ۔کے میں تمہارے ساتھ معاہدہ کرنے کے لئے تیار ہوں ۔تم ہمیں یہاں سے جزیرہ رابر ٹو پہنچا دو ۔میں وہاں فارمولا تمہارے حوالے

کر دوں گا اور خود واپس اپنے ملک چلا جاؤں گا"...... عمران نے کہا۔

"نہیں تمہیں فارمولا ہمیں ہمارے حوالے کرنا ہوگا۔ مجھے معلوم ہے کہ تم لوگ انتہائی خطرناک ایجنٹ ہو اور تم جس طرح یہاں پہنچے ہو اور یہاں بھی جس طرح تم نے سارا کام کیا ہے۔ اس صورت حال کو دیکھتے ہوئے میں کوئی رسک نہیں لے سکتا۔ یہ حتمی بات ہے"...... فرانک نے اس بار انتہائی سرد لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"سنو فرانک ہم نے پہلے تمہارے چیف ڈین سے بھی معاہدہ کیا تھا اگر ہم چاہتے تو ہیلی کاپٹر فضا میں بلند کرتے ہی اسلحہ ساز فیکٹری کو اڑا دیتے لیکن ہم نے ایسا نہیں کیا۔ البتہ تمہارے چیف نے معاہدے کی خلاف ورزی کی اور اب ہم اگر تم سے معاہدہ کر رہے ہیں تو یہ بات طے ہے کہ ہم معاہدے کی خلاف ورزی نہیں کریں گے"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے تم نے ایسا کیا ہوگا۔ لیکن میں بہرحال رسک نہیں لے سکتا۔ یہ بات طے ہے"...... فرانک نے جواب دیا۔

"تو ٹھیک ہے۔ تم یہ فارمولا برآمد کر لو۔ ہم تو تمہارے رحم و کرم پر ہیں"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"دیکھو مجھے سختی پر مجبور نہ کرو اور فارمولا میرے حوالے کر دو۔ ورنہ یہاں تو تمہاری چیخیں بھی سننے والا کوئی نہ ہوگا"...... فرانک کا لہجہ یکلخت بدل گیا۔



"لیکن فارمولا ہمارے پاس موجود نہیں ہے۔ ورنہ تو ظاہر ہے تم اسے ہماری بے ہوشی کے دوران ہی برآمد کر چکے ہوتے"...... عمران نے کہا۔

"کہاں ہے فارمولا"...... فرانک نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اسلحہ فیکٹری میں"...... عمران نے جواب دیا۔

"اسلحہ فیکٹری میں۔ کیا تم مجھے احمق سمجھتے ہو۔ تم ہیلی کاپٹر لے جا رہے تھے۔ تم فارمولا وہاں کیسے چھوڑ سکتے تھے"...... فرانک نے تیز لہجے میں کہا۔

"میں درست کہہ رہا ہوں۔ فارمولا واقعی وہیں ہے۔ ہمیں دراصل یہ احساس تھا کہ ہیلی کاپٹر میں لازماً کوئی ایسا چکر ہو سکتا ہے کہ ہمیں بے ہوش کر کے یا ختم کر کے فارمولا حاصل کر لیا جائے۔ لیکن ہمیں اس بات کا بھی علم تھا کہ اگر ہم سے فارمولا برآمد نہ ہوا تو پھر تم لوگ ہمیں زندہ رکھنے پر مجبور ہو گے جیسے کہ ہوا ہے۔ اگر فارمولا تمہیں مل جاتا تو اب تک ہماری لاشیں سمندر کی تہہ میں پہنچ چکی ہوتیں۔ لیکن فارمولا نہ ملنے کی وجہ سے تم ہمیں زندہ رکھنے پر مجبور ہو گئے۔ اسی احساس کے تحت ہم نے وہ فارمولا اس راستے میں جو فیکٹری سے سمندر کی طرف نکلتا ہے۔ اس طرف چھپا دیا تھا کہ ہم کسی بھی وقت سمندر کے راستے اسے وہاں سے نکال سکتے تھے اور میں نے اس کا پروگرام یہ بنایا تھا کہ اگر ہم صحیح سلامت یہاں سے نکل گئے تو پھر آبدوز کے ذریعے ہم واپس آئیں گے اور خاموشی سے فارمولا واپس لے جائیں گے۔ آبدوز

پر تمہارا چیکنگ سسٹم کام نہیں کر سکتا"...... عمران نے جواب دیا۔

"اوہ۔ اوہ تو یہ بات ہے۔ تم نے واقعی بہت دور کی بات سوچی ہے اور فارمولا تم سے دستیاب نہ ہونے سے مجھے تمہاری بات پر یقین آرہا ہے۔ ٹھیک ہے تم وہ جگہ بتا دو جہاں وہ فارمولا موجود ہے۔ میں خود اسے وہاں سے حاصل کر لوں گا"...... فرانک نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم ہمیں رابر تو جزیرے پر پہنچا دو۔ میں وہاں پہنچ کر تمہیں سب کچھ بتا دوں گا اور تم وہ فارمولا حاصل کر لینا میرا وعدہ کہ میں سچ سچ بتا دوں گا"...... عمران نے کہا تو فرانک کچھ دیر سوچتا رہا۔

"تم مسلمان ہو"...... چند لمحے خاموش رہنے کے بعد فرانک نے کہا۔

"ہاں"...... عمران نے جواب دیا۔

"تو پھر اپنے پیغمبر کے نام کا حلف لے کر وعدہ کرو کہ تم مجھ سے کوئی دھوکہ نہ کرو گے اور مجھے فارمولا دے دو گے"...... فرانک نے کہا۔

"فارمولا دینے والی بات غلط ہے۔ اس لئے کہ فارمولا ہمارے پاس موجود نہیں ہے۔ البتہ ہم وہ جگہ تمہیں بتا دیں گے جہاں فارمولا موجود ہے۔ اس کا حاصل کرنا تمہارا کام ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ لیکن حلف میں تمہیں یہ کہنا ہو گا کہ تم سچ سچ بتاؤ گے۔ غلط بیانی نہیں کرو گے"...... فرانک نے کہا۔



"او۔کے میں تیار ہوں"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فرانک کی مرضی کے مطابق حلف لے لیا۔ پھر فرانک کے اصرار پر صفدر، خاور اور تنویر نے بھی حلف اٹھایا تو فرانک آگے بڑھا اور اس نے جھک کر عمران کے پیروں میں موجود زنجیر کے کڑے کا بٹن دبا کر اسے کھول دیا اور پھر باقی زنجیر ہٹا دی۔ عمران زنجیر کی قید سے آزاد ہو گیا۔

"اب تم باقی ساتھیوں کو آزاد کرو میں تمہیں رابر تو جزیرے تک لے جانے کے انتظامات کروں۔ مجھے چیف ڈین سے رخصت بھی لینی ہو گی اور چیکنگ سسٹم سے تمہیں چھپانے کے انتظامات بھی کرنے ہوں گے"...... فرانک نے کہا اور تیزی سے مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

عمران اور اس کے ساتھی لانچ میں موجود تھے ۔ ان کے ساتھ فرانک اور اس کے دو مسلح ساتھی تھے اور لانچ جزیرہ سان کارا سے روانہ ہونے کے بعد مسلسل سفر کرتی ہوئی رابر ٹو جزیرے کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی ۔ لانچ کے نچلے حصے میں موجود بڑے سے کیبن میں عمران اپنے ساتھیوں کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا ۔ جب کہ فرانک اپنے ساتھیوں کے ساتھ اوپر عرشے پر تھا۔

"عمران صاحب کیا واقعی وہ فارمولا وہاں سان کارا میں آپ نے چھپا دیا تھا۔ آپ کے ساتھ تو تھا وہ" ...... صفدر نے کہا۔

"تمہارا کیا خیال ہے" ...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں اس بات کا تصور بھی نہیں کر سکتا کہ عمران جیسا عقلمند اس قدر حماقت کرے گا کہ فارمولا وہاں چھوڑ دے" ...... صفدر کے بولنے سے پہلے ہی تنویر بول پڑا۔



"شکر ہے چلو زندگی میں پہلی بار سہی بہرحال تم نے سچ بول ہی دیا ہے" ...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب" ...... تنویر نے چونک کر کہا۔

"مطلب یہ کہ تم نے بہرحال اس سچ کا اظہار کر دیا کہ میں عقل مند ہوں" ...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور صفدر اور خاور دونوں ہنس پڑے ۔

"میں نے عقل مند نہیں کہا۔ عقل بند کہا ہے" ...... تنویر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور کیبن اس بار زور دار قہقہوں سے گونج اٹھا۔ اسی لمحے فرانک سیڑھیاں اتر کر نیچے کیبن میں آگیا۔

"ہم ایک گھنٹے بعد جزیرہ رابر ٹو پہنچ جائیں گے" ...... فرانک نے آکر کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"اچھا ابھی ایک گھنٹہ اور بھی یہاں گزارنا پڑے گا" ...... عمران نے کہا جیسے وہ اس سفر سے اکتا گیا ہو۔

"تم گھنٹوں کی بات کر رہے ہو۔ تمہیں تو شکر کرنا چاہئے کہ میری وجہ سے تم تینوں کو زندگی مل گئی ہے" ...... فرانک نے منہ بناتے ہوئے کہا تو تنویر کا چہرہ غصے کی شدت سے پکے ہوئے ٹماٹر کی طرح سرخ پڑ گیا۔

"موت زندگی اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہوتی ہے مسٹر فرانک ۔ کوئی انسان نہ کسی کو زندگی دے سکتا ہے اور نہ موت ۔ یہ ٹھیک ہے کہ تم نے ہمارے سامنے کوشش کی لیکن اگر اللہ تعالیٰ کو ہماری زندگی

منظور نہ ہوتی تو تمہارا یہ سیٹ بیک سسٹم بھی بیکار ثابت ہوتا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ کیسے۔ اگر میں سیٹ بیک سسٹم آن نہ کر دیتا تو تم کیسے زندہ بچ سکتے تھے۔ تمہاری موت یقینی تھی"...... فرانک نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ سیٹ بیک سسٹم ہیلی کاپٹر کی دم والے حصے میں فٹ ہوتا ہے ناں"...... عمران نے کہا۔

"ہاں وہیں ہوتا ہے۔ مگر"...... فرانک نے کہا۔

"اور جس وقت ہیلی کاپٹر پر میزائل فائر کیا گیا اس کا رخ جزیرے سے مخالف سمت میں ہی تھا۔ مطلب ہے اس کی دم جزیرے کی طرف تھی"...... عمران نے باقاعدہ وکیلوں کے سے انداز میں جرح کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں مگر"......فرانک نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ میزائل کو ٹھیک دم پر ہٹ ہونا چاہئے تھا"...... عمران نے کہا۔

"ہاں ظاہر ہے"...... فرانک نے اب بھی کچھ نہ سمجھنے کے انداز میں کہا۔

"اور جب میزائل براہ راست دم سے ٹکراتا تو پھر تمہارا سیٹ بیک سسٹم تو ویسے ہی ختم ہو جاتا۔ وہ آن ہی نہ ہوتا اور جب آن نہ ہوتا تو پھر تم خود سمجھ سکتے ہو کہ ہماری زندگیاں کیسے بچ سکتی تھیں"۔ عمران



نے کہا تو فرانک بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

"اوہ اوہ واقعی۔ یہ بات تو میں نے سوچی بھی نہ تھی۔ لیکن"۔ فرانک نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بس یہی لیکن اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ہوا ہے۔ میزائل ہیلی کاپٹر کی دم پر براہ راست ٹکرانے کی بجائے اس کے پنکھے اور اس کی اوپر والی باڈی سے ٹکرایا ہے۔ اس لئے ہم بھی بچ گئے ہیں اور سیٹ بیک سسٹم بھی کام کر گیا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو فرانک کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

"اوہ اوہ تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ اب مجھے خیال آرہا ہے کہ واقعی ایسا ہی ہوا ہوگا ورنہ تو تم کسی طرح بھی نہ بچ سکتے تھے۔ اوہ واقعی یہ درست ہے تم جو کچھ کہہ رہے ہو ٹھیک کہہ رہے ہو"...... فرانک نے جواب دیا اور عمران مسکرا دیا۔

"اس لئے یہ بات تو تم ذہن سے نکال دو کہ تمہاری کسی کوشش کی وجہ سے ہماری زندگیاں بچ گئی ہیں اور دوسری بات یہ کہ تم نے جو کچھ بھی کیا ہے اپنے مفاد کے لئے کیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"تمہاری یہ بات بھی درست ہے۔ لیکن خیال رکھنا تم نے حلف لیا ہوا ہے کہ تم نے مجھے وہ فارمولا دینا ہے"...... فرانک نے کہا۔

"حلف دینے کا نہیں ہے۔ صرف وہ جگہ بتانے کا ہے جہاں فارمولا موجود ہے"...... عمران نے کہا۔

"ایک ہی بات ہے"...... فرانک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"نہیں ایک بات نہیں ہے۔فرق ہے اس میں۔بہرحال تم بے فکر رہو۔تمہیں رابرٹو پہنچنے کے بعد وہ جگہ بتادی جائے گی"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔اس لئے تو میں مطمئن تھا کہ مسلمان اپنے پیغمبر کا حلف دینے کے بعد اس کی خلاف ورزی نہیں کر سکتے"...... فرانک نے کہا۔

"ہم بھی حلف کی وجہ سے خاموش ہیں۔ورنہ تم اور تمہارے ساتھی اب تک مچھلیوں کی خوراک بن چکے ہوتے"...... عمران نے کہا اور فرانک نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

پھر ایک گھنٹے کے سفر کے بعد وہ رابرٹو جزیرے پر پہنچ گئے۔ فرانک نے لانچ جزیرے کے ایسے حصے پر جا کر روکی تھی جہاں گھنا جنگل تھا۔

"میں نے اپنا وعدہ پورا کر دیا ہے۔اب تم اپنا وعدہ پورا کرو"...... فرانک نے لانچ سے ساحل پر اترتے ہی کہا۔

"ٹھیک ہے۔تفصیل سے سن لو کہ فارمولا کہاں رکھا گیا ہے تاکہ وہاں جا کر تم پریشان نہ ہو جاؤ"...... عمران نے کہا اور پھر اس نے واقعی اسے پوری تفصیل سے اس جگہ کے متعلق بتادیا۔

"اوہ اس کا مطلب ہے کہ ہمیں اسلحہ فیکٹری کے اندر سے نہ جانا ہوگا بلکہ ہم باہر سے ہی اسے حاصل کر سکتے ہیں"...... فرانک نے



ہوتے ہوئے کہا۔

"ہم نے اپنے لئے یہ انتظام کیا تھا۔اس لئے مجبوراً ایسا کرنا"...... عمران نے کہا۔

"او۔کے شکریہ۔اب مجھے اجازت"...... فرانک نے کہا اور تیزی مڑ کر واپس لانچ پر سوار ہو گیا۔جب کہ عمران اور اس کے ساتھی ساحل پر ہی کھڑے رہ گئے۔چند لمحوں بعد لانچ تیزی سے واپس ہو گئی اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے وہ ان کی نظروں سے غائب ہو گئی۔

"آؤ بیٹھو۔یہ واقعی ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہم اس خوفناک ے سے زندہ اور صحیح سلامت واپس آگئے ہیں"...... عمران نے لمبا سانس لیتے ہوئے اپنے ساتھیوں سے کہا۔

"لیکن وہ فارمولا"...... تنویر نے کہا۔

"وہ تو ظاہر ہے ہمارے مقدر میں نہ تھا۔اب فرانک اسے حاصل لے گا اور دولت کمائے گا۔عیش کرے گا"...... عمران نے جواب تو اس کے ساتھیوں کے چہروں پر یکلخت حیرت اور پریشانی کے ت نمایاں ہو گئے۔

"کیا۔کیا مطلب۔کیا واقعی آپ کے پاس فارمولا نہیں"...... سب نے بیک زبان ہو کر کہا۔

"میں درست کہہ رہا ہوں فارمولے کے کاغذات واقعی وہاں ہیں میں نے اس فرانک کو بتایا ہے"...... عمران نے سنجیدہ لہجے جواب دیا۔

"تو پھر۔ تو پھر۔ کیا مطلب۔ پھر یہ مشن کیسے مکمل ہو گیا"۔

کے چہرے پر غصے کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

"عمران صاحب مجھے تو یقین نہیں آرہا کہ آپ ایسی"۔۔۔۔۔۔

نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہنا شروع کیا لیکن پھر رک گیا۔

"حماقت کر سکتا ہوں۔ یہی کہنا چاہتے تھے ناں تم۔ لیکن تم نے

سوچا ہے کہ اگر فارمولا واقعی ہمارے پاس ہوتا تو کیا ہم اس وقت

زندہ ہوتے۔ کیا ہماری زندگیاں اس فارمولے کے چند کاغذات

بھی کم حیثیت رکھتی ہیں"۔۔۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب

اور اس طرح آگے بڑھنے لگا جیسے اب وہ اس ٹاپک پر مزید کوئی بحث

کرنا چاہتا ہو اور محاورتاً نہیں بلکہ حقیقتاً صفدر، تنویر اور خاور تینوں

چہرے مایوسی کی وجہ سے لٹک سے گئے۔

"اس کا مطلب ہے کہ ہماری یہ ساری جدوجہد رائیگاں گئی

ہے"۔۔۔۔۔۔ صفدر نے عمران کے پیچھے چلتے ہوئے کہا۔

"میں واپس جاؤں گا۔ اس فارمولے کو حاصل کرنے کے

میری ڈیوٹی ہے اور میں اپنی ڈیوٹی ہر حالت میں پوری کروں گا"۔

نے غصیلے لہجے میں کہا لیکن عمران نے ان میں سے کسی کی بات کا

جواب نہ دیا اور پھر ایک طویل سفر پیدل طے کرنے کے بعد عمران

اس کے ساتھی شہر پہنچ گئے۔ عمران نے ایک ہوٹل میں کمرے

کرائے اور چند لمحوں بعد وہ سب عمران کے نام سے بک کمرے میں

گئے۔



"بھئی اب تم اپنے اپنے کمروں میں جاؤ۔ بڑے عرصے کے بعد

اطمینان نصیب ہوا ہے۔ اب میں تو لمبی تان کر سوؤں گا"۔۔۔۔۔۔ عمران

مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب اصل بات بتا دیں۔ ورنہ"۔۔۔۔۔۔ صفدر نے کہا تو

بے اختیار ہنس پڑا۔

"ورنہ میں اسے ہی اصل سمجھ لوں گا"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"عمران صاحب پلیز"۔۔۔۔۔۔ خاور نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

"ایک شرط پر اصل بات بتا سکتا ہوں کہ تنویر بھی میری منت

کرے"۔۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرا تو دل کہہ رہا ہے کہ تمہیں گولی مار دوں"۔۔۔۔۔۔ تنویر نے

غصیلے لہجے میں کہا۔

"وری گڈ اسے کہتے ہیں سچائی۔ اوکے میں بتا دیتا ہوں اصل بات

اصل بات یہ ہے کہ واقعی فارمولا وہیں ہے"۔۔۔۔۔۔ عمران نے

سنجیدہ لہجے میں جواب دیا تو صفدر، تنویر اور خاور جو عمران کی اس

بات پر کہ وہ اصل بات بتا رہا ہے۔ تجسس کی وجہ سے آگے کی طرف

آئے تھے ایک جھٹکے سے پیچھے ہٹ گئے۔

"آپ کا مطلب ہے کہ اب ہمیں دوبارہ وہاں جانا ہو گا"۔۔۔۔۔۔

نے کہا۔

"وہ جزیرہ سان کارا انتہائی خطرناک جزیرہ ہے۔ بڑی مشکل سے تو

وہاں سے آئے ہیں۔ دوبارہ جا کر ہم نے پھر پھنسنا ہے"۔ عمران

نے جواب دیا تو ان تینوں کے منہ بن گئے۔

"عمران صاحب پلیز اب آپ مزید ہمارا امتحان نہ لیں"۔ صفدر نے
انتہائی جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تمہارا مطلب ہے بغیر امتحان لئے تمہیں پاس ہونے کا سرٹیفیکیٹ
دے دوں"...... عمران نے جواب دیا۔

"چلو صفدر اور خاور اٹھو یہاں سے۔ ہم کل صبح پھر جزیرے کی طرف
جائیں گے اور یا مشن مکمل کر کے آئیں گے یا پھر ہماری قبریں
بنیں گی"...... تنویر نے ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے

"سان کارا کے چیف ڈین اور کرنل جیکارڈ کو میرا سلام"
عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی
کی بات کا جواب دیتا۔ عمران نے سامنے میز پر پڑے ہوئے ٹیلی فون
رسیور اٹھایا اور اس کے نیچے موجود دو بٹن یکے بعد دیگرے دبا دیئے
ایک بٹن ڈائریکٹ ڈائلنگ کا تھا۔ جب کہ دوسرا لاؤڈر کا تھا اور
کے ساتھ ہی عمران نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... چند لمحوں بعد کمرے میں چیف ڈین کی آواز گونج

"ٹرانس اسکواڈ کے چیف ڈین کو مبارک باد دینی تھی کہ
اپنی بہترین اداکاری اور شاندار ذہانت کی وجہ سے وہ کارنامہ سر
دیا ہے جو شاید اس سے پہلے کسی نے بھی سرانجام نہ دیا ہو"...... عمران
نے لہجہ بدل کر بات کرتے ہوئے کہا اور صفدر اور دوسرے ساتھی
گئے کہ عمران نے سان کارا فون کیا ہے۔



"کون بات کر رہا ہے"...... دوسری طرف سے ڈین نے حیرت
بھرے لہجے میں کہا۔

"اسے چھوڑو یہ بتاؤ میں نے درست کہا ہے ناں کہ تم نے کارنامہ
سرانجام دیا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں مگر"...... دوسری طرف سے ڈین نے کہا۔

"گڈ تم واقعی اس قابل ہو کہ تمہیں ایک بہت بڑی تنظیم کا چیف
بنا دیا جائے کہ اپنا ہی سپیشل ہیلی کاپٹر اپنے ہی میزائل سے تباہ کر کے
تم کارنامہ انجام دیتے ہو اور پھر اس کارنامے پر جشن بھی مناتے
ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو کون ہو تم"...... ڈین نے اس بار چیختے
ہوئے کہا۔

"وہی جس کی موت کا تم جشن منا رہے ہو۔ علی عمران۔ ایم۔
ایس۔ سی۔ ڈی۔ ایس۔ سی (آکسن)"...... عمران نے اس بار اپنے
اصل لہجے میں کہا۔

"کیا یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں تو
میزائل لگنے سے ہزاروں لاکھوں ٹکڑوں میں تبدیل ہو کر سمندر میں بہہ
گئی تھیں کون ہو تم"...... دوسری طرف سے ڈین نے حلق کے بل
چیختے ہوئے کہا۔

"تمہارے میزائل نے صرف تمہارے ہیلی کاپٹر کو تباہ کرنے کا
شاندار کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ تمہیں شاید یقین نہیں آ رہا۔ تو چلو

میں تمہیں وہ باتیں تفصیل سے بتا دیتا ہوں جو ہم نے ہیلی کاپٹر میں تمہاری موجودگی میں کی تھیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے وہ باتیں دوہرانا شروع کر دیں۔

"یہ۔یہ کیسے ممکن ہے۔نہیں۔نہیں یہ ممکن ہی نہیں۔میری موجودگی میں ہیلی کاپٹر سے میزائل ٹکرایا تھا اور تم اس میں موجود تھے"......چیف ڈین کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"مجھے معلوم ہے ڈین کہ تم نے لاؤز جیکٹ پہن رکھی تھی جس کی وجہ سے تم میزائل ٹکرانے کے باوجود زندہ بچ گئے لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں بھی زندہ بچا لیا ہے۔میں نے اس لئے فون کیا ہے۔تاکہ تمہیں بتا سکوں کہ اللہ تعالیٰ کو شاید یہ گوارا نہ تھا کہ تم جیسے تھرڈ کلاس مجرم کے ہاتھوں ہماری موت آئے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا تم واقعی عمران ہو۔کیا یہ حقیقت ہے۔مگر کس طرح یہ سب کس طرح ممکن ہو سکتا ہے"......چیف ڈین کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ واقعی حیرت کی شدت سے پاگل سا ہو رہا ہے۔

"یہ تم خود سوچتے رہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"آپ نے اسے زندہ ہونے کی بات کیوں بتائی۔کیا اس کی تہہ میں کوئی خاص مقصد تھا"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں اب وہ اور کرنل جیکارڈ دونوں بیٹھ کر یہ سوچتے رہیں گے کہ



ایسا کس طرح ہوا اور چیف ڈین تو احمق آدمی ہے البتہ کرنل جیکارڈ شاید فرانک کی اس طرح اچانک چھٹی پر جانے سے مشکوک ہو جائے نتیجہ یہ کہ فرانک اس فارمولے تک نہ پہنچ سکے اور ہم دوبارہ جا کر اطمینان سے وہ فارمولا حاصل کر لیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اگر ایسی بات تھی تو آپ ڈین کو فرانک کے متعلق بھی بتا سکتے تھے"......صفدر نے کہا۔

"ارے ہاں واقعی۔اوہ مجھے تو اس کا خیال بھی نہیں آیا۔چلو صبح بتا دوں گا۔فی الحال مجھے بھوک لگی ہوئی ہے اور نیند بھی آ رہی ہے اس لئے پہلے کھانا پھر نیند باقی باتیں صبح"...... عمران نے کہا اور رسیور اٹھا کر ہوٹل سروس والوں کو کھانے کا آرڈر دینے میں مصروف ہو گیا۔

"عمران صاحب کیا واقعی آپ اس قدر بے حس ہو چکے ہیں کہ آپ کو اپنے ساتھیوں کے جذبات کا بھی احساس نہیں رہا"...... صفدر نے عمران کے رسیور رکھتے ہوئے کہا۔اس کا لہجہ بے حد سرد تھا۔

"کیا۔کیا مطلب میں سمجھا نہیں"...... عمران نے چونک کر کہا۔ اس کے لہجے میں یقینی حیرت موجود تھی۔

"آپ کو معلوم ہے کہ ان حالات میں جب کہ آپ اصل بات چھپا رہے ہیں۔کیا ہمیں رات کو نیند آ سکے گی"...... صفدر کا لہجہ بے حد سنجیدہ تھا۔

"کمال ہے ۔اصل بات بھی بتا دی ہے ۔ تمہارے سامنے فون بھی کر دیا ہے اور یہ بات بھی طے ہو گئی ہے کہ صبح میں ڈین کو دوبارہ فون کر کے اسے فرانک کے متعلق بتا دوں گا ۔اس طرح فرانک اگر فارمولا حاصل بھی کر لے گا تو اس کے پاس نہ رہے گا ۔ ساری باتیں تو بتا دی ہیں ۔اس کے باوجود اگر تمہیں نیند نہ آئے تو بھائی اس کے دو حل ہیں ایک تو تم خواب آور گولیاں کھا لو اور تم ایسا نہ کرنا چاہو تو دوسرا حل اس سے بھی اچھا ہے کہ وضو کرو اور بستر پر لیٹ کر پورے خشوع و خضوع سے درود شریف پڑھنا شروع کر دو ۔ پھر دیکھو کیسا سکون ملتا ہے اور کس قدر خوشگوار نیند آتی ہے" ...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

"آخر آپ فارمولے کو کیوں اہمیت نہیں دے رہے ۔حالانکہ اب تک ہماری تمام جدوجہد کا مقصد فارمولا حاصل کرنا ہی تھا" ۔ صفدر نے کہا ۔

"ہم نے جو کوشش کرنی تھی کر لی ۔ بحیثیت مسلمان مجھے اپنی زندگی بچانے اور بحیثیت ٹیم لیڈر تم تینوں کی زندگیاں بچانا بھی میرا فرض تھا اور میں نے یہ فرض ادا کیا ہے ۔ باقی رہا فارمولا تو اگر اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا تو ہو سکتا ہے کہ وہ خود بخود ہمارے پاس پہنچ جائے ۔ اللہ تعالیٰ ہر شے پر قادر ہے اور رحیم و کریم بھی ہے" ...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا ۔

"ٹھیک ہے ۔آپ کی مرضی" ...... صفدر نے ناراض سے لہجے میں



کہا اور خاموش ہو گیا ۔

"ارے ارے تم ناراض ہو گئے تو پھر وہ ۔وہ نکاح کون پڑھائے گا ایک تم سے ہی تو امید ہے شاید کبھی خطبہ نکاح یاد کر لو اور کام بن جائے" ...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا لیکن صفدر نے کوئی جواب نہ دیا ۔ تنویر اور خاور بھی خاموش بیٹھے ہوئے تھے لیکن پھر اس سے پہلے کہ مزید بات ہوتی ۔دروازہ کھلا اور ویٹر کھانے کی ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر داخل ہوا ۔جب ویٹر نے کھانا لگایا اور واپس چلا گیا تو صفدر بول پڑا ۔

"عمران صاحب کیا واقعی فارمولا وہیں ہے ۔جہاں آپ نے فرانک کو بتایا ہے" ...... صفدر نے کہا ۔

"ہاں میں حلف دے کر کیسے غلط بات کر سکتا ہوں" ...... عمران نے جواب دیا اور کھانا کھانے میں مصروف ہو گیا ۔چونکہ دوسرے ساتھیوں کو بھی بھوک لگی ہوئی تھی اس لئے وہ بھی کھانا کھانے میں مصروف ہو گئے ۔ لیکن ان کے چہرے بتا رہے تھے کہ وہ اس وقت شدید ترین جذباتی کیفیت سے گزر رہے ہیں لیکن عمران کے چہرے پر ایسے تاثرات تھے جیسے اس کا مشن مکمل ہو گیا ہو ۔

"تم جو کچھ کہہ رہے ہو ۔وہ سب بکواس ہے ۔ تم اصل بات ہم سے بھی چھپا رہے ہو ۔میں تمہاری رگ رگ سے واقف ہوں" ...... کھانا کھاتے ہوئے تنویر نے اچانک غصے بھرے لہجے میں چیخ کر کہا ۔

"تنویر تمہیں کیا ہو گیا ہے ۔ عمران صاحب ہم سے اصل بات

کیوں چھپائیں گے۔ہم غیر تو نہیں ہیں اور نہ ہی یہاں کسی غیر کے سن لینے کا کوئی خطرہ ہے"...... صفدر نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"دیکھو صفدر مجھے سو فیصد یقین ہے کہ عمران کسی صورت بھی اصل فارمولا وہاں نہیں چھوڑ سکتا اور یہ بھی درست ہے کہ اصل فارمولا عمران کے پاس بھی نہیں ہے کیونکہ اگر ہوتا تو لازماً وہ فرانک اسے حاصل کر لیتا۔لیکن اس کے باوجود مجھے یقین ہے کہ عمران نے جو کچھ کہا ہے وہ غلط ہے فارمولا جب عمران کے پاس نہیں ہے۔وہاں بھی نہیں ہے۔تو پھر کہاں ہے۔بس میں یہی پوچھنا چاہتا ہوں"۔تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تمہیں کیسے معلوم ہے کہ فارمولا وہاں نہیں ہے اور میں غلط بیانی کر رہا ہوں"...... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں تمہاری فطرت کو جانتا ہوں۔یہ ممکن ہی نہیں ہے کہ تم اس طرح اس اہم ترین فارمولے کو صرف اپنی اور ہماری جانیں بچانے کے لئے چھوڑ دو۔میں خود تو ایسا کر سکتا ہوں لیکن تم ایسا نہیں کر سکتے"...... تنویر نے کہا اور عمران اس کی بات پر بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم نے خوبصورت بات کی ہے۔لیکن حقیقت یہی ہے کہ فارمولا میرے پاس نہیں ہے۔فارمولا واقعی سان کارا جزیرے میں ہی ہے۔میں نے غلط بیانی نہیں کی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں یہ ناممکن ہے۔تم اس قدر اہم فارمولا وہاں چھوڑ ہی نہیں سکتے۔اگر تم نے چھوڑا ہے تو پھر لازماً تم نے اس کے حصول کے لئے



کوئی نہ کوئی پلاننگ کی ہوگی۔تم وہی پلاننگ بتا دو"...... تنویر نے بچوں کی طرح ضد کرتے ہوئے کہا۔

"فارمولا تو فرانک لے جائے گا۔اس لئے پلاننگ کے لئے باقی کیا رہ جاتا ہے۔اگر میں اس سے معاہدہ نہ کرتا تو وہ ہمیں مار ڈالتا"۔عمران نے جواب دیا۔

"اگر تم نے واقعی ایسا کیا ہے تو پھر تم نے پاکیشیا سے غداری کی ہے۔ہمیں پاکیشیا کے مفادات کے مقابل اپنی جانوں کو تحفظ دینے کا کوئی حق نہیں ہے"۔تنویر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک کمرے کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتے۔ایک دھماکہ ہوا اور ہر طرف گہرے دودھیا رنگ کا دھواں سا پھیلتا چلا گیا۔عمران نے بے اختیار سانس روکنے کی کوشش کی لیکن بے سود۔اس کا ذہن انتہائی برق رفتاری سے ماؤف ہوتا چلا گیا۔

کمرے کا دروازہ کھلا اور کرنل جیکارڈ اندر داخل ہوا۔ اس کے
چہرے پر پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔ جب کہ میز کے پیچھے کرسی پر
ڈین دونوں ہاتھوں سے سر پکڑے اس طرح بیٹھا ہوا تھا جیسے کوئی
جواری اپنی آخری پونجی بھی ہار کر بیٹھا ہوا ہو۔

"کیا ہوا ڈین۔ کیا بات ہے۔ کیوں اس قدر پریشان ہو رہے
ہو"...... جیکارڈ نے آگے بڑھتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کرنل جیکارڈ۔ ہم یہاں عمران اور اس کے ساتھیوں کی موت کا
جشن منا رہے ہیں جب کہ عمران اور اس کے ساتھی صحیح سلامت یہاں
سے بچ کر نکل بھی گئے ہیں۔ فارمولا بھی گیا اور وہ لوگ بھی اور میرا
اس قدر قیمتی ہیلی کاپٹر بھی تباہ ہو گیا"...... چیف ڈین نے انتہائی
پریشان سے لہجے میں کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ ہمارے سامنے دو



کاپٹر میں سوار ہوئے۔ تم ان کے ساتھ تھے۔ پھر میزائل سے ہیلی کاپٹر
ہٹ ہوا تم لاؤز جیکٹ کی وجہ سے بچ گئے۔ لیکن وہ کیسے بچ سکتے ہیں۔
نہیں ایسا ہونا ناممکن ہے۔ قطعی ناممکن"...... کرنل جیکارڈ نے غصیلے
لہجے میں کہا۔

"ایسا ممکن ہو چکا ہے۔ ابھی چند لمحے پہلے عمران کا فون آیا ہے۔
ایک تو میں اس کی آواز پہچانتا ہوں اور دوسری بات یہ کہ اس نے ایسے
حوالے دیئے ہیں کہ جو سو فیصد درست ہیں۔ اسی لئے تو میں نے تمہیں
بلوایا ہے"...... چیف ڈین نے کہا۔

"میں نہیں مان سکتا۔ کسی صورت بھی"...... کرنل جیکارڈ نے کہا

"میں اس کی ٹیپ منگواتا ہوں۔ باہر سے آنے والے فون یہاں
باقاعدہ ٹیپ ہوتے ہیں۔ تم خود سن لو"...... کرنل جیکارڈ نے کہا اور
فون کا رسیور اٹھا کر اس نے جلدی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"فون روم"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے آواز سنائی
دی۔

"چیف ڈین بول رہا ہوں میکارتھر۔ ابھی باہر سے مجھے جو فون کال
آئی ہے۔ اس کا ٹیپ میرے دفتر بھجوا دو اور ساتھ ہی ٹیپ ریکارڈر
بھی"...... چیف ڈین نے کہا۔ فون روم کے انچارج معاف کی ہلاکت
کے بعد چیف ڈین نے میکارتھر کو فون روم کا انچارج بنا دیا تھا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا اور ڈین نے رسیور
رکھ دیا۔

"یہ کیسے ممکن ہو گیا ڈین ۔ ہیلی کاپٹر کو میں نے خود فضا میں پرزے پرزے ہو کر گرتے ہوئے دیکھا ہے ۔ وہاں سمندر میں جب ہماری لانچ گئی تو تمہیں پک کرنے کے ساتھ ساتھ وہاں ان لوگوں کی لاشوں کی بھی تلاش کیا گیا لیکن نہ ہی کوئی لاش ملی اور نہ وہ زندہ ملے ۔ پھر وہ کس طرح بچ گئے اور اگر فرض کیا وہ بچ بھی گئے تو پھر وہ یہاں سے کسی جزیرے تک کس طرح تیرتے ہوئے جا سکتے ہیں ۔ نہیں یہ سب کچھ غلط ہے یہ ضرور کوئی چکر ہے"...... کرنل جیکارڈ نے کہا۔

"پہلے وہ فون کال سن لو پھر بات کریں گے"...... ڈین نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک نوجوان ہاتھ میں ایک جدید ساخت کا ٹیپ ریکارڈ اٹھائے اندر داخل ہوا ۔ اس نے مؤدبانہ انداز میں ٹیپ ریکارڈ چیف ڈین کے سامنے میز پر رکھ دیا اور دوسرے ہاتھ میں موجود ٹیپ بھی رکھ دی ۔

"اسے لگاؤ اس میں"...... چیف نے کہا اور نوجوان نے ٹیپ فٹ کر دی ۔

"او ۔ کے اب تم جا سکتے ہو"...... ڈین نے کہا اور نوجوان سلام کر کے واپس چلا گیا ۔ جب وہ کمرے سے باہر چلا گیا تو چیف ڈین نے ہاتھ بڑھا کر ٹیپ کا بٹن آن کر دیا ۔ دوسرے لمحے ایک مردانہ آواز سنائی دی کرنل جیکارڈ نے چونک کر چیف ڈین کی طرف دیکھا کیونکہ آواز عمران کی نہ تھی ۔

"سنتے جاؤ"...... ڈین نے کہا اور کرنل جیکارڈ نے اثبات میں سر ہلا



دیا اور پھر تھوڑی سے گفتگو کے بعد جب عمران کی اصل آواز سنائی دی تو کرنل جیکارڈ بے اختیار اچھل سا پڑا ۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے ۔ جب کہ چیف ڈین کا چہرہ مایوسی سے اسی طرح لٹکا ہوا تھا ۔ کرنل جیکارڈ بات چیت سنتا رہا ۔ جب گفتگو ختم ہو گئی تو چیف ڈین نے ٹیپ آف کر دیا ۔

"اب بتاؤ کیا یہ عمران کی آواز نہیں ہے ۔ اس نے جو حوالے دیئے ہیں وہ سو فیصد درست نہیں ہیں"...... چیف ڈین نے کہا ۔

"ہاں اب مجھے تسلیم ہے ۔ لیکن یہ بتاؤ فون روم میں صرف ٹیپ کرنے کا ہی سسٹم ہے یا وہاں ایسی مشینری ہے جو دوسری طرف سے فون کال کی جگہ تلاش کر سکے"...... کرنل جیکارڈ نے کہا ۔

"ہے ایسی مشینری ۔ میں نے یہاں انتہائی جدید مشینری نصب کرائی ہوئی ہے ۔ مگر"...... چیف ڈین نے حیرت بھرے لہجے میں کہا ۔

"اوہ اگر ایسا ہے تو فوراً میکارتھر کو کہو کہ وہ اس جگہ کے بارے میں معلومات حاصل کرے جہاں سے عمران نے فون کیا ہے" ۔ کرنل جیکارڈ نے تیز لہجے میں کہا اور چیف ڈین نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے ۔

"فون روم"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی ۔

"چیف ڈین بول رہا ہوں میکارتھر"...... ڈین نے تیز لہجے میں کہا ۔

"یس چیف وہ ٹیپ تو میں نے بھجوادی تھی"...... میکارتھر نے کہا ۔

"وہ مجھے مل گئی ہے۔ میں اس فون کال کا سراغ لگانا چاہتا ہوں کہ یہ کہاں سے کی گئی ہے۔ جس مشین نے اسے ٹیپ کیا ہے۔ اس میں یہ سسٹم بھی موجود ہے کہ وہ کال کا مقام چیک کر کے ریکارڈ کر لیتی ہے۔ تم چیک کر کے مجھے بتاؤ کہ یہ کال کہاں سے کی گئی ہے۔ نقشے کی مدد سے صحیح صحیح مقام چیک کرو۔ بالکل صحیح مقام"...... ڈین نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس چیف میں ابھی چیک کرتا ہوں"...... میکار تھر نے جواب دیا اور چیف ڈین نے رسیور رکھ دیا۔

"اگر ہمیں عمران کا موجودہ پتہ مل بھی جائے تو ہم یہاں بیٹھ کر کیا کر سکتے ہیں"...... چیف ڈین نے رسیور رکھتے ہوئے کرنل جیکارڈ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مجھے یقین ہے کہ یہ لوگ کسی نہ کسی طرح رابرٹو جزیرے پہنچ گئے ہوں گے اور وہاں سے انہوں نے فون کیا ہوگا اور اگر ایسا ہے تو پھر عمران کی یہ کال ہمارے لئے انتہائی فائدہ مند ہو سکتی ہے۔ رابرٹو جزیرے میں ٹرانس اسکواڈ کے آدمی موجود ہیں۔ ان کے ذریعے عمران اور اس کے ساتھیوں کو پکڑا جا سکتا ہے اور ان سے وہ فارمولا حاصل کیا جا سکتا ہے اور پھر انہیں ہلاک بھی کیا جا سکتا ہے۔ اس طرح ہمیں فارمولا بھی واپس مل جائے گا۔ عمران اور اس کے ساتھی بھی ہلاک ہو جائیں گے اور ہیڈ کوارٹر کو بھی کوئی خطرہ باقی نہ رہے گا"...... کرنل جیکارڈ نے کہا تو چیف ڈین کا مایوسی سے لٹکا ہوا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔



"اوہ اوہ واقعی تمہاری بات درست ہے۔ اگر ایسا ہو جائے تو واقعی ہم کامیاب ہو جائیں گے۔ پہلے تو ہیڈ کوارٹر کی تباہی کا خطرہ تھا اس لئے ہم عمران کے خلاف کچھ نہیں کر سکتے تھے۔ لیکن اب تو واقعی اس کے خلاف سب کچھ ہو سکتا ہے"...... ڈین نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا اور کرنل جیکارڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ چند لمحوں بعد ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو چیف ڈین نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... ڈین نے تیز لہجے میں کہا۔

"میکار تھر بول رہا ہوں چیف۔ میں نے کال کا نمبر ٹریس کر لیا ہے رابرٹو جزیرے پر واقع گرین وڈ ہوٹل سے یہ کال کی گئی ہے"۔ میکار تھر نے کہا۔

"کیا تم نے پوری طرح تسلی کر لی ہے"...... ڈین نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یس چیف۔ جو کچھ میں نے بتایا ہے وہ سو فیصد درست ہے"...... میکار تھر نے کہا۔

"او۔کے"...... ڈین نے تیز لہجے میں کہا اور کریڈل دبا کر دوبارہ نمبر ڈائل کرنے لگا لیکن جیکارڈ نے کریڈل پر ہاتھ رکھ دیا۔

"کیا ہوا"...... ڈین نے چونک کر کرنل جیکارڈ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"پہلے میری پوری بات سن لو۔ پھر فون کرنا۔ عمران انتہائی خطرناک ایجنٹ ہے۔ تمہارے آدمیوں کی ذرا سی غلطی سے وہ چکنی

مچھلی کی طرح ان کے ہاتھوں سے نکل جائے گا اور دوبارہ اس کا پتہ نہ چل سکے گا"...... کرنل جیکارڈ نے کہا۔

"اوہ واقعی ۔ ٹھیک ہے ۔ بتاؤ کیا کہنا چاہتے ہو"...... ڈین نے ایک طویل سانس لے کر رسیور واپس کریڈل پر رکھتے ہوئے کہا۔

"اپنے آدمیوں سے کہو کہ وہ انتہائی محتاط انداز میں اس ہوٹل سے معلوم کریں کہ عمران اور اس کے تین ساتھی کن کمروں میں ٹھہرے ہوئے ہیں اور پھر انہیں کہو کہ وہ انتہائی زود اثر بے ہوش کر دینے والی گیس ان کے کمروں میں پش کر کے انہیں بے ہوش کر دیں ۔ اس کے بعد انہیں اپنے کسی خفیہ اڈے پر لے جائیں اور اس وقت تک مسلسل بے ہوش رکھیں جب تک ہم وہاں نہ پہنچ جائیں ۔ اس کے بعد ہم خود انہیں ہوش میں لا کر ان سے فارمولے کے بارے میں پوچھ گچھ کریں گے"...... کرنل جیکارڈ نے کہا۔

"فارمولا ان کے پاس ہوگا ۔ میرے آدمی تلاشی لے کر فارمولا حاصل کر سکتے ہیں اور دوسری بات یہ کہ سپیشل ہیلی کاپٹر تباہ ہو چکا ہے اور لانچ پر جاتے ہوئے بہت وقت لگ سکتا ہے اور اگر وہاں سے ہیلی کاپٹر یہاں منگوایا جائے تو چیکنگ سسٹم آف کرنا ہوگا اور پھر یہاں سے ہمیں ہیلی کاپٹر پر واپس جانا ہوگا ۔ اگر ہمیں فارمولا مل جاتا ہے تو پھر ہمیں دردسری مول لینے کی کیا ضرورت ہے"...... ڈین نے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ لیکن جب تک فارمولا نہ مل جائے تمہارے آدمی نہ انہیں ہوش میں لائیں گے اور نہ ہلاک کریں گے اور انہیں یہ کام بھی



انتہائی محتاط انداز میں کرنا ہوگا"...... کرنل جیکارڈ نے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ میں انہیں کہہ دیتا ہوں"...... ڈین نے کہا اور ایک بار پھر رسیور اٹھا کر اس نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے اور پھر رابطہ قائم ہوتے ہی اس نے اپنے کسی آدمی کو ہدایات دینی شروع کر دیں ۔ تفصیلی ہدایات اور کام ہونے پر فوری رپورٹ دینے کا حکم دے کر اس نے رسیور رکھ دیا۔

"میرا خیال ہے ہمیں انتظار کر لینا چاہئے ۔ رابرٹو بڑا جزیرہ نہیں ہے اور جس آدمی جیکی کے ذمے میں نے یہ کام لگایا ہے وہ ان کاموں میں بے حد ہوشیار ہے ۔ اس لئے میرا خیال ہے زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹے کے اندر ہی رپورٹ مل جائے گی"...... ڈین نے کہا اور کرنل جیکارڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"میں شراب منگواتا ہوں ۔ تم نے اپنی ذہانت سے مجھے خرید لیا ہے کرنل جیکارڈ ۔ اب مجھے یقین آگیا ہے کہ تم اس عمران سے کم ذہین نہیں ہو"...... چیف ڈین نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور کرنل جیکارڈ مسکرا دیا اور ڈین نے انٹرکام کا رسیور اٹھا کر شراب بھیجنے کا آرڈر دے دیا۔

"میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو کسی صورت بھی یہاں سے زندہ نہ نکلنے دیتا ۔ لیکن تمہارا یہ ہیڈ کوارٹر یہ سالم جزیرہ سان کارا خطرے میں پڑ گیا تھا ۔ اس لئے مجبوراً مجھے خون کے گھونٹ پی کر خاموش ہونا پڑا"...... کرنل جیکارڈ نے مسکراتے ہوئے کہا اور چیف

ڈین نے اثبات میں سرہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد ایک نوجوان اندر آیا تو
اس کے ہاتھ میں ٹرے تھی جس میں شراب کی دو بوتلیں اور دو گلاس
رکھے ہوئے تھے۔ اس نے گلاس اور بوتلیں میز پر رکھیں اور ٹرے اٹھا
کر واپس چلا گیا اور وہ دونوں شراب پینے میں مصروف ہو گئے۔ تقریباً
ڈیڑھ گھنٹے کے طویل انتظار کے بعد ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو چیف
ڈین نے جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا۔ کرنل جیکارڈ بھی چونک کر سیدھا ہو
گیا۔

"یس چیف ڈین سپیکنگ"...... ڈین نے تیز لہجے میں کہا۔

"جیکی بول رہا ہوں چیف۔ آپ کے حکم کے مطابق گرین وڈ ہوٹل
سے ہم نے چار افراد کو بے ہوش کر کے اپنے خفیہ اڈے پر پہنچا دیا
ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"پوری تفصیل بتاؤ۔ کہیں تم نے غلط آدمیوں پر تو ہاتھ نہیں ڈال
دیا"...... چیف ڈین نے تیز لہجے میں کہا۔

"نو چیف آپ کے حکم کے بعد میں نے گرین وڈ ہوٹل سے فوری
معلومات حاصل کیں۔ تو پتہ چلا کہ گزشتہ چھ گھنٹوں میں صرف چا
ایکریمین سیاحوں کا ایک گروپ ہی آیا ہے۔ ان کے حلیے معلوم کرنے
پر میری پوری تسلی ہو گئی کیونکہ آپ نے جس کا حلیہ بتایا تھا وہ آدمی
اس گروپ میں شامل تھا۔ پھر میں نے متعلقہ ویٹر سے معلومات حاصل
کیں تو پتہ چلا کہ وہ چاروں اس وقت ایک ہی کمرے میں موجود ہیں
اور کھانا کھا رہے ہیں۔ چنانچہ میں خود انتہائی زود اثر گیس ایکس ن



یکس کا ریفل لے کر وہاں گیا اور میں نے اچانک دروازہ کھول کر
ریفل فرش پر پھینک دیا اور جب گیس کے اثرات ختم ہوئے تو میں
در گیا تو وہاں چار افراد بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ جن میں وہ آدمی
ہی موجود تھا جس کا حلیہ آپ نے بتایا تھا۔ میں نے اپنے آدمیوں کی
ود سے انہیں وہاں سے اٹھوایا اور اپنے خاص اڈے پر پہنچوا دیا اور پھر
یں نے آپ کے حکم پر انہیں بے ہوشی کے انجکشن لگا دیئے۔ وہاں
رے میں ان کا کوئی سامان نہ تھا۔ ویٹر اور ہوٹل والوں نے بھی یہی
یایا تھا کہ وہ جب آئے تھے تو خالی ہاتھ تھے۔ ان کے پاس کوئی سامان
ے تھا۔ انہیں انجکشن لگانے کے بعد میں نے ان چاروں کے لباسوں کی
مل تلاشی لی ہے حتیٰ کہ ان کی جرابیں، ان کے بوٹ بھی چیک کر لئے
یں۔ لیکن کسی قسم کا کوئی ایسا کاغذ یا اس کا پرزہ ان کے پاس سے
ستیاب نہیں ہوا جسے فارمولا کہا جا سکے"...... جیکی نے تفصیل بیان
رتے ہوئے کہا۔

"اوہ فارمولا تو ان کے پاس لازماً ہے۔ اچھا تم ایسا کرو کہ انہیں
بے ہوشی کے انجکشن لگا کر مسلسل بے ہوش رکھو اور فوری طور پر
ایک تیز رفتار ہیلی کاپٹر یہاں ہیڈ کوارٹر بھجوا دو۔ تاکہ میں خود وہاں آکر
ان سے فارمولا برآمد کر سکوں"...... ڈین نے تیز لہجے میں کہا۔

"جو آپ کا حکم چیف"...... جیکی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کس وقت بھیجو گے ہیلی کاپٹر۔ تاکہ میں یہاں کا چیکنگ سسٹم
ف کر دوں"...... ڈین نے کہا

"چیف یہاں سے آدھے گھنٹے بعد ہیلی کاپٹر اپنی پرواز شروع کر دے گا۔ اب آپ خود سمجھ سکتے ہیں کہ کس وقت ہیلی کاپٹر پہنچے گا"...... جیکی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے فوراً بھجواؤ میں انتظار کر رہا ہوں"...... ڈین نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"فارمولا انہوں نے وہاں پہنچتے ہی کہیں چھپا دیا ہو گا اور جیکی کے بس کا یہ عمران نہیں ہے۔ مجھے تو اس بات پر حیرت ہو رہی ہے کہ وہ ان کے ہاتھ کیسے چڑھ گیا۔ ہو سکتا ہے کہ وہ پوری طرح مطمئن ہو کہ ان تک کوئی نہیں پہنچ سکتا۔ اس لئے وہ مار کھا گیا ہو"...... کرنل جیکارڈ نے کہا اور ڈین نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اس نے رسیور اٹھا کر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے تاکہ چیکنگ سسٹم آف کرنے کے بارے میں فوری ہدایات دے سکے۔



عمران کی آنکھیں کھلیں تو پہلے چند لمحوں تک تو اس کا شعور سویا رہا لیکن پھر آہستہ آہستہ جیسے جیسے اس کا شعور بیدار ہوتا گیا۔ اسے اردگرد کے ماحول کا ادراک ہونا شروع ہو گیا۔ اس نے دیکھا کہ وہ ایک کرسی پر رسیوں سے بندھا ہوا بیٹھا تھا۔ اس کے ساتھ ہی تین کرسیاں موجود تھیں، جن پر اس کے ساتھی رسیوں سے بندھے ہوئے تھے۔ لیکن ان کی گردنیں ڈھلکی ہوئی تھیں اور ایک آدمی ہاتھ میں ایک لمبی سی نیلے رنگ کی بوتل اٹھائے تنویر کے قریب کھڑا ہوا تھا۔ اس نے بوتل کا منہ تنویر کی ناک سے لگا رکھا تھا۔ چند لمحوں بعد اس نے بوتل ہٹائی اور دوسرے ہاتھ میں موجود اس کا ڈھکن لگانے میں مصروف ہو گیا۔ یہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا۔ جس میں ان کرسیوں کے علاوہ اور کسی قسم کا فرنیچر نہ تھا۔ وہ آدمی بوتل بند کر کے جیسے ہی مڑا۔ اس کی نظریں عمران پر پڑیں اور وہ بری طرح چونک پڑا۔

"تمہیں ہوش آگیا۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ تمہیں تو بیس منٹ بعد ہوش آنا چاہئے تھا"...... اس آدمی نے عمران کے قریب آکر انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"دراصل میں بے ہوش ہوئے ہوئے تھک گیا تھا۔ اس لئے میں نے سوچا کہ چلو جب بیس منٹ بعد بھی ہوش میں آنا ہے تو بیس منٹ پہلے سہی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو وہ آدمی بے اختیار ہنس پڑا۔

"گڈ یہ واقعی تمہارا حوصلہ ہے کہ طویل عرصے تک بے ہوش رہنے کے بعد ہوش میں آتے ہی تم نے مزاحیہ باتیں شروع کر دی ہیں"۔ اس آدمی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"طویل عرصے کیا مطلب۔ کیا میں دو چار صدیاں بے ہوش رہا ہوں"...... عمران نے چونک کر کہا اور وہ آدمی ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"دو چار صدیاں تو نہیں البتہ دس بارہ گھنٹے تو بہرحال بے ہوش رہے ہو اور میرا خیال ہے کہ یہ کافی طویل وقت ہے"...... اس آدمی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"دس بارہ گھنٹے لیکن ایسی تو کوئی گیس ایجاد نہیں ہوئی جو دس بارہ گھنٹوں تک آدمی کو بے ہوش رکھ سکے۔ کیا تم لوگوں نے کوئی نیا فارمولا ایجاد کیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"تمہیں طویل بے ہوشی کے انجکشن لگائے گئے تھے"...... اس آدمی نے جواب دیا۔



"اوہ تو کیا کسی کا انتظار تھا"...... عمران نے کہا اور نوجوان بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"کمال ہے تمہیں اس بات کا کیسے علم ہو گیا"...... نوجوان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ تو عام سی بات ہے۔ طویل بے ہوشی کے انجکشن تو اسی صورت میں لگائے جاتے ہیں جب کسی کا انتظار ہو"...... عمران نے کہا تو اس آدمی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"گڈ تم واقعی ذہین آدمی ہو۔ بہرحال اب تم ہوش میں آگئے ہو تو میں باس کو اطلاع کر دوں"...... اس آدمی نے دروازے کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

"ایک منٹ"...... عمران نے کہا تو وہ واپس مڑ آیا۔

"تمہارا نام کیا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"رابرٹ"...... اس نوجوان نے جواب دیا۔

"اور تمہارے باس کا نام"...... عمران نے دوسرا سوال کیا۔

"جیکی"...... رابرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارا تعلق کس تنظیم سے ہے اور تم نے ہمیں کیوں بے ہوش کر کے ہوٹل سے اغوا کیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہمارا تعلق ٹرانس اسکواڈ سے ہے اور تمہیں ٹرانس اسکواڈ کے چیف کے حکم پر ہوٹل میں بے ہوش کر کے یہاں لایا گیا ہے اور پھر انہی کے حکم پر تمہیں بے ہوشی کے انجکشن دیئے گئے اور اب چونکہ

چیف یہاں آ رہے ہیں وہ ایک گھنٹے بعد یہاں پہنچ جائیں گے ۔ اس لئے تمہیں ہوش میں لایا جا رہا تھا ۔ تاکہ جب چیف یہاں پہنچے تو تم ہوش میں آجاؤ ۔ لیکن تم فوراً ہی ہوش میں آگئے"...... رابرٹ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا ۔

"کیا تم مجھے تفصیل بتا سکتے ہو کہ یہ سب کچھ کیوں کیا گیا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"جہاں تک مجھے معلوم ہے ۔ تم نے ہوٹل سے ہیڈ کوارٹر چیف سے فون پر بات کی ۔ وہاں ایسی مشینری نصب ہے جس سے فون کال کے نمبر کا سراغ لگایا جا سکتا ہے ۔ چنانچہ یہ سراغ لگا لیا گیا اور چیف نے باس کو فون کر کے تمہیں بے ہوش کر کے اڈے پر لے آنے کا حکم دیا تم ہیڈ کوارٹر سے کوئی فارمولا اڑا لائے ہو اور چیف کو وہ فارمولا چاہئے لیکن تمہاری اور تمہارے ساتھیوں کی انتہائی سخت ترین تلاشی کے باوجود وہ فارمولا نہیں ملا تو چیف نے ہیلی کاپٹر ہیڈ کوارٹر بھجوانے کا حکم دیا تاکہ اس ہیلی کاپٹر پر وہ یہاں آسکیں اور تم سے فارمولا برآمد کر سکیں"...... رابرٹ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"شکریہ ۔ تم نے مجھ سے تعاون کیا ہے اس لئے اگر کبھی موقع ملا تو میں بھی تم سے پورا تعاون کروں گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ موقع شاید اب کسی اور جنم میں ملے تو ملے ۔ یہاں تو ممکن نہیں ہے"...... رابرٹ نے مسکراتے ہوئے کہا اور تیزی سے مڑ کر



دروازے کی طرف بڑھ گیا ۔ اس نے دروازہ کھولا اور باہر جا کر دروازہ بند کر دیا۔

"یہیں اور ابھی ملے گا ۔ مسٹر رابرٹ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کی انگلیوں میں موجود ناخن تیزی سے اپنے کام میں مصروف ہو گئے لیکن ابھی رسیاں پوری طرح نہ کٹی تھیں کہ دروازہ ایک بار پھر کھلا اور ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی تیزی سے اندر آیا ۔ اس کے پیچھے رابرٹ تھا۔

"یہ اتنی جلدی کیسے ہوش میں آگیا رابرٹ"...... آنے والے نے حیرت بھری نظروں سے عمران کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"اسی بات پر تو میں بھی حیران ہوں باس"...... رابرٹ نے جواب دیا۔

"چیف نے اس کے متعلق کہا تھا کہ یہ انتہائی خطرناک ایجنٹ ہے اور اب اسے دوبارہ بے ہوش کرنا بے سود ہے ۔ اس لئے تم مشین گن لے کر یہیں رہو ۔ تاکہ یہ کوئی غلط حرکت نہ کر سکے"...... باس نے جو یقیناً جیکی تھا ۔ مڑ کر رابرٹ سے کہا۔

"غلط تو ایک طرف مسٹر جیکی میں تو رسیوں میں بندھا ہونے کی وجہ سے صحیح حرکت بھی کرنے سے معذور ہوں ۔ البتہ تم ایسا کرو کہ رسیاں کھول دو ۔ پھر میرا وعدہ کہ کوئی غلط حرکت نہ کروں گا"۔ عمران نے کہا۔

"شٹ اپ ۔ اب اگر مزید زبان چلائی تو کھوپڑی توڑ دوں گا"۔ جیکی

نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور تیزی سے مڑ کر دروازے سے باہر چلا گیا۔

"باس انتہائی غصہ ور آدمی ہے۔ اگر چیف کا مسئلہ درمیان میں نہ ہوتا تو وہ واقعی تمہاری کھوپڑی توڑ بھی دیتا"...... جیکی کے جانے کے بعد رابرٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے۔ بنیادی طور پر قصائی رہا ہوگا۔ اس لئے کھوپڑیاں توڑنے کی دھمکی دے رہا تھا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور رابرٹ ہنس پڑا۔

"تمہارا اندازہ واقعی درست ہے"...... رابرٹ نے ہنستے ہوئے کہا تو عمران بھی مسکرا دیا۔ لیکن اب اس کے ہاتھ تیزی سے حرکت میں آگئے تھے تم کھڑے کھڑے تھک جاؤ گے۔ اس لئے بہتر ہے کہ کوئی کرسی لے آؤ اور اطمینان سے بیٹھ جاؤ۔ جب تک تمہارا چیف نہ آجائے کم از کم گپیں تو مارتے رہیں گے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ ہاں تمہاری بات درست ہے۔ میں لے آتا ہوں کرسی"۔ رابرٹ نے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ عمران رسیاں کاٹ چکا تھا اور اب اسے صرف رسیاں ہٹانے کی مہلت چاہئے تھی اس لئے اس نے کرسی کی تجویز پیش کی تھی۔ چنانچہ جیسے ہی رابرٹ دروازے سے باہر نکلا عمران نے بجلی کی سی تیزی سے رسیاں ہٹائیں اور پھر اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور پھر تیزی سے دروازے کی سائیڈ میں جا کر کھڑا ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور رابرٹ کرسی ہاتھوں میں پکڑے



اندر داخل ہوا۔

"ارے یہ کیا"...... اس نے حیرت سے اچھلتے ہوئے کہا اور ہاتھوں میں پکڑی ہوئی کرسی اس کے ہاتھوں سے چھوٹ کر نیچے گر گئی۔ اس کی نظریں اس خالی کرسی پر جمی ہوئی تھیں جس پر عمران بیٹھا ہوا تھا۔ اسی لمحے عمران بجلی کی سی تیزی سے اس پر جھپٹا۔ ایک لمحے کے لئے رابرٹ اس کے بازوؤں میں نظر آیا دوسرے لمحے اوغ کی آواز کے ساتھ ہی اس کا جسم ڈھیلا پڑتا چلا گیا۔ عمران نے اسے ایک طرف فرش پر لٹایا اور اس کی جیبوں کی تلاشی لینی شروع کر دی۔ اس کی ایک جیب میں مشین پسٹل موجود تھا۔ عمران نے مشین پسٹل کا میگزین چیک کیا اور پھر تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ دروازے کی دوسری طرف ایک راہداری تھی جس کا اختتام ایک برآمدے میں ہو رہا تھا۔ عمران تیزی سے چلتا ہوا راہداری سے گزر کر برآمدے کے کونے پر پہنچ گیا۔ برآمدے کے سامنے ایک انتہائی وسیع اور کھلا صحن تھا جس کے بعد چار دیواری اور پھاٹک تھا۔ اس نے سر باہر نکال کر جھانکا تو برآمدہ خالی تھا۔ چنانچہ عمران برآمدے میں آگیا اور تیزی سے اس دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ جہاں سے کسی کی آواز سنائی دے رہی تھی۔

"چیف آنے والا ہی ہوگا۔ اس لئے تم سب لوگ پوری طرح تیار رہنا۔ چیف کو کسی قسم کی شکایت نہیں ہونی چاہئے"...... بولنے والا وہی جیکی تھا اور عمران نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے مشین پسٹل کو آگے کیا اور پھر تیزی سے دروازے پر آگیا۔ کمرے میں اس وقت جیکی کے

علاوہ چھ افراد موجود تھے اور وہ سب جیکی کے گرد کھڑے ہوئے تھے۔

"تم۔ تم۔ یہاں"...... جیکی نے یکلخت چیختے ہوئے کہا۔ کیونکہ اس کا رخ دروازے کی طرف تھا۔ اسی لمحے عمران نے ٹریگر دبا دیا اور دوسرے لمحے مشین پسٹل کی فائرنگ کے ساتھ ہی کمرہ ان کی چیخوں سے گونج اٹھا۔ عمران نے اس وقت تک ٹریگر دبائے رکھا جب تک کہ جیکی سمیت کمرے میں موجود سب افراد ساکت نہیں ہو گئے۔ پھر عمران نے پوری کوٹھی گھوم ڈالی لیکن ان کے علاوہ وہاں اور کوئی آدمی نہ تھا۔ البتہ نیچے ایک تہہ خانے میں اسلحہ بھی موجود تھا۔ عمران نے ایک ڈبے میں موجود بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کرنے والا ایک مخصوص پسٹل اٹھا کر جیب میں ڈال لیا۔ عمران اس تہہ خانے کو چیک کر کے واپس اس کمرے میں آ گیا جہاں اس کے ساتھی موجود تھے اور جب وہ کمرے میں داخل ہوا تو اس نے اپنے ساتھیوں کو ہوش میں دیکھا۔ ان سب کے چہروں پر شدید ترین حیرت کے تاثرات تھے۔

"یہ۔ یہ سب کیا ہے"...... سب نے بیک زبان ہو کر کہا اور عمران نے صفدر کی رسیاں کھولتے ہوئے انہیں مختصر طور پر سارے واقعات بتا دیئے۔

"اوہ تو وہ چیف ڈین اور کرنل جیکارڈ یہاں آ رہے ہیں"۔ صفدر نے اٹھ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں وہ کسی بھی لمحے پہنچنے والے ہیں۔ اس لئے تم دوسرے ساتھیوں کو کھول کر باہر آ جاؤ۔ اس رابرٹ کو یہاں پڑے رہنے دو



اسے میری مرضی کے بغیر ہوش نہیں آ سکتا۔ اس لئے یہ فی الحال ہمارے لئے بے ضرر ہے"...... عمران نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر آ گیا۔ چند لمحوں بعد اس کے ساتھی بھی باہر آ گئے۔

"لیکن اب ہم نے کرنا کیا ہے۔ کیا انہیں ختم کرنا ہے۔ مگر ہمارے پاس اسلحہ تو ہے نہیں"...... صفدر نے کہا۔

"اس کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ میرے پاس بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کرنے والا پسٹل موجود ہے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن انہیں بے ہوش کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ گولی مار کر ختم کر دیں"...... تنویر نے اپنی عادت کے مطابق فوراً ہی کہا۔

"نہیں پہلے ان سے فارمولا حاصل کر لیں پھر یہ کام بھی ہو جائے گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو صفدر اور اس کے ساتھی بے اختیار اچھل پڑے۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ کیا فارمولا ڈین کے پاس ہے"...... صفدر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہو سکتا ہے"...... عمران نے مختصر سا جواب دیا۔ اسی لمحے انہیں ہیلی کاپٹر کی آواز سنائی دی اور عمران کے اشارے پر وہ سب تیزی سے مختلف ستونوں کی اوٹ میں ہوتے چلے گئے۔ چند لمحوں بعد ایک ہیلی کاپٹر کھلے صحن میں آ کر اتر گیا۔ اس کے ساتھ ہیلی کاپٹر سے چیف ڈین اور ایک لمبا تڑنگا آدمی نیچے کودا۔ اسے دیکھتے ہی عمران پہچان گیا وہ کرنل جیکارڈ تھا۔

"یہاں تو عجیب سی خاموشی ہے"...... کرنل جیکارڈ نے حیرت سے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے جیکی اور اس کے ساتھی کہیں گئے ہوئے ہوں۔ آؤ"...... ڈین نے کہا اور برآمدے کی طرف بڑھنے لگا۔ اسی لمحے عمران نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے پسٹل کا رخ ان کی طرف کیا اور چٹک کی آواز کے ساتھ ہی ان دونوں کے قدموں میں ایک کیپسول سا گر کر پھٹا اور اس کے ساتھ ہی وہ دونوں اچھل کر پشت کے بل نیچے گرے اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ہی ساکت ہو گئے۔

"آؤ اب انہیں اٹھا کر اندر لے جانا ہے"...... عمران نے ستون کی اوٹ سے نکلتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھی بھی اوٹ سے باہر آ گئے۔

"حیرت انگیز گیس ہے۔ اس کھلی جگہ میں اس قدر زود اثر ہے"...... صفدر نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ چند لمحوں بعد ڈین اور کرنل جیکارڈ کو خاور اور تنویر نے اٹھا کر کاندھوں پر لاد لیا اور عمران کی ہدایت پر وہ انہیں اسی کمرے میں لے آئے جہاں کرسیاں اور رسیاں بھی موجود تھیں اور جیکی کا آدمی رابرٹ بھی پڑا ہوا تھا۔

"صفدر اس رابرٹ کو بھی کرسی پر بٹھا کر باندھ دو"...... عمران نے صفدر سے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد کرسیوں پر ڈین اس کے ساتھ آنے والا اور رابرٹ رسیوں سے بندھ چکے تھے۔

"اب پانی کا گلاس لے آؤ اور ان دونوں کے حلق میں پانی ٹپکا دو تاکہ یہ ہوش میں آسکیں جب کہ رابرٹ کو میں ویسے ہی ہوش میں لے آؤں



گا"...... عمران نے رابرٹ کی طرف بڑھتے ہوئے کہا اور صفدر سر ہلاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔ عمران نے رابرٹ کے عقب میں جا کر اس کے سر اور گردن پر ہاتھ رکھے اور پھر ایک مخصوص انداز میں جھٹکا دے کر جیسے ہی اس نے رابرٹ کے سر کو گھمایا رابرٹ کے حلق سے کراہ سی نکلی اور اس کی آنکھیں کھل گئیں۔ عمران نے ہاتھ ہٹائے اور پھر مڑ کر وہ سامنے کے رخ آ گیا۔

"تم۔ تم۔ اوہ۔ اوہ چیف ڈین۔ اوہ یہ سب کیسے ہو گیا"۔ رابرٹ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کی نظروں میں بے پناہ حیرت تھی۔

"تم نے اچھے اخلاق کا مظاہرہ کیا تھا رابرٹ۔ اس لئے میں نے بھی تمہیں زندہ رکھا ہے۔ ورنہ تمہارا باس جیکی اور اس کے باقی ساتھی لاشوں میں تبدیل ہو چکے ہیں"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں رابرٹ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"لیکن تم رسیوں سے کیسے آزاد ہو گئے۔ میں جب کرسی لینے گیا تھا اس وقت تو تم بندھے ہوئے تھے پھر۔ پھر کیسے رہا ہو گئے"۔ رابرٹ نے کہا۔

"یہ پروفیشنل سیکرٹ ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اسی لمحے صفدر اندر داخل ہوا تو اس کے ہاتھ میں پانی کی بوتل تھی۔ اس نے باری باری ڈین اور کرنل جیکارڈ کا منہ کھول کر پانی ان کے حلق میں انڈیل دیا اور پھر پیچھے ہٹ گیا۔ چند لمحوں بعد ہی

ان دونوں نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

" تم نے اپنا وعدہ نہیں نبھایا ڈین۔ اس لئے اب جو کچھ تمہارے ساتھ ہوگا۔ اس کی ذمہ داری مجھ پر نہ ہوگی"...... عمران نے ڈین سے مخاطب ہو کر کہا تو ڈین کے چہرے پر جیسے زلزلے کے سے آثار نمودار ہو گئے۔

" تم۔ تم۔ عمران۔ تم۔ تم اس طرح۔ وہ جیکی اور اس کے ساتھی تم کیسے ہوش میں آگئے۔ میں نے تو جیکی کو خاص طور پر ہدایت کی تھی کہ تمہیں ہوش میں نہ لایا جائے"...... ڈین نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" اس نے تو تمہاری ہدایت پر عمل کیا تھا۔ لیکن میں طویل بے ہوشی سے تھک گیا تھا۔ اس لئے ذرا پہلے ہوش میں آگیا اور اس کے نتیجے میں جیکی اور اس کی ساتھی مستقل بے ہوشی کا شکار ہو گئے...... البتہ ان کا یہ ساتھی رابرٹ زندہ موجود ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اوہ اوہ ویری بیڈ۔ کاش میں اس فارمولے کے چکر میں نہ پڑتا۔ کاش"...... ڈین نے انتہائی مایوسانہ لہجے میں کہا۔

" فارمولوں کا چکر ایسا ہی ہوتا ہے۔ اب دیکھو فارمولا تو وہیں سان کارا میں ہے اور تم اس کے چکر میں یہاں پہنچ گئے ہو"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" فارمولا سان کارا میں ہے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے"...... ڈین نے



انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اگر ہمارے پاس ہوتا تو تمہارے آدمی جیکی اور اس کے ساتھی ہمیں ہوش میں لے آنے کا تکلف ہی کیوں کرتے اور تمہیں بھی یہاں آنے کی ضرورت نہ رہتی"...... عمران نے جواب دیا۔

" کیا تم واقعی درست کہہ رہے ہو"...... ڈین نے یقین نہ والے لہجے میں کہا۔

" ہاں فارمولا میں جزیرے میں ہی چھوڑ آیا تھا اور اب تمہارے سامنے فارمولا اس جزیرے سے یہاں پہنچے گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ڈین اور کرنل جیکارڈ دونوں کے منہ حیرت سے کھلے کے کھلے رہ گئے۔

" یہ۔ یہ کس طرح ممکن ہے"...... اس بار کرنل جیکارڈ نے پہلے بات کرتے ہوئے کہا۔

" جس طرح ہم تمہارے سامنے زندہ سلامت موجود ہیں۔ مجھے معلوم ہے کرنل جیکارڈ کہ ہیلی کاپٹر پر میزائل ہٹ کرنے کی تجویز تم نے دی ہوگی۔ اس لئے یہ اچھا ہوا کہ تم بھی ڈین کے ساتھ ہی یہاں آگئے۔ اب تمہیں معلوم ہوگا کہ پاکیشیا کے خلاف کام کرنے کا نتیجہ کیا ہوتا ہے"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا تو کرنل جیکارڈ نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

" اسلحہ ساز فیکٹری میں ایک کنٹرولنگ مشین ہے۔ جسے عام طور پر سی۔ ایف مشین کہا جاتا ہے۔ اس میں اسلحے کے پیچیدہ فارمولے فیڈ

کیے جاتے ہیں ۔ میں نے فارمولا اس میں فیڈ کر دیا تھا ۔ تاکہ محفوظ ہو جائے اور اب دیکھنا میں تمہارے سامنے اس مشین سے یہاں بیٹھے بیٹھے فارمولا کس طرح حاصل کرتا ہوں "...... عمران نے ڈین سے مخاطب ہو کر کہا تو عمران کے ساتھی چونک کر حیرت بھرے انداز میں عمران کی طرف دیکھنے لگے ۔

" لیکن وہ مشین تو سان کارا میں ہے وہ یہاں کس طرح آسکتی ہے "...... ڈین نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا ۔

" میں نے مشین کا کیا کرنا ہے ۔ ایسی مشینیں تو پاکیشیا کی اسلحہ ساز فیکٹریوں میں بھی موجود ہیں ۔ مجھے تو فارمولا چاہئے اور وہ یہاں آجائے گا "...... عمران نے جواب دیا اور ڈین نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لیے ۔

" ٹیلی فون یہاں لے آؤ صفدر "...... عمران نے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا اور صفدر خاموشی سے مڑ کر کمرے سے باہر چلا گیا ۔

" کیا سان کارا میں کوئی تمہارا آدمی موجود ہے جسے تم فون کر کے فارمولا منگواؤ گے "...... ڈین نے چونک کر کہا لیکن عمران نے مسکراتے ہوئے نفی میں سر ہلا دیا ۔ چند لمحوں بعد صفدر اندر داخل ہوا تو اس نے فون سیٹ اٹھایا ہوا تھا ۔ اس نے اس کا پلگ دیوار کے ساتھ فون ساکٹ میں لگایا ۔

" خاور یہ خالی کرسی یہاں لے آؤ "...... عمران نے خاور سے کہا اور خاور نے ایک طرف رکھی ہوئی کرسی اٹھا کر عمران کے قریب رکھ دی



اور صفدر نے عمران کے اشارے پر فون سیٹ کرسی پر رکھ دیا ۔

" رابرٹ ہوٹل گرین وڈ کا نمبر کیا ہے "...... عمران نے رابرٹ سے مخاطب ہو کر کہا ۔

" ہوٹل کا فون نمبر "...... رابرٹ نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا اور عمران کے اثبات میں سر ہلانے پر اس نے فون نمبر بتا دیا ۔

" ہوٹل گرین وڈ کا مینجر یقیناً تمہارا واقف ہو گا ۔ کیونکہ تم یہیں کے رہنے والے ہو "...... عمران نے کہا ۔

" ہاں اس کا نام کارسٹن ہے ۔ وہ میرا ذاتی دوست ہے " ۔ رابرٹ نے جواب دیا ۔

" تو پھر میری بات غور سے سنو ۔ اگر تم زندہ رہنا چاہتے ہو تو میں تمہیں اس کے لئے ایک چانس دے رہا ہوں ۔ ہوٹل گرین وڈ کے ہال میں بورڈ لگا ہوا ہے کہ ہوٹل میں انٹرنیشنل فیکس کی سہولت موجود ہے ۔ تم نے اس مینجر کو کہنا ہے کہ تمہیں صرف ایک گھنٹے کے لئے یہ انٹرنیشنل فیکس مشین چاہئے ۔ اگر تم مینجر کو راضی کر کے وہ فیکس مشین یہاں لے آسکو تو میرا وعدہ کہ تم زندہ رہو گے ورنہ دوسری صورت میں تم تو ہلاک ہو جاؤ گے جب کہ میرے ساتھی وہاں سے فیکس مشین جبراً اٹھا کر لے آئیں گے ۔ بولو ۔ کیا کہتے ہو تم "...... عمران نے رابرٹ سے مخاطب ہو کر کہا ۔

" میں تیار ہوں ۔ کارسٹن کو اگر بھاری رقم دی جائے تو وہ ایک مشین کیا دس مشینیں دینے پر تیار ہو جائے گا ۔ وہ لالچی یہودی

ہے".......رابرٹ نے فوراً ہی کہا۔

"تنویر رابرٹ کو کھول دو۔ اب اس کی اپنی مرضی ہے کہ یہ ہم سے تعاون کر کے اپنی جان بچاتا ہے یا......" عمران نے تنویر سے کہا۔

"میں پورا پورا تعاون کروں گا۔ جب جیکی اور اس کے ساتھی تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکے۔ چیف ڈین تمہارے قبضے میں آسکتا ہے تو میں کیا کر سکتا ہوں"...... رابرٹ نے فوراً جواب دیتے ہوئے کہا اور تنویر نے آگے بڑھ کر اس کی رسیاں کھول دیں۔

"میرے آدمی تمہارے ساتھ جائیں گے"...... عمران نے کہا اور صفدر اور خاور کو ساتھ جانے کا کہہ دیا۔

"آیئے جناب"...... رابرٹ نے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا اور صفدر خاموشی سے مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا جب کہ خاور بھی اس کے پیچھے تھا۔

"تم نے فون منگوایا تھا لیکن پھر فون کیا نہیں"...... تنویر نے کہا۔

"ہاں پہلے میرا خیال تھا کہ یہیں سے رابرٹ سے فون کرا کر مشین منگوا لوں۔ لیکن پھر میں نے ارادہ ترک کر دیا۔ میں یہ جگہ مینجر کے نوٹس میں نہ لانا چاہتا تھا"...... عمران نے جواب دیا اور تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تم زندہ کس طرح بچ گئے ہو۔ کیا تم مجھے یہ بات بتا سکتے ہو"...... کرنل جیکارڈ نے کہا۔

"ابھی نہیں۔ لیکن وعدہ رہا کہ وقت آنے پر ضرور بتا دوں گا"۔



عمران نے کہا اور کرنل جیکارڈ نے ہونٹ بھینچ لئے۔

"کیا تم ہمیں معاف نہیں کر سکتے۔ ہم سے واقعی تمہارا مقابلہ کر کے غلطی ہو گئی ہے۔ اب ہمیں مکمل یقین ہو گیا ہے کہ ہم تم سے جیت نہیں سکتے"...... اس بار ڈین نے انتہائی بے چارگی بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہارے آدمیوں نے میرے ملک کے ایک انتہائی قابل اور فرض شناس آدمی کرنل سعید کو انتہائی بے دردی سے ہلاک کر دیا تھا۔ اس لئے تم اور تمہارا ہیڈ کوارٹر قابل معافی نہیں ہے"...... عمران کا لہجہ انتہائی سرد تھا اور ڈین کا منہ لٹک گیا۔ اس کی آنکھوں میں مایوسی کے گہرے تاثرات ابھر آئے تھے۔

پھر تقریباً پون گھنٹے بعد صفدر اور خاور رابرٹ کے ساتھ واپس آئے تو صفدر کے پاس انٹرنیشنل فیکس مشین موجود تھی۔

"باہر سے کوئی میز لے آؤ۔ تاکہ سارا آپریشن یہیں ان کے سامنے ہی مکمل کیا جا سکے"...... عمران نے تنویر سے کہا اور تنویر سر ہلاتا ہوا باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد ایک میز وہاں لے آئی گئی اور عمران نے مشین کو میز پر رکھ دیا۔ یہ چونکہ انٹرنیشنل فیکس مشین تھی اس لئے اس میں وائرلیس فون نصب تھا۔ جس کا تعلق براہ راست مخصوص سیٹلائٹ سے تھا اور یہ فون کسی بھی جگہ مشین کو لے جا کر استعمال کیا جا سکتا تھا۔ چونکہ یہ مشین پورٹیبل تھی اس لئے اسے پاور بھی اس کے اندر موجود مخصوص بیٹریوں سے مہیا کی جاتی تھی۔ اس لئے عمران

نے اسے ہوٹل سے یہاں منگوالیا تھا۔ورنہ لامحالہ اسے ہوٹل میں جانا پڑتا۔ مشین کو میز پر رکھ کر عمران نے کرسی گھسیٹی اور میز کے سامنے بیٹھ گیا۔اس نے پہلے اس پر درج انٹرنیشنل نمبر پڑھا اور پھر مشین کو آن کر کے اس نے اس کی کارکردگی چیک کی۔ مشین اور فون دونوں ہی درست کام کر رہے تھے۔اس لئے اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"صفدر ڈین اور جیکارڈ دونوں کے حلق میں رومال ڈال دو"۔ عمران نے ساتھ پڑے ہوئے فون کے رسیور کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا اور صفدر اور خاور دونوں نے آگے بڑھ کر جب اس کی ہدایت پر عمل کر دیا تو عمران نے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ہیڈ کوارٹر"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

"چیف ڈین بول رہا ہوں۔رابرٹو جزیرے سے۔ فیکٹری انچارج سے رابطہ کراؤ فوراً"...... عمران نے ڈین کے لہجے اور انداز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"یس چیف"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس۔ فیکٹری انچارج مارکر بول رہا ہوں چیف"...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔ظاہر ہے اسے پہلے ہی بتا دیا گیا تھا کہ چیف ڈین اس سے بات کرنا چاہتا ہے۔

"مارکر ایف۔سی مشین کے بارے میں جانتے ہو تم"...... عمران



نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس چیف وہی تو فیکٹری کی کنٹرولنگ مشین ہے"...... مارکر نے جواب دیا۔

"میں نے اس سے ایک انتہائی ضروری کام لینا ہے۔اس کی بنیادی میموری میں ایک فارمولا فیڈ شدہ ہے۔ میں اس فارمولے کو انٹرنیشنل فیکس پر حاصل کرنا چاہتا ہوں۔کیا تم اسے آپریٹ کر لو گے"...... عمران نے کہا۔

"یس چیف آسانی سے کر لوں گا۔آپ اس فارمولا کا نمبر اور فیکس کا انٹرنیشنل نمبر دیں۔میں ابھی فارمولا بھجوا دیتا ہوں"...... دوسری طرف سے مارکر نے جواب دیا اور عمران کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔مارکر نے جس انداز میں جواب دیا تھا۔اس سے عمران سمجھ گیا تھا کہ مارکر واقعی ماہر آدمی ہے۔

"نوٹ کر لو۔کوئی غلطی نہیں ہونی چاہئے"...... عمران نے کہا۔

"ایک منٹ چیف"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر رسیور میز پر رکھے جانے کی آواز سنائی دی۔

"یس چیف میں نے کاغذ اور قلم لے لیا ہے نوٹ کرلیجئے"۔مارکر نے جواب دیا اور عمران نے اسے میموری میں فیڈ شدہ فارمولے کا خصوصی کوڈ نمبر اور اپنے سامنے پڑی ہوئی فیکس مشین کا انٹرنیشنل نمبر سب کچھ آہستہ آہستہ نوٹ کرادیا۔

"یس چیف میں نے نوٹ کر لیا ہے"...... دوسری طرف سے مارکر

کی آواز سنائی دی۔

"دوہراؤ اسے تاکہ میں چیک کر سکوں"........ عمران نے کہا اور مارکر نے دوہرانا شروع کر دیا۔

"ٹھیک ہے۔ فوراً کام شروع کر دو۔ رسیور کریڈل کی بجائے علیحدہ رکھنا تاکہ بعد میں بات ہو سکے"........ عمران نے کہا۔

"یس چیف"۔ دوسری طرف سے مارکر نے کہا اور پھر رسیور رکھے جانے کی آواز سنائی دی تو عمران نے بھی رسیور علیحدہ رکھا اور سامنے موجود فیکس مشین کو آپریٹ کر کے اس کے پرنٹر کا بٹن آن کر دیا۔ اب اسکی نظریں مشین پر جمی ہوئی تھیں اور پھر تقریباً پانچ منٹ بعد مشین کے پرنٹر نے خود بخود کام شروع کر دیا اور عمران کے چہرے پر مسرت و اطمینان کے تاثرات ابھر آئے مشین کے پرنٹر نے چند لمحوں میں چھ کاغذ باہر نکالے جن پر تحریر موجود تھی اور اسکے ساتھ ہی وہ بند ہو گئی۔ عمران نے ان کاغذوں کو پڑھنا شروع کر دیا۔

"گڈ اصل فارمولا ہے"........ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور کاغذ میز پر رکھ کر اس نے رسیور اٹھا لیا۔

"ہیلو ہیلو چیف"........ چند لمحوں بعد مارکر کی آواز سنائی دی۔

"یس فارمولا پہنچ گیا ہے اور او۔کے ہے۔ گڈ بائی"........ عمران نے کہا اور رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

"دیکھا تم نے ڈین۔ یہ ہے وہ فارمولا۔ جو میں سان کارا میں چھوڑ آیا تھا۔ کیونکہ مجھے معلوم تھا کہ تم لوگ کہیں نہ کہیں شرارت ضرور



کرو گے۔ لیکن فارمولا نہ ملنے کی وجہ سے تم ہمیں زندہ رکھنے پر مجبور ہو گئے اور وہی ہوا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن"...... ڈین نے کہا۔

"ابھی اس کا وقت نہیں آیا کہ میں تمہیں تمام تفصیلات بتاؤں۔ فی الحال تمہارا ہیڈ کوارٹر اور جزیرہ سان کارا سلامت ہے۔ پہلے اس کی تباہی ضروری ہے۔ اس کے بعد مزید باتیں ہوں گی"........ عمران نے کہا اور فارمولے کے کاغذ اٹھا کر وہ کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"تم لوگ میرے ساتھ آؤ۔ میں نے تمہیں ہدایات دینی ہیں۔ تم بھی رابرٹ"...... عمران نے اپنے ساتھیوں اور رابرٹ سے کہا اور پھر تیزی سے دروازے کی طرف مڑ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ باہر برآمدے میں پہنچ گئے تھے۔

"رابرٹ تہہ خانے میں تمہارا اسلحہ خانہ ہے۔ وہاں سے مشین گنیں لے آؤ"...... عمران نے برآمدے میں پہنچ کر رابرٹ سے کہا اور رابرٹ سر ہلاتا ہوا جیسے ہی مڑا۔ عمران کا بازو اچانک گھوما اور مڑتے ہوئے رابرٹ کی کنپٹی پر پوری قوت سے اس کی مڑی ہوئی انگلی کا ہک پڑا تو رابرٹ چیختا ہوا اچھل کر نیچے گرا۔ نیچے گر کر اس نے اٹھنے کی کوشش کی تھی کہ عمران کی لات حرکت میں آئی اور بوٹ کی ضرب اس کی کنپٹی پر پڑی اور رابرٹ کا جسم ایک جھٹکا کھا کر ساکت ہو گیا۔

"اسے اٹھا کر اندر اس کمرے میں لے جاؤ تنویر اور اس کے ہاتھ پیر باندھ دو"۔ عمران نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کس بکھیڑے میں پڑے ہوئے ہو۔ گولی مار کر ختم کر دو"۔ تنویر نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"نہیں یہاں سے نکلنے کے لئے یہ ہمارے کام آئے گا۔ اسے ابھی زندہ رکھنا ہے۔ البتہ تم یہ شوق کرنل جیکارڈ پر پورا کر سکتے ہو"........ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"چلو ایک تو کم ہو گا"........ تنویر نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے رابرٹ کی طرف بڑھ گیا۔

"صفدر اور خاور تم دونوں جا کر اس ڈین کے ہاتھ عقب میں باندھ کر اسے باہر لے آؤ۔ ہم نے اس کے ساتھ ہیلی کاپٹر پر سان کارا جانا ہے"........ عمران نے صفدر اور خاور سے کہا اور خود وہ برآمدے سے اتر کر وسیع لان میں کھڑے ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھ گیا۔ ہیلی کاپٹر میں سوار ہو کر اس نے اس کی مشینری وغیرہ کو چیک کرنا شروع کر دیا۔ خاص طور پر اس میں موجود ٹرانسمیٹر اور جب اس نے ہر چیز کو او کے پایا تو اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔ تھوڑی سی دیر صفدر، تنویر اور خاور ڈین کو ساتھ لئے ہیلی کاپٹر کی طرف آتے دکھائی دیئے۔ ڈین کا چہرہ زرد پڑ رہا تھا۔ ظاہر ہے اس کے سامنے ہی تنویر نے کرنل جیکارڈ کا خاتمہ کیا ہو گا اور ڈین کو اب اپنی موت سامنے نظر آ رہی ہو گی۔

"مجھے معاف کر دو۔ تمہیں تمہارے خدا کا واسطہ مجھے معاف کر دو"...... ڈین نے ہیلی کاپٹر میں سوار ہوتے ہی گھگھیاتے ہوئے لہجے



میں کہا۔

"ارے کیا ہوا تمہیں۔ تم تو انتہائی باقوت، باوسائل اور طاقتور تنظیم ٹرانس اسکواڈ کے چیف ہو۔ تمہارا ہیڈ کوارٹر وہ سان کارا جزیرہ تو واقعی ہمارے لئے موت کا پھندہ بن کر رہ گیا تھا۔ تمہیں تو باحوصلہ ہونا چاہئے۔ ویسے فکر نہ کرو ابھی میرا ارادہ تمہیں ختم کرنے کا نہیں ہے۔ لیکن اب اگر تم نے مزید منت سماجت کی تو پھر یہ فیصلہ فوری طور پر بھی ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا تو ڈین نے یکلخت اس طرح ہونٹ بھینچ لئے جیسے اب اس نے نہ بولنے کی قسم کھائی ہو۔ عمران نے ہیلی کاپٹر سٹارٹ کیا اور چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہوتا چلا گیا۔

"اب آپ کہاں جا رہے ہیں"........ سائیڈ سیٹ پر بیٹھے ہوئے صفدر نے عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"سان کارا"........ عمران نے مختصر سا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہاں جانے کی اب کیا ضرورت ہے۔ فارمولا تو مل گیا ہے"۔ صفدر نے قدرے جھنجھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کیا فارمولا مل جانے کے بعد سان کارا جانا ممنوع ہے۔ ارے تم نے دیکھا نہیں۔ کس قدر خوبصورت جزیرہ ہے۔ اس کی آب و ہوا۔ اس کی ہریالی۔ پہلے تو ہم دشمنوں کے روپ میں گئے تھے اس لئے ہم اس کی خوبصورتی کا نظارہ نہ کر سکے۔ لیکن اب تو چیف ڈین ہمارے ساتھ ہے اس لئے اب ڈر کاہے کا"........ عمران نے مسکراتے ہوئے

کہا۔

" اس کا دماغ خراب ہے ۔ تم کیوں اپنا بھی دماغ خراب کرتے ہو "........ عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے تنویر نے بھناتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" وہاں جانا ضروری ہے صفدر ۔ فارمولا اس مشین میں فیڈ ہے ۔ اس لئے جب تک اس مشین کو تباہ نہیں کیا جائے گا ۔ فارمولا غیر محفوظ رہے گا ۔ عمران صاحب یقیناً اب اس مشین کو تباہ کرنے جا رہے ہیں "....... خاور نے کہا۔

"اوہ مجھے یاد آیا۔ اگر فارمولا مشین میں فیڈ تھا تو پھر فرانک کو کیسے ملے گا۔ حالانکہ تم کہہ رہے تھے کہ تم نے اسے سچ بتایا ہے "........ تنویر نے چونک کر کہا۔

" میں نے اس سے جھوٹ نہ بولا تھا ۔ فارمولا کے کاغذات واقعی وہاں موجود تھے ۔ میں نے انہیں ضائع کرنے کی بجائے وہاں رکھ دیا تھا "....... عمران نے جواب دیا۔

" فرانک کس فرانک کی بات کر رہے ہیں آپ "....... اچانک ان کے ساتھ بیٹھے ہوئے چیف ڈین نے چونک کر پوچھا۔

" وہی جو سان کارا کا مشینری انچارج ہے "........ صفدر نے جواب دیا۔

" اب اگر نام لے ہی لیا ہے تو پھر اسے تفصیل بھی بتا دو کہ ہم کس طرح اس ہیلی کاپٹر کی تباہی کے باوجود بچ گئے ہیں "...... عمران نے



مسکراتے ہوئے کہا اور صفدر نے مختصر طور پر سارے واقعات بتا دیئے اور چیف ڈین کے چہرے پر انتہائی غصے کے تاثرات ابھر آئے۔

" تو فرانک نے غداری کی ہے ۔ کاش مجھے پہلے اندازہ ہو جاتا "۔ ڈین نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" تو تم کیا کر لیتے وہ مشینری انچارج ہے ۔ ایک لمحے میں تمہارے جزیرے کی ساری مشینری فیل کر کے رکھ دیتا "....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" وہ کیسے کر سکتا ہے ۔ میں احمق نہیں ہوں ۔ مشینری کنٹرولنگ ماسٹر کمپیوٹر میرے تحت کام کرتا ہے ۔ اس کا کوڈ صرف مجھے معلوم ہے "....... ڈین نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" وہ تو کہہ رہا تھا کہ اسے کوڈ کا علم ہے ۔ اس نے بتایا بھی تھی ۔ ڈی ون ۔ ڈی ۔ ٹو ۔ کچھ ایسا ہی تھا "....... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" خواہ مخواہ ایسا تھا ۔ اس کے فرشتوں کو بھی معلوم نہیں ہو سکتا ۔ ایس ۔ ایس ماسٹر کمپیوٹر کا کوڈ تو حرفوں میں ہوتا ہی نہیں "....... ڈین نے اسی طرح تیز لہجے میں کہا۔

" اوہ ۔ تو تم نے یہاں اتنا پرانا ایس ۔ ایس ماسٹر کمپیوٹر لگایا ہوا ہے وہ ایس ۔ ایس ون ۔ یا ایس ۔ ایس ٹو ٹائپ کا "....... عمران نے منہ بناتے ہوئے بڑے تحقیرانہ لہجے میں کہا۔

" پرانا نہیں جدید ترین کمپیوٹر ہے ۔ ایس ۔ ایس ففٹی ون سب سے طاقتور اور سب سے جدید "....... ڈین نے اسی طرح جوشیلے لہجے میں کہا

اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ ہیلی کاپٹر اپنی پوری رفتار سے سان
کارا کی طرف اڑا چلا جا رہا تھا اور پھر تقریباً ڈیڑھ گھنٹے کی مسلسل پرواز
کے بعد عمران نے ہیلی کاپٹر کی رفتار آہستہ کرنی شروع کر دی اور کچھ دیر
بعد اس نے ہیلی کاپٹر کو فضا میں معلق کر دیا۔ سان کارا جزیرہ دور
سمندر کے اندر کسی سیاہ چٹان جیسا نظر آ رہا تھا۔ عمران نے ہیلی کاپٹر کو
معلق کرنے کے بعد ٹرانسمیٹر پر ایک فریکونسی ایڈجسٹ کی اور پھر اس
کا بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ہیلو فرانک علی عمران کالنگ اوور"...... عمران نے اپنی
اصل آواز میں کال دینا شروع کر دی۔

"اوہ۔ اوہ۔ تم۔ تم ابھی تک زندہ ہو۔ جب کہ یہاں تو یہی بات
سب کی زبان پر ہے کہ تمہیں رابر ٹو میں گھیر لیا گیا ہے اور چیف ڈین
کرنل جیکارڈ کے ساتھ تمہیں ہلاک کرنے کے لئے گئے ہوئے ہیں
اوور"...... دوسری طرف سے فرانک کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"تم میری فکر چھوڑو اپنی بات کرو۔ تمہیں تو فارمولا مل گیا ہے
ناں اوور"...... عمران نے کہا۔

"ہاں مل تو گیا ہے۔ لیکن وہ بے کار ہو چکا ہے۔ پانی اس کے اندر
چلا گیا تھا۔ وہ پوری طرح پڑھا بھی نہیں جا سکتا اوور"...... فرانک کی
قدرے مایوسانہ آواز سنائی دی۔

"ظاہر ہے چاند کی بھرپور راتیں ہیں مدوجزر کی وجہ سے پانی دور
تک پہنچ گیا ہوگا۔ لیکن چونکہ تم نے ہمارے ساتھ بھلائی کی تھی اس



ہمیں صحیح سلامت اس سان کارا جزیرے سے جو ہمارے لئے موت کا
جزیرہ بن گیا تھا نکال لائے تھے۔ اس لئے میں تمہیں اس کے لئے ایک
خاص انعام دینا چاہتا ہوں اور اسی لئے میں نے تمہیں کال کیا ہے
اوور"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیسا انعام۔ کس انعام کی بات کر رہے ہو اوور"...... فرانک نے
پرجوش لہجے میں پوچھا۔

"اگر تم وعدہ کرو کہ ٹرانس اسکواڈ اور سان کارا جزیرے کو آئندہ
پاکیشیا کے خلاف استعمال نہ کرو گے تو میں تمہیں ٹرانس اسکواڈ اور
سان کارا کا چیف بنوا سکتا ہوں اوور"...... عمران نے کہا۔

"اوہ اوہ۔ وہ کس طرح کیا تم نے چیف ڈین کو ختم کر دیا ہے
اوور"۔ فرانک کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"جو کچھ میں تمہیں بتاؤں گا۔ اس کے بعد وہ غریب زندہ بھی رہا تو
رابر ٹو جزیرے پر ہی جوتیاں چٹخاتا پھرے گا۔ لیکن پہلے تم وعدہ کرو
اوور"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ تم انتہائی حیرت انگیز صلاحیتوں
کے مالک ہو۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ ٹرانس اسکواڈ اور سان کارا کا
چیف بن گیا تو پاکیشیا اور تمہارے خلاف کبھی کوئی اقدام نہ کروں گا
اوور"...... دوسری طرف سے فرانک نے کہا۔

"اس کتے کے بچے نے یہی کہنا تھا"...... عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے
ڈین نے انتہائی غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"اس کا منہ بند رکھو تنویر"...... عمران نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کرتے ہوئے کہا اور تنویر نے ڈین کے منہ کے آگے ہاتھ رکھ دیا۔

"ہیلو فرانک کیا تم میری آواز سن رہے ہو اوور"...... عمران نے کہا۔

"ہاں اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اچھا سنو اگر تمہیں ماسٹر کنٹرولنگ کمپیوٹر کا بیسک کنٹرولنگ کوڈ معلوم ہو جائے تو کیا تم چیف نہ بن جاؤ گے اوور"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ اگر ایسا ہو جائے تو میں یقیناً اس کی مدد سے پورے جزیرے کی مشینری کو مکمل کنٹرول کر سکتا ہوں۔ چیکنگ سسٹم اور اسلحہ ساز فیکٹری سمیت اور پھر میرا واقعی کوئی کچھ نہ بگاڑ سکے گا۔ مگر یہ تمہیں کیسے معلوم ہو سکتا ہے۔ اس کا علم تو صرف ڈین کو ہو گا اوور"...... فرانک نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ معلوم کرنا میرا کام تھا۔ دراصل مجھے معلوم ہے کہ ٹرانس اسکواڈ انتہائی بااصلاحیت باوسائل اور طاقتور تنظیم ہے اور سان کارا پہ جو مشینری میں نے دیکھی ہے اور وہاں کا جو انتظام میں نے دیکھا ہے۔ اس سے میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ میں نہ ہی ٹرانس اسکواڈ کو ختم کر سکتا ہوں اور نہ سان کارا جزیرے یعنی ٹرانس اسکواڈ کے ہیڈ کوارٹر کو تباہ کر سکتا ہوں۔ تمہارے چیف ڈین کے بارے میں بھی مجھے معلوم ہے کہ وہ یہودی ہے اور اس کا براہ راست رابطہ اسرائیل سے ہے۔ اس



لئے میں نے درمیانی راستہ یہی نکالا کہ ڈین کی جگہ تمہیں ٹرانس اسکواڈ کا چیف بنوا دیا جائے اور تم سے وعدہ لے لیا جائے۔ تم نے جس طرح پہلے وعدہ نبھایا تھا اس سے بھی مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ آئندہ بھی تم وعدہ نبھاؤ گے۔ اس طرح پاکیشیا کو ٹرانس اسکواڈ سے محفوظ کیا جا سکتا ہے چنانچہ میں نے اسی آئیڈیے پر کام کیا ہے۔ جہاں تک اس فارمولے کا تعلق ہے۔ میں وہاں سے فارمولا نکال کر ساتھ نہ لے جا سکتا تھا اور ویسے بھی فارمولا ادھورا تھا۔ جہاں سے یہ فارمولا حاصل کیا گیا ہے۔ وہاں سے دوبارہ بھی اسے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ اس لئے میں نے فارمولے کا خیال ترک کر دیا تھا۔ اس کے بعد میں نے اس بات پر ورک کیا اور میں وہ کوڈ معلوم کرنے میں کامیاب ہو گیا ہوں اور اب چونکہ تم نے وعدہ کر لیا ہے۔ اس لئے میں یہ کوڈ تمہیں بتا دیتا ہوں۔ تم اسے چیک کر لو اور پھر مجھے بتاؤ کہ کیا یہ درست ہے یا نہیں اوور"...... عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں نے وعدہ کر لیا ہے بتاؤ کوڈ اوور"...... دوسری طرف سے فرانک نے کہا اور عمران نے جواب میں اسے کوڈ بتانا شروع کر دیا۔

"سمجھ لیا ہے کوڈ اوور"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں لیکن مجھے پہلے اسے چیک کرنا پڑے گا۔ تاکہ معلوم ہو سکے کہ یہ درست بھی ہے یا نہیں اوور"...... فرانک نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ تم اسے چیک کر لو۔ میں دس منٹ بعد پھر کال

کروں گا اوور"...... عمران نے کہا۔
" او ۔ کے میں چیک کرتا ہوں اوور"........ فرانک نے کہا اور
عمران نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔
" اب اس کے منہ سے ہاتھ ہٹا دو تنویر تاکہ یہ ٹرانس اسکواڈ کے
ہیڈ کوارٹر اور جزیرہ سان کارا کا آخری نظارہ اطمینان سے کر لے"۔
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
" تم ناقابل یقین آدمی ہو ۔ تم نے کیسے اس قدر خفیہ کوڈ معلوم
کر لیا ۔ مجھے تو اپنے کانوں پر یقین نہیں آرہا ۔ میں نے تو اس انجنیئر کو
بھی گولی مروا دی تھی جس نے ماسٹر کمپیوٹر یہاں جزیرے میں سیٹ کیا
تھا اور کوڈ کو تو میں نے اپنے سائے سے بھی پوشیدہ رکھا تھا پھر تم نے
کس طرح معلوم کر لیا"...... ڈین نے پاگلوں کے سے انداز میں کہا۔
" تم نے یقیناً اپنے سائے سے بھی پوشیدہ رکھا ہو گا ۔ لیکن بعض
اوقات سائے سے پوشیدہ رکھی جانے والی چیز زیادہ واضح ہو جاتی ہے ۔
تم نے ماسٹر کمپیوٹر کا ریخ نمبر بتا دیا اور ایسے کمپیوٹرز کو اچھی طرح سمجھنے
والے سمجھ جاتے ہیں کہ اس کا کوڈ کیا رکھا گیا ہو گا ۔ باقی یہ بات بھی
تم نے خود ہی بتا دی کہ اس کا کوڈ حرفوں میں نہیں ہے ۔ اس لئے لازماً
اسے ہندسوں میں رکھا گیا ہو گا اور جب ماسٹر کمپیوٹر کا کوڈ ہندسوں میں
رکھا جائے تو اس کو ٹریس کرنا اور بھی آسان ہو جاتا ہے ۔ کیونکہ اس
کے ریخ نمبر کو ایک خاص تکنیک سے کوڈ میں ڈھالا جاتا ہے اور وہ نمبر
ففٹی ون تم نے خود بتا دیا تھا اس لئے اس کا کوڈ مجھے معلوم ہو گیا ۔ اب



یہ اور بات ہے کہ فرانک جیسے ہی کوڈ چیک کرنے کے لئے ماسٹر کمپیوٹر
آف کرے گا ۔ وہ مشینری جو اسلحہ ساز فیکٹری اور اس کے سٹورز میں
موجود ہے ۔ دھماکے سے پھٹ جائے گی اور نتیجہ سان کارا کی تباہی کی
صورت میں سامنے آئے گا ۔ اس لئے تو کہہ رہا ہوں کہ اپنے ہیڈ کوارٹر کا
آخری نظارہ کر لو"......... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
" وہ ۔ وہ ۔ وہ شعلے"....... اچانک صفدر نے چیختے ہوئے کہا اور ان
سب کی نظریں دور چٹان کی طرح نظر آنے والے جزیرے پر ابھرنے
والے بڑے سے شعلے پر جم گئیں ۔ عمران نے ایک جھٹکے سے ہیلی کاپٹر
کو آگے بڑھایا اور پوری رفتار سے وہ اسے جزیرے کی طرف لے جاتا گیا
ابھی ہیلی کاپٹر تھوڑا ہی آگے بڑھا ہو گا کہ خوفناک دھماکوں کی آوازیں
انہیں سنائی دیں اور پھر ان کی آنکھوں کے سامنے ہی سان کارا کا جزیرہ
اس طرح پھٹ کر فضا میں ابھرا جیسے آتش فشاں پھٹنے سے لاوا آسمان
کی طرف نکلتا ہے اور عمران نے ہیلی کاپٹر کی رفتار آہستہ کر لی ۔ پھٹتا
ہوا جزیرہ کافی قریب آ گیا تھا ۔ عمران شعلے دیکھ کر ہی سمجھ گیا کہ اس کی
پلاننگ کے عین مطابق تباہی کا آغاز ہو گیا ہے اور شعلے ظاہر ہوتے ہی
وہ سمجھ گیا تھا کہ چیکنگ سسٹم تباہ ہو گیا ہو گا اس لئے وہ ہیلی کاپٹر آگے
لے گیا تھا ۔ جزیرے پر مسلسل دھماکے اور تباہی ہو رہی تھی ۔ عمران
نے ہیلی کاپٹر کو ایک مخصوص فاصلے پر روک دیا ۔ اس کے چہرے پر
مسرت اور فتح کے تاثرات نمایاں تھے ۔ جب کہ اس کے ساتھیوں کے
چہروں پر حیرت کے ساتھ ساتھ عمران کی ذہنی صلاحیتوں کے لئے

تحسین کے تاثرات نمایاں تھے۔ لیکن ان سب کی نظریں تباہ ہوتے ہوئے سان کارا جزیرے پر ہی جمی ہوئی تھیں۔ اس سان کارا جزیرے پر جو ٹرانس اسکواڈ جیسی انتہائی طاقتور تنظیم کا ہیڈ کوارٹر تھا۔

" دیکھو چیف ڈین۔ اچھی طرح دیکھو۔ تم نے میرے ملک کا ایک سپوت شہید کیا اور میں نے اس کے جواب میں تمہارا پورا جزیرہ تباہ کر دیا ہے"...... عمران نے مڑ کر چیف ڈین کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ لیکن چیف ڈین کا سر نیچے کی طرف جھکا ہوا تھا۔ وہ بے حس و حرکت تنویر اور خاور کے درمیان پھنسا ہوا بیٹھا ہوا تھا۔

" اوہ یہ تو مر گیا۔ اس کا دل اس تباہی کو برداشت نہیں کر سکا"...... عمران نے کہا اور تنویر اور خاور تیزی سے چیف ڈین کی طرف مڑے۔

" اوہ یہ تو واقعی مر چکا ہے"...... تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اسے مر ہی جانا چاہئے تھا۔ جو کچھ آپ نے اس کے ساتھ اور اس کے ہیڈ کوارٹر کے ساتھ کیا ہے۔ اس کے بعد یہ زندہ رہ کر بھی کیا کرتا"...... صفدر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

" میں نے کیا کیا ہے۔ میں نے تو صرف اس کی جگہ فرانک کو چیف بن جانے کا نسخہ بتایا تھا"...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا اور وہ سب اس کے اس معصوم سے لہجے پر بے اختیار ہنس پڑے۔

" تم واقعی حیرت انگیز صلاحیتوں کے مالک ہو عمران۔ بعض



اوقات تو تمہاری ذہانت کا نتیجہ دیکھ کر مجھے بھی احساس ہوتا ہے کہ تم ہماری دنیا کے انسان نہیں ہو۔ یقیناً کسی اور دنیا سے تمہارا تعلق ہے"...... تنویر نے عادت کے مطابق کھل کر کہا۔

" تمہاری بات درست ہے تنویر میں واقعی تمہاری دنیا کا انسان نہیں ہوں"...... عمران نے یکلخت انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو تنویر کے ساتھ ساتھ صفدر اور خاور بھی بوکھلا کر اسے اس طرح دیکھنے لگے جیسے انہیں بھی شک پڑ گیا ہو کہ عمران واقعی کسی اور دنیا کا باسی ہے۔

" کیا۔ کیا مطلب میں نے تو محاورتاً بات کی تھی"...... تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" نہیں تم نے جو کچھ کہا ہے وہ درست ہے۔ میں واقعی تمہاری دنیا کا نہیں ہوں"...... عمران کا لہجہ اسی طرح سنجیدہ تھا۔

" اب یہ آپ نے کوئی نیا مذاق شروع کر دیا ہے"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ عمران اس دوران ہیلی کاپٹر کو آگے بڑھا کر اس کا رخ واپسی کے لئے موڑ چکا تھا۔

" مذاق نہیں صفدر۔ بھلا تم خود سوچو میں تنویر کی دنیا کا کیسے ہو سکتا ہوں۔ تنویر کی دنیا حقیقت کی دنیا ہے۔ جب کہ میں خوابوں کی دنیا کا رہنے والا ہوں۔ خوبصورت خواب دیکھتا ہوں۔ رنگ برنگے خواب۔ جن میں آتش بازی چل رہی ہو۔ بینڈ بج رہے ہیں۔ چھوہارے تقسیم ہو رہے ہیں۔ جناب صفدر سعید خطبہ نکاح پڑھ رہے ہیں اور میں سر پر سہرا لگائے کسی کی ڈولی لے کر جا رہا ہوں اور تنویر اس

ڈولی کو کاندھے پر اٹھائے میرے ساتھ ساتھ چل رہا ہے۔ اور......"
عمران نے بڑے خواب ناک لہجے میں بولنا شروع کر دیا۔

"اور میں تمہارے سینے میں گولیوں کا پورا برسٹ اتار رہا ہوں اور یہ بھی سن لو کہ یہ خواب نہیں ہوگا"...... تنویر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور ہیلی کاپٹر صفدر اور خاور کے قہقہوں سے گونج اٹھا۔

"دیکھا تم نے اب تو تنویر نے بھی مان لیا کہ میں اس کی دنیا کا آدمی نہیں ہوں"...... عمران نے کہا اور ہیلی کاپٹر میں ایک بار پھر قہقہے گونج اٹھے۔ ہیلی کاپٹر اب واپس رابر ٹو جزیرے کی طرف اڑا چلا جا رہا تھا

"عمران صاحب یہ بات میری سمجھ میں نہیں آئی کہ صرف ماسٹر کمپیوٹر آف کرنے سے سان کارا کس طرح تباہ ہو گیا ہے"...... صفدر نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"پہلے اس ڈین کا بتاؤ اس کی لاش سمندر میں پھینک دیں یا"۔ تنویر نے کہا۔

"نہیں اسے ساتھ لے جائیں گے۔ اسے دیکھ کر رابرٹ کو یقین آجائے گا کہ وہ اب آزاد ہے۔ اس طرح اس کی مدد سے نئے کاغذات وغیرہ تیار ہو جائیں گے اور ہم واپس جا سکیں گے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ نے میری بات کا جواب نہیں دیا عمران صاحب"۔ صفدر نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اصل فارمولا میں واقعی وہیں چھوڑ آیا تھا لیکن مجھے معلوم تھا کہ



رات کو پانی کی سطح اس قدر بلند ہو جائے گی کہ فارمولے کے کاغذات بھیگ کر ضائع ہو جائیں گے اس لئے میں نے فرانک کو اس کے متعلق سچ سچ بتا دیا تھا اس طرح ہم وہاں سے زندہ نکل آنے میں کامیاب ہو گئے تھے۔ باقی فارمولا میں نے مشین میں فیڈ کر دیا تھا اور مجھے معلوم تھا کہ کسی کو یہ معلوم نہ ہو سکے گا کہ اصل فارمولا وہاں موجود ہو گا اور اسے دنیا کے کسی بھی حصے میں بیٹھ کر ایک فون کال کی مدد سے انٹر نیشنل فیکس پر حاصل کیا جا سکتا تھا۔ صرف ڈین کی آواز اور لہجے میں بات کرنی پڑتی اور وہ میں آسانی سے کر سکتا تھا۔ ایسی مشینوں میں ایسے انتظامات موجود ہوتے ہیں کہ کسی بھی انٹر نیشنل فیکس مشین کی مدد سے کہیں سے بھی اس مشین میں کوئی بھی فارمولا فیڈ بھی کیا جا سکتا تھا اور اس سے حاصل بھی کیا جا سکتا ہے۔ ہم پاکیشیا پہنچ کر بھی یہ فارمولا حاصل کر سکتے تھے۔ جہاں تک اس جزیرے کی تباہی کا تعلق ہے اس مشین میں فارمولا فیڈ کرتے ہوئے مجھے معلوم ہو گیا تھا کہ سان کارا میں ماسٹر کنٹرول کمپیوٹر بھی نصب ہے۔ جس کا تعلق بھی اس مشین سے تھا۔ ظاہر ہے بحیثیت چیف اس کا بیسک کوڈ ڈین کو ہی معلوم ہو سکتا تھا۔ اس وقت چونکہ فرانک وغیرہ کا کوئی تعلق نہ تھا اس لئے ایک اور پلاننگ کے تحت میں نے اسلحہ ساز فیکٹری کی اس کنٹرولنگ مشین کے اندر موجود ڈسٹرکشن یونٹ کا لنک مشین کے آف ہو جانے سے جوڑ دیا تھا۔ اس وقت میرے ذہن میں یہی تھا کہ میں پاکیشیا پہنچ کر فارمولا فیکس کے ذریعے وصول کر کے

کسی بھی طرح اس کنٹرولنگ مشین کو آف کر دوں گا اور اس کے آف ہوتے ہی ڈسٹرکشن یونٹ کام شروع کر دے گا اور فیکٹری کی مشینیں خود بخود تباہ ہو جائیں گی۔اس طرح سان کارا جزیرہ اور ٹرانس اسکواڈ کا ہیڈ کوارٹر ہمیشہ کے لئے تباہ ہو جائے گا۔لیکن بعد میں حالات بدل گئے اور فرانک سے ملاقات ہو گئی میں نے فرانک میں یہ بات دیکھی تھی کہ وہ ڈین سے مخلص نہیں ہے اور اپنے طور پر سب کچھ بننے اور ڈین کی ماتحتی سے نکلنے کا دلی طور پر خواہش مند ہے۔چنانچہ میں نے بھی نئی پلاننگ بنائی کہ بعد میں ٹرانسمیٹر پر فرانک کو کال کر کے اسے اس بات پر مجبور کر دوں گا کہ وہ ڈین پر تشدد کر کے اس سے یہ کوڈ معلوم کرے۔مجھے یقین تھا کہ میرے اکسانے پر وہ لازماً ڈین سے بیسک کوڈ معلوم کر لے گا اور پھر انسانی نفسیات ہے کہ وہ اسے چیک کرنا چاہے گا اور چیکنگ اس طرح ہو سکتی ہے کہ ماسٹر کمپیوٹر آف ہوتا ہے یا نہیں اور جیسے ہی وہ آف ہوتا۔جیسا کہ میں نے پہلے بتایا ہے۔نتیجہ وہی نکلتا لیکن پھر حالات پلٹ گئے۔ہمیں اغوا کر لیا گیا اور میں نے بھی پھر نئی پلاننگ کر لی اور ڈین سے ماسٹر کمپیوٹر کا ریج نمبر معلوم کر کے فرانک کو کوڈ بتا دیا۔اس نے چیکنگ کی اور نتیجہ ظاہر ہو گیا۔البتہ اتنا فرق ضرور پڑ گیا ہے کہ پہلی پلاننگ کے تحت ہم اس جزیرے کو تباہ ہوتے خود نہیں دیکھ سکتے جب کہ دوسری پلاننگ میں ہمیں یہ نظارہ دیکھنے کو مل گیا ہے۔نتیجہ بہر حال یہی نکلتا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے تفصیل بتائی۔



"کمال ہے۔تنویر سچ کہتا ہے۔آپ واقعی حیرت انگیز صلاحیتوں کے مالک ہیں۔ایسی پلاننگ کم از کم اور کوئی نہیں بنا سکتا"...... صفدر نے تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

"بس ایک ہی پلاننگ ہے۔جو تنویر کی وجہ سے کامیاب نہیں ہو رہی۔جس روز وہ کامیاب ہو گئی۔اس روز میں سمجھوں گا کہ تم درست کہتے ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میری وجہ سے۔وہ کونسی پلاننگ ہے"...... تنویر نے حیران ہو کر کہا۔

"اچھا اب یہ بھی مجھے بتانا پڑے گا۔ارے وہی مستقبل کو رنگین بنانے والی۔مطلب ہے ٹیکنی کلر پلاننگ"...... عمران نے بے ساختہ سے لہجے میں کہا۔

"منہ دھو رکھو تمہاری یہ پلاننگ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتی"۔تنویر نے بھی مسکراتے ہوئے جواب دیا اور ہیلی کاپٹر بے ساختہ قہقہوں سے گونج اٹھا۔

**ختم شد**

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور یادگار ناول
مکمل ناول
سپیشل سپلائی
مصنف
مظہر کلیم ایم اے
ایک طالب علم پر قتل کا الزام ثابت تھا مگر عمران اس کی مدد کے لئے میدان میں کود پڑا۔ کیوں؟
کیا عمران کو مقتول کی بجائے قاتل سے ہمدردی تھی ——؟
سردار جلال ایک جاگیردار نوجوان اور خوفناک اسمگلر۔ ایک دلچسپ اور انوکھا کردار۔
دلاور خان حکومت پاکیشیا کا اعلیٰ آفیسر جو انتہائی پراسرار سرگرمیوں میں ملوث تھا۔
سپیشل سپلائی انتہائی کثیر تعداد میں جدید ترین اسلحے کی اسمگلنگ جو سرکاری سطح پر کی جارہی تھی۔
سپیشل سپلائی جس میں عمران براہ راست ملوث ہوگیا۔ کیا عمران نے اسلحے کی اسمگلنگ شروع کردی ——؟
سپیشل سپلائی جسے عمران اسمگل کرکے مشکبار پہنچنا چاہتا تھا۔ کیوں ——؟
کیا عمران اپنے مقصد میں کامیاب بھی ہوسکا یا نہیں ——؟
لمحہ بہ لمحہ بدلتے اور حیرت انگیز واقعات پر مشتمل دلچسپ کہانی
آج ہی اپنے قریبی بک سٹال سے طلب فرمائیں
یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان